احکام قرآنیہ



کاوش: خادمان قرآن
علی شرف الدین
محمد کنز العمران

دار الثقافۃ الاسلامیہ پاکستان


بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هَلْ أَتاكَ حَدِيثُ الْغاشِيَةِ ۰ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خاشِعَةٌ ۰ عامِلَةٌ ناصِبَةٌ ۰ تَصْلى ناراً حامِيَةً ۰ تُسْقى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۰ لَيْسَ لَهُمْ طَعامٌ إِلاَّ مِنْ ضَرِيعٍ ۰ لا يُسْمِنُ وَ لا يُغْنى مِنْ جُوعٍ ۰ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ ناعِمَةٌ ۰ لِسَعْيِها راضِيَةٌ ۰ فى جَنَّةٍ عالِيَةٍ ۰ لا تَسْمَعُ فيها لاغِيَةً ۰ فيها عَيْنٌ جارِيَةٌ ۰ فيها سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ۰ وَ أَكْوابٌ مَوْضُوعَةٌ ۰ وَ نَمارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۰ وَ زَرابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۰ أَ فَلا يَنْظُرُونَ إِلَى الْأِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۰ وَ إِلَى السَّماءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۰ وَ إِلَى الْجِبالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۰ وَ إِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۰ فَذَكِّرْ إِنَّما أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۰ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۰ إِلاَّ مَنْ تَوَلَّى وَ كَفَرَ ۰ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذابَ الْأَكْبَرَ ۰ إِنَّ إِلَيْنا إِيابَهُمْ ۰ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنا حِسابَهُمْ ۰

﴿وَ سَلامٌ عَلَى الْمُرْسَلينَ﴾

﴿وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمينَ﴾

﴿رَبَّنا لا تَجْعَلْنا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰالِمينَ﴾

﴿سُبْحانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمّا يَصِفُونَ﴾

﴿رَبَّنا أَفْرِغْ عَلَيْنا صَبْراً وَ تَوَفَّنا مُسْلِمين﴾

﴿رَبَّنا تَقَبَّلْ مِنّا إِنَّکَ أَنْتَ السَّميعُ الْعَليمُ﴾

﴿رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً﴾

﴿رَبَّنا عَلَيْکَ تَوَكَّلْنا وَ إِلَيْکَ أَنَبْنا وَ إِلَيْکَ الْمَصيرُ﴾

﴿رَبَّنا آتِنا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً وَ هَيِّءْ لَنا مِنْ أَمْرِنا رَشَداً﴾

﴿رَبَّنا أَتْمِمْ لَنا نُورَنا وَ اغْفِرْ لَنا إِنَّکَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدير﴾

﴿رَبَّنا آمَنّا بِما أَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدينَ﴾

نام کتاب .... احکام قرآنیہ

طبع اول .... ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ

کاوش .... خادمان قرآن

.... علی شرف الدین، محمد کنز العمران

ناشر .... دار الثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

www.sibghatulislam.com

دار الثقافۃ الاسلامیۃ پاکستان

انتساب

جو حضرات اس مملکتِ خدا کے لئے ایک
معاشرہ قرآن عظیم کے خواہاں ہیں

استفہامیہ

کتاب احکام قرآنیہ کی تصنیف وتالیف کی ضرورت کیوں

ایک ہزار تین سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد فقہ اسلامی کی جگہ احکام قرآنیہ رکھنے کی کیا منطق بنتی ہے اس طرح کے عناوین جو قدیم دور سے چل رہے ہیں کی جگہ نئے عناوین جا گزین کرنے سے عامۃ الناس حتیٰ دانشوروں کے اذہان میں شکوک وشبہات اور تشویش پیدا ہوتی ہے لوگوں کے اذہان میں سوالات جنم دے سکتے ہیں تبدیلی بغیر ضرورت ناگزیر حالات کے درست نہیں اگر کہیں کوئی نقص پایا جاتا ہے صاحبان ذیربط کو بتایا جائے جوان امور کے ذمہ دار ہیں۔ فقہ اسلامی قرآن ہی سے ماخوذ ہے چنانچہ کتب استدلالی میں لکھتے ہیں ہمارا پہلا مصدر قرآن ہے سائلین ومعترضین کا یہ اعتراض اپنی جگہ عقلی ومنطقی ہے لیکن اس تبدیلی کی ضرورت عوارض وطواری نہیں پرانی ہے عرصہ دراز سے جہاتِ مختلف متعدد سے سرصدا وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہے یہاں پہلے یہ سوال خود فقہ اسلامی کے بارے میں اٹھتا ہے فقہ اسلامی کن حالات ناگزیر کے تحت کن کن شخصیات مسئولیت اجتماعی رکھنے والوں نے اس ضرورت کا احساس کیا تھا یا افراد غیر معروف غیر مربوط کپڑا

فروش ان کے ذرائع علمی اور حق افتاء دونوں مجہول فی المجہول تھے یہ ذوات
از خود تطوعاً متبرعا میدان میں اتری تھی پہلے دن سے یہ فقہ الف تا ی اعراض
از احکام قرآنیہ اجنبی غیر مربوط متصادم تھی حق افتاء از نصوص آیات قرآن
کریم مخصوص ذات باری تعالیٰ کیلئے محدود ہے حق حکم محض مدبر کائنات کیلئے
ہے بندہ جب اختیارات سے تجاوز کرتا ہے طاغوت بنتا ہے مخصوص ذات
باری تعالیٰ پر قبضہ جمایا ہے انھوں نے قرآن عظیم پر افک وافتراء باندھ کر
احکام قرآن کو روک کر اپنی خود رائے کو نافذ کیا ہے ان کی بلا اسناد خود رائے کی
بدعات کا سلسلہ ابھی تک جاری ہیں سنت قولی اور عملی سے واضح ہوتا ہے یہ
عمل پہلے دن سے ضد قرآن وجود میں لائے ہیں اگر کسی نے غلطی کی تب بھی
اجر ملے گا اس سے اسلام سے قرآن عظیم سے غیر اعلانیہ عداوت ودشمنی کی
بو آتی ہے اگر کسی نے اپنا اجتہاد کر کے فتوی صادر کیا تو کوئی روک نہیں سکتا
ہے اگر دعویٰ کیا تو اس کو روک نہیں سکتے ہیں یہاں فقہ اور احکام قرآنیہ میں
موازنہ مقارنہ نہیں یہاں قرآن اور ضد قرآن یا دین الٰہی اور دین وضعی کا
مقابلہ ہے دین اور ضد دین، دین الٰہی اور دین بشری کا تصادم تعارض رہا ہے
انہیں بندگان اللہ پر احکام لاگو کرنے کا حق کس نے دیا ہے یہ بات عجیب و
غریب حیرت انگیز ہے کہ بندہ بندے پر حکم جاری کرے لوگوں نے نبی کریم
سے بعض مسائل کے احکام کے بارے میں سوال کئے تھے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ

نے از خود نبی سے کہا کہ کہو فتویٰ اللہ ہی دیتا ہے تو جواب اللہ نے دیا حکم بندہ کسی صورت میں چاہے علم وایمان وعمل میں بلغ مابلغ کیوں ہی نہ ہو شرک ہو گا روزِ قیامت سوال ہو گا کن کے فتاوٰی پر عمل کرتے تھے چنانچہ ان کے فتاوٰی اکثر و بیشتر ضد قرآن ہیں ہر آئے دن اجتہاد میں جدیت پر زور دیتے ہیں فقہا اپنے بدایت جواز افتاء کو فقدان آیات قرآن کو گردانتے ہیں بد قسمتی سے قرآن کریم پر نقائص ومعائب کی لمبی دفعات لگا کر آئین حیات سے بدر کیا ہے تنہا فقدان آیات تک محدود نہیں رہے بلکہ موجود آیات کو گونگ نا قابل عمل مبہم بنا کر دہلیز حدیث پر باندھا مفسرین نے کہا ہے کہ قرآن محتاج حدیث ہے حدیث محتاج قرآن نہیں گویا اللہ محتاج بندہ ہے بندہ محتاج اللہ نہیں۔ قرآن کتاب جامع و کامل ہوتے ہوئے اس کو کنارے پر لگا کر اشخاص مجہول ومنکور بغیر کسی اسناد مصدر و ماخذ کے میدان میں کود کر دین کو تبدیل تجدید کرنے پر تلے ہوئے ہیں میں نہیں کہتا ہوں نہ میں اس کی لیاقت وصلاحیت رکھتا ہوں لیکن اگر لیاقت صلاحیت والے ساز باز نورا کشی امامت خلافت کا چکر چلائیں اسباب ووجوہات گذاف گوئی کر کے حیلہ و بہانہ کر کے اسلام کو کنارے پر لگا کر ظہور غیر موجود یا معدوم الوجود تک لٹکا کر رکھا اندرون خانہ الحادیوں سے توافق کے قرائن وشواھد نظر آتے ہیں تو اس صورت میں ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے پھر انتظار نہیں کر سکتے ہیں حالانکہ فقہ کی

جگہ دین تجدید کا مطالبہ بھی بہت عرصہ پہلے مغربی استعمار نے کیا تھا اب تو حجۃ الاسلام آیات عظام تجدید دین پر زور لگا رہے ہیں ان کے پروردے نمک خواروں نے تجدید دین کی صدا بلند کر کے منہ نجس کر دیا تھا اس کے بعد ایران لبنان مصر کے معروف و مشہور مفتیان دیار نے کتب مجلّات اخبارات میں کھیلوں اور بے حجابی کے جواز کا فتاوی جدید صادر کیے تھے۔ مجلّات کتب میں آیا ہے یہ فقہ ہماری ضروریات کے جواب گو نہیں رہی ہے آقای ابراہیم جناتی نے کتاب ادوار اجتہاد میں لکھا ہے اب تک اجتہاد کے آٹھ دور گزرے ہیں یہ بے چارہ مسلمان فقہاء مجتہدین کے تجربات کی مردہ ہڈیاں بنی ہیں ہم تو نئی فقہ کے داعی ہیں نہ پرانے کے حامی ہے امام خمینی متوفی ۱۴۰۹ھ نے اپنے آخری لمحات میں حوزہ علمیہ میں موجود علماء فقہاء سے خطاب میں کہا تھا موجودہ فقہ جواب گوئی نیازات بشر نہیں ہے باطل ظالم جابر سے پہلے مزاحمت نہ کریں ان کے حوصلے بلند ہو جائینگے نوچیں گے کسی میں دم خم نہیں جو کرنا چاہے کر سکتا ہے چنانچہ آغائے مقتدر صاحب عروۃ الوثقی نے اپنی کتاب سیکولرزم میں لکھا ہے لوگوں کو نہیں بدلا سکتا ہے دین کو بدلنا ہوگا قرآن کریم پر نقائص و معائب کی بوچھاڑ کر کے آئین جامعہ بشری سے بدر کر کے اموات کی فاتحہ تک محدود کیا ہے انہیں قرآن عربی بھی دیکھنا گوارا نہیں درسگاہوں میں قرآن کے نصاب سے خائف ہیں برداشت سے باہر

ہوکر مردوں کے ایصال ثواب کے لئے اردو پارے بنائے ہیں انسان مسلمان عاقل کواس دن اپنے چھپنے کے لئے کوئی قبر تلاش کرنا چاہئے تھی جس دن سیکولر سربراہان نے کہا تھا مذھب کے نام سے ووٹ نہ مانگیں اسمبلی میں ھندوؤں کے مسلمان ہونے پر پابندی لگائیں مسلمان ملکوں میں ضد قرآن نکاح سری مسیار متعہ سے خواتین پر حق سر پرستی بھی چھین لیا ہے یہاں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کا فرمان تطبیق ہوتا دیکھائی دیتا ہے ''**فوالله ما غزی قوم قط فی عقر دارهم الا ذلو** '' ۹۸ فیصد مسلمان ملک میں مذہب کے نام سے ووٹ نہ مانگیں اگر چہ اسلام کے خلاف سیکولر اور مذہب دونوں میں اتحاد یہ نظر آتا ہے۔ پاکستان جیسے ملک جہاں ۹۸ فیصد مسلمان ہوں غیر مسلم کو مسلمان ہونے کی اجازت نہیں حالآنکہ داخل ملک اٹھانوے فیصد مسلمان ہی ہیں امپراطور عثمانی کو حنفی اور صوفیوں نے ہی زوال کے قعر تک پہنچایا تھا۔ برصغیر میں امپراطور مغل کا جنازہ مذھب ہی کی وجہ سے زوال آیا۔ پاکستان مذہبی جماعتوں کا تتر بتر خانہ نشین مذہب ہو گیا فرقہ اور فقہ، یہاں مناسب ہوگا فرقہ اور فقہ کے فرق کو واضح کریں فرق مصطلح مسلمین میں اس گروہ کو کہتے ہیں جو دین مبین اسلام کے مقابل موازی وجود میں لائے ہیں مصر اور عراق سے مسلمان ہونے والوں نے ریاست اسلامی کے خلاف امیر المومنین وقت کا محاصرہ کیا بعد از قتل عثمان مظلوم یہ از خود دو گروہوں میں

بٹ گئے تھے ایک حامی مقتول و مظلوم کے قصاص کا شعار بلند کیا اور دوسرے گروہ کے لشکر میں شامل ہو کر امیر المومنین کے اعلان کے بغیر جنگ از خود شروع کی انہی گروہ نے صفین میں علی کی چومتی فتح کو شکست میں بدل دیا اس گروہ کا نام شیعہ علی کہا ہے پھر یہ گروہ ٹھونسی ہوئی صلح کے خلاف امیر المومنین کو توبہ کرنے کا مطالبہ کیا پھر ان لوگوں نے علی کے قتل کے بعد فرزند امیر المومنین کو خلیفہ بنایا پھر پہلے معاویہ سے جنگ اور بعد میں صلح پر مجبور کیا جب اقتدار معاویہ بغیر مزاحمت ملا تو ان کو خوار کرنے کیلئے ان کا روزگار تنگ کیا انہی لوگوں نے امام حسین کو کوفہ میں دعوت دی پھر آپ کو تن تنہا چھوڑا اسی طرح یہ گروہ بے وفا نکلا اس کے بعد یہ لوگ شیعہ مختار ثقفی منذر بن جارود ابی الخطاب اسدی میمون دیصانی نکلے جب عبدالملک بنی مروان کے بعد حکومت بنی امیہ کمزور ضعیف ہوگئی تو فرقہ مرجئہ وجود میں لائے اس کے مقابل فرقہ جبریہ وجود میں لائے اس گروہ نے ایک نیا فرقہ بنام معتزلہ وجود میں لایا اسی معتزلہ میں ایک رکن ابوالحسن اشعری بطور ظاہر معتزلہ کے خلاف نکلے تھے لیکن اندر سے وہی منشور معتزلہ احیاء جہان معتزلہ حق و باطل کی کسوٹی عقل کو گردانتا تھا اشعری نے ان کے برعکس وحی کو محور قرار دیا وحی سے ان کی مراد نبی کریم کے منع کردہ کلمات مدونات ضد قرآن ضد اللہ تھی ایک نے قرآن کے اوپر عترت کو چڑھایا دوسرے نے قرآن کے اوپر منشورات

خراسان و بخارا کو چڑھایا اسلام کو کھوکھلا کیا ایک فرقہ اہل سنت والجماعت وجود میں لائے پھر اس فرقے سے فرقے بنتے گئے یعنی وہ جو اسلام مزاحم وجود میں لائے فرقوں کے لائحہ عمل کے حوالے سے مذھب کہتے ہیں

مذاہب بقاطتہا

مذاہب فقہی ہو یا اصولی اعتقادی ہو ضد اسلام ضد قرآن وجود میں آتے ہیں چاہے امامت وخلافت کے نام سے یا آئمہ واصحاب کے نام سے یا اجتہاد اخباری حدیثی ہو تمام کے تمام ضد قرآن ضد اسلام ضد خاتم النبیین ہیں حق و باطل کی واحد کسوٹی قرآن ہے۔

مذاہب اور فرقے ادغام ہوتے ہیں ان کو مذہب کہتے ہیں فرقے تمام کے تمام اسلام ومسلمانوں کے خلاف وجود میں لائے بطور علانیہ ضد قرآن وجود میں لائے مسلمانوں سے کٹ کر الگ تشخص کرنے والوں کو فرقہ کہا لہٰذا یہ سراسر غلط ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے ابھی تہتر نہیں بن سکے ہیں جو اصول بنتا ہے اس کے حساب سے کم یا زیادہ بنتے ہیں ویسے صرف شیعوں کی تعداد تین سو بتائی ہے یا زیادہ ہیں عرض کہ نبی کی امت کیلئے بری پیشنگوئیاں خلاف قرآن ہیں نبی کے اپنے دور میں بعض ضروریات کیلئے ،اللہ وحی کرتے تھے ورنہ خود نبی علم غیب نہیں رکھتے تھے جتنی بھی علم غیب سے نسبت دی وہ بعد میں گھڑی گئی ہیں فقہ،قرآن

کے خلاف وجود میں لائے

نبی کریم کی رحلت سے ایک صدی گزرنے کے بعد شریعت قرآن کی جگہ فقہ اسلامی بے پدر و مادر مثل بیکٹر یا شخصی آراء نافذ ہونا شروع ہوگئی رفتہ رفتہ متعدد شخصیات نے اس میدان میں اپنی آراء رواج دینا شروع کیں یہ حضرات فقدان آیات وسنت کو جواز بنا کر اسلام کے خلاف سینہ تان ہوکر دوبدو کھڑے ہوگئے سب سے پہلے نعمان بن ثابت کنیت ابو حنیفہ اسلام ناخوندہ کپڑا فروش مذہب مرجئہ ایمان وعمل میں تفکیک کے قائل، متوفی ۱۵۰ھ تھے۔

۲۔دوسرا شخص مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ شاگرد بدنام زمانہ عبد الرحمٰن بن ھرمز تھے وہ سنت رسول کی جگہ عمل اھل مدینہ کو حجت گردانتے تھے ان کے دور میں مدینہ میں موسیقی گانے چلتے تھے وہ خود بھی اس میں مہارت رکھتے تھے۔

۳۔تیسری شخصیت محمد بن ادریس متوفی ۲۰۴ھ ملقب بشافعی شاعر غالی حکومت وقت کیخلاف محمد بن عبد اللہ محض ملقب بنفس ذکیہ کے داعی تھے انہوں نے بھی کسی سے درس لیا ہو یا کوئی کتاب پڑھی ہو نہیں ملتا ہے کتاب اور استاد دونوں سے محروم والوں نے حکم اللہ کو چیلنج کیا۔

اگلے شخص جن کی ذات ہر قسم کے معائب ونقائص، اقتدار طلبی، دنیا

داری، زرطلبی وغیرہ سے پاک ان کی نسل امیر المومنین سے ملتی ہے وہ جعفر صادق ہیں فقہ جعفر صادق مکتب جعفر صادق مذہب جعفر صادق سب الحاق ناروا تاریخی ہے انہی سرگرمیوں میں سے ہے تشیع نے آپ سے علم فلسفہ جو میراث سقراط افلاطون ارسطو سے نسبت دی ہے وہ سب بے ربط ہے۔

۴۔ تیسری صدی کے آغاز میں افراد مجھول منکور نے اماکن مستور مخفی خانوں میں منع رسول اللہ کے خلاف احادیث جمع کیں ان پر تالی تلو قرآن لگا کر احادیث مرفوعات مقطوعات مرسلات مرویات صحابہ و اھل البیت دونوں مجھول و منکور کو آگے لاکر محمد کو پیچھے کیا کہاں کب کس نے اختراع کیا ہے ابھی تک مجھول ہے دونوں کی تأسیس بھی ضد اسلام ضد قرآن ہونا اظہر من الشّمس ہے ان کی غرض و غایت قصویٰ اسلام قرآن محمد اور صف اول شیدایان سابقین اسلام و ہجرت و جہاد بذل اموال والوں کو پیچھے کر کے نو وارد مشکوک مخدوش افراد کو اٹھانے کے لئے تھی ان کی سنت و سیرت کو حجت بنایا ہے۔

اسلام میں دو اہلبیت معروف ہیں ایک اہلبیت نبی جس میں ازواج النبی آتیں ہیں ان کی شان میں نازل آیت تطہیر پر باطنیہ نے ڈاکہ ڈالا ہے۔ دوسرے جابر جعفی منکور مقلوب مطعون شخص کے مجعولہ حدیث کساء ضد قرآن ہے احادیث کوفہ میں مقیم ادیان ثالوث کے گماشتے بنی ہاشم کے شکم

پرستوں کو ورغلا کر ہر جگہ فتنہ وفساد قتل کشتار کرتے تھے ان کی جعلیات ہیں۔ لیکن اہلبیت نکرہ کے مصداق مصر و فارس والے اور فتنہ پرور عیش پرست ہاشمین یا مدعیان ہاشمی ہیں۔ جو بھی ہو دخل در شریعت کا مجاز نہیں ہے

احکام قرآنیہ اور فقہ اسلامی کے درمیان مصطلح منطقی کے تحت کس نوعیت کا تقابل پایا جاتا ہے کے بارے میں قیل وقال جمع کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے تقابل اپنی جگہ روز روشن کی طرح واضح ہے کیونکہ احکام قرآنیہ بلا شرکت غیر بلکہ شرکت ناپذیر خالق و مالک معبود برحق عالم نفع ونقصان عباد کی طرف سے آئی ہے جبکہ فقہ اسلامی شخصیات غیر معروف ماخذ ومصادر احکام مجہول فی مجہول ضرب ملکعب مجہول ارباب اقتدار، تاجران دینی کی چھاؤں میں ان کی خواہشات مفادات ومصالح دنیا کے تحت بنی ہے ان کے احکامات اہل اسلام کے لیے دنیا موجبات سقوط وزوال آخرت میں استحقاق عذاب دشمنانان اسلام کے لیے حوصلہ افزا ہونگے جس شریعت میں اللہ نے اپنے نبی کو شرکت سے منع کیا تھا فقہ والوں نے عوامِ مدینہ کے بود و باش رہن سہن کو حجت گردانا ہے۔ مسلمان ملکوں میں آئین ساز اسمبلیوں میں ضد قرآن آئین تصویب ہوتا ہے ان کے بقول تمدن وحضارت کے لئے سازگار ہے۔

اسباب وجوھات تصنیف احکام قرآنیہ وہ بھی سمع و بصارت ہاتھ کام

کرنے سے معذرت طلبی کے بعد کونسا ناگزیر حال تھا اپنی علمی سطح کو بھی نظر انداز کر کے اس عظیم موضوع میں کود پڑا ہے ناقدین کرام کی حیرت انگیزی کو ایک ضرب المثل سے استناد کرتا ہوں ایک جگہ زمین پر ایک چیونٹی پشت زمین پر رکھ کر پاؤں اٹھا کر لیٹی ہوئی تھی کسی چیونٹی نے پوچھا یہ کیا طریقہ کار تم نے اپنایا ہے اس نے کہا آسمان گرنے والے ہے اس کو روک رہی ہوں اسی طرح ایک چھوٹا پرندہ سمندر سے اپنے منہ میں پانی لے کر آگ نمرود میں پھنکتا تھا یہاں دو حال منفی مثبت تھے منفی قرآن کریم سے متعلق کوئی موضوع بھاری بھرکم اٹھانے کے لئے خود نالائق نا اھل سمجھتا تھا وجہ مثبت تاریخ اسلام میں طلوع اسلام کا آغاز شریعت قرآن کریم سے ہوا ایک صدی گزرنے کے بعد شریعت فقہ نے قرآن عظیم کو میدان حاکمیت سے بدر کیا دو صدی گزرنے کے بعد شریعت حدیث انتہائی دیوانہ وار انداز میں میدان شریعت میں کود ے خود کو قرآن کریم پر برتری کا اعلان کیا قرآن محتاج حدیث ہے قرآن بغیر حدیث سوار کشتی ناخدا ہے مذاھب بغیر کسی امتیاز کے ولو منسوب صحابہ منسوب اہلبیت ہی کیوں نہ ہو اندر سے ضرب قرآن بتیر سہ شعبہ سنان شمر ہے اتنا احساس کرتا تھا گوشہ و کنار تفسیر قرآن کے نام سے حق حاکمیت قرآن سے چھین کر اصحاب واھل بیت وتابعان کو دیا ہے۔

ہم یہاں صرف فقہ اسلامی والوں کے قرآن پر افتراء افاک سے

کشف غطا کریں گے جہاں انہوں نے کہا ہے قرآن میں کلیات آئی ہے جزیات ہم نے بنانی ہے نیز بعض جگہ قرآن متصادم احکامات کی نشان دہی کریں گے۔

دوافع و بواعیث

دوافع و بواعث تصنیف احکام قرآنیہ وہ بھی مصنف جیسے علوم (ما یسمی بالدین ولیس فیہ من الدین شئی) میں فیل نالائق تجری کریں اس کی مثال تنگ آمد جنگ آمد جیسا ہے جہاں باطنیہ کے نوابغ فحول علماء قرآن کریم کو تاجران قرآن کی ھدایات خواہشات کے مطابق تفسیر تہہ خانوں میں تالہ پر تالہ لگا کر بھی ڈرتے ہیں اللہ کی نازل کردہ کتاب قرآن عظیم کتاب نجات دھندہ دنیا و آخرت کو اپنی درسگاہوں میں نصاب میں رکھنے سے انتہائی شدومد سے انکار کرتے ہیں

تلاعب مصطلحات قرآنیہ باطنیہ

باطنیہ نے اسلام کے خلاف جو جنگ داخلی تمام عیار و جہات سے لڑی ہے شاول پولیس کو بھول گئے ہیں یہاں تک کہ وہ چند بار شریعت اسلام کو مسخ نسخ کر چکے ہیں انہوں نے دین اسلام کے خلاف جو جنگ لڑی ہے ان جیسی اسلام سے یا ادیان سے دوبدو جنگ لڑنے والے شاید ہی نکلے ہیں اللہ سبحانہ

تعالیٰ کا ارادہ ومشیت تھی یا اس کا وعدہ تھا ہم اس کی خود حفاظت کریں گے ہم یہاں پہلے مرحلے میں اس کی ایک فہرست پیش کرتے ہیں جو خیانتیں انہوں نے کیں ہیں

۱۔ احکام قرآنیہ کی جگہ فقہ بلا پدر و مادر بلا وہم گماں شخصی آراء نافذ کئے ہیں جس میں ذکر اللہ قیامت نبوت رسالت کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

۲۔ قرآن کے مقابل میں نماز آیات جعل کیں۔

۳۔ واجب من اللہ صلاۃ کے علاوہ مستحبات نفلیات کی ہزاروں تعداد میں بہت بہت اجر کا طمع دیا۔

۴۔ حج بیت الحرام جو کہ شخص کی استطاعت سے مشروط رکھا ہے اپنی طرف سے عمر میں ایک دفعہ واجب کہا ہے۔

۵۔ نماز روزہ حالت خوف میں قصر کرنے کا کہا گیا ہے انہوں نے اس کو میلوں سے جوڑا ہے۔

۶۔ شخص جنب حیض ونفاس کیلئے کلمہ غسل طھر فاغسلوا فاطھروا آیا ہے غسل طہارت محل نجاست کو دھونے کو کہا ہے انہوں نے تمام بدن دھونے کا کہا ہے۔

۷۔ روزہ رکھنا کھولنا روئیت ھلال سے مربوط ہے انہوں نے کہا کہ روزہ سب کے ساتھ رکھیں سب کے ساتھ کھولیں یا پھر مجتھد جامع شرائط حاکم

شرع کے حکم سے کھولیں

۸۔امت مسلمہ کیلیئے ان کا سب سے بڑا تازیانہ امامت وخلافت میں پھسانا ہے سقیفہ میں اجتماع انصار نے بلایا تھا ابا بکر وعمر ان کو سمجھانے گئے تھے کہ تم قریش سے کسی کو انتخاب کریں کیونکہ تم کو عرب قبائل قبول نہیں کریں گے تم کو تسلیم نہیں کریں گے

حمد وثناء اس ذات کے لئے سزاوار ہے

جس نے ہم مسلمانوں کو وہ چیز دی ہے جو دنیا میں کسی اور قوم وملت کو نہیں دی ہے حمد وثناء اس ذات کے لئے مخصوص ہے جس نے اس کتاب کو مادام دھر کے لئے کتاب ہدایت متمسکین کے لئے باعث سعادت دارین بنائی ہے حمد وثناء اس ذات کے لئے مخصوص ہے جس نے اس کتاب کو خاتم کتب خاتم شریعت خاتم دین نشان نبوت خاتم المرسلین قرار دیا ہے۔

حمد وثناء اس ذات کے لئے لائق وسزاوار ہے جس نے اس بشریت کتاب کو مادام الدھر حجت بنایا ہے حمد وثناء اس ذات کے لئے سزاورا ہے جس نے اس کتاب کی حفاظت خود کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے ﴿إِنَّـــا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحافِظُونَ﴾ حجر:۹

حمد وثناء اس ذات کے لئے مخصوص ہے جس نے خائنانہ ہاتھوں کی رسائی سے محفوظ رکھنے کا بھی یقین دلایا ہے ﴿لا يَـأْتِيـهِ الْبـاطِـلُ مِنْ بَيْنِ

يَدَيۡهِ وَ لا مِنۡ خَلۡفِهِ ﴾فصلت:۴۲

حمد وستائش اس ذات کے لئے مخصوص وسزاوار ہے جس نے ابتداء ہی سے قرآن اور سنت وسیرت حضرت محمد کے مقابل میں بنائے گئے فقہ سے دور رکھا میں اس میں کودا نہیں بلکہ کہتا رہا مجھے فقہ نہیں آتی ہے میں فقہ نہیں جانتا ہوں جھوٹ نہیں بولا اس میں ذہن نہیں لگتا تھا۔

حمد وثنا اس ذات کے لئے مخصوص ہے میرے دل میں قرآن کو ناقص نا قابل درک کتاب کہنے والوں سے نفرت وکراہت پیدا کی۔

حمد وثناء اس ذات کے لئے مخصوص وسزاوار ہے جس نے مجھے طفولیت سے ہی لھو ولعب کھیل کود سے منصرف کر کے میرے دل میں تعلیم قرآن کریم کی شغف پیدا کی۔

حمد وثنا بے نہایت اس ذات کے لئے سزاوار ہے جس نے جہاں کے مؤمنین خاص کر علماء ذی نفوذ محافظین پاسداران و مدافعین باطنیہ ہونا مثل رائعۃ الشمّس ثابت ہو گیا باطنیہ کے تحفظ میں تھے اسماعیلیوں کے راج والے محیط میں نشو ونما ہونے کے باوجود حاق وجود میں دین مقدس اسلام کی جڑیں تھیں اسلام اول مذھب دوم اسلام سر نامہ سعادت مذہب لفافہ تھے ہمیں قرآن دے کر عوامی قیادت کرنے والے علماء فضلاء عمائدین کی ہمزات و لمزات کے مقابل میں صبر وتحمل برداشت عنایت فرمائی۔

سلام و درود بے نہایت اس بشیر و نذیر رسول امین حامل کتاب عظیم رحمت للعالمین جس کا خلق قرآن ہو اس کی وصیت فرقان ہو اسی کی میراث کتاب لا ریب فیہ ہو۔ سلام و درود اسی ہستی پر جس نے ایک عمر شبابی گزارنے کے بعد پہلا درس قرآن امین وحی جبرئیل سے لیا اس درس میں قرائت آیات رب شناسی بندہ شناسی انسان شناسی وظیفہ شناسی تھا۔ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ اس خدا کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا ہے علق :۱ اس درس گاہ سے حاصل قرآن کو لے کر ابوقبیس پر چڑھ کر فرمایا ''جئکم بخیر الدنیا و الاخرہ '' کی ندا بلند کی نیز سلام ان باصفا یاران وابستگان پر جنہوں نے ''سراء وضراء'' میں آپ کی معیت میں گزاری میری اور میری اصحاب کی سنت ہو یا میری اہلبیت کی سب ادخال مالیس فی الدین ہے چاہے وحی غیر متلو ہو یا قدسی غیر مقدس یا جوامع کلم ہو یا کتاب امام علی یا مصحف فاطمہ ہو یا فضائل و مناقب بنام گرامی امیر المؤمنین ھو ہر تصنیف موسوعات قطع نظر از اسناد تمام کی متون ضرب علی الاسلام ضرب علی القرآن ضرب علی محمد ضرب علی الامۃ ضرب خود علی ہے ان تمام موسوعات میں مذکور فضائل میں لائق و شائستہ امیر المؤمنین کے شایان شان کے خلاف پائینگے متضاد و متناقض ملے گیں گویا یہ موسوعات علی امیر المومنین سب متضاد و متناقض ہیں اللہ کا شکر ہے خالق علی نے علی کے چہرہ مبارک کو علماء کی ان خرافات و

مذخرفات شعراء کی ہذیان گویاں مس نہیں کر سکیں آج بھی علی وہی ہیں حب شہرت حب اقتدار حب تملق سے پاک و دور ہیں۔ نیز ان لوگوں سے برات وکراہت کرتے ہیں جو یاران باوفا محمد کی اہانت وجسارت کرتے ہیں امید ہے یہ کتاب رب غفور وکریم میری نجات نامہ قرار دیں تاکہ نسا خان اعمال عباد اس کتاب کا بھی نسخہ اٹھائیں اور قیامت کے دن میں اور دیگر برادران ہمکاران کے دائیں ہاتھ میں دیدیں ﴿إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ ہم اس میں تمہارے اعمال کو برابر لکھوارہے تھے جاثیہ:۲۹من قبل اس سوال کا جواب دے سکوں کہ کیا لائے ہو اور کیا چھوڑ کر آئے ہو تو میں کہوں گا ''قرآن سے پوچھو'' قرآن میں شعر وشعراء '' قرآن سے دفاع کرو'' ،،قرآن میں مذکر ومؤنث ،،اھل ذکر کے جوابات ،،قرآن میں امام و امت،،قرآن اور مستشرقین ،،سوالات و جوابات ،، انبیاء قرآن آدم ،،نوح ،ابراہیم'' موسیٰ وعیسیٰ'' انبیاء قرآن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' دنیا و آخرت قرآن میں اور ''احکام قرآنیہ'' چھوڑ کر آیا ہوں اولاد اقرباء مادہ گرایان نمک خواران اسماعلیان چھوڑ کر آیا ہوں۔

رب کے حضور میں جاتے وقت اس کتاب سے حب وشغف لے کر آیا ہوں۔ جب خالق کائنات کی کتاب کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو تو شرف الدین مطعون محصور کے ملفوظات کہاں یادگار رہے گا کون رہنے دیگا۔ مگر

خالق قرآن ان کے عزائم کو ناکام بنائے گا میرے ادارے پر بہت خیانت بے اعتنایاں اہانتیں کھائی ہیں مرنے کے بعد عزیز واقارب احباب کیا کہیں گے قیامت کے دن ﴿یَوۡمَ تُبۡلَی السَّرَائِرُ ﴾ جس دن رازوں کو آزمایا جائے گا طارق:۹ طاعن ومطعون ہموز لموز وھموز لامز کس نے کس سے خیانت، اہانت، جسارت کی پتہ چلے گا وہاں توریہ، حیل شرعی مصلحت قومی، وقت حالات کے ساتھ دینا پڑتا تھا والے بہانے تراشی کارآمد نہیں ہوں گے وہاں یہ منطق کارآمد نہیں ہوگی اللہ سبحانہ عالم سر وخفا ہے۔

عنوان احکام قرآنیہ علی پرستانوں کے لئے دل خراش سکتہ آور ہوسکتا ہے ان کی تمام تر کوشش ہے کہ قرآن کا نام ہی نہیں لینا چاہئے سوائے جہاں قرآن پر عترت کو برتری دینا ہو

رب کریم ورحیم نازل کنندہ قرآن عظیم سے استطاعت کا خواسگار ہوں کہ وہ ہمیں اس کتاب کی تکمیل، تصحیح، تزئین کی توفیق عنایت کریں۔

علی شرف الدین

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ

عنوان کتاب احکام قرآنیہ

مناسب بلکہ ضروری ہوگا احکام قرآنیہ سے پہلے باطنیہ اوران کی بنات نے قرآن عظیم کو رہتی دنیا تک آئین سعادت بخش سے روکنے بے دخل کرنے کی خاطر نقائص و معائب کی لمبی وجوہات وزہریلا پروپیگنڈا پھیلایا ہے اس کوآیات بارقۃ ساطعہ قاطعہ سے جلائیں۔

فتوحات اسلامیہ کے بعد ان علاقوں سے آئے پناہندہ گان یہودی، مسیحی، مجوسی سے وابستہ کوفہ بصرہ میں جمع ہوئے ان میں سے بعض انفرادی بعض گروہی صورت میں ضد اسلام ضد قرآن سرگرم عمل تھے امثال مغیرہ عجلی جابر جعفی، منذر جاروت ابواسماعیل ابی الخطاب اسدی، عبداللہ دیصانی کوفہ میں ہوتے تھے امام جعفر صادق مدینہ سے باہر نہیں نکلے ان کے علاوہ امام جعفر صادق امام باقر کے شاگرد ہونے کا دھوکہ غش کرتے تھے اکثر و بیشتر معتزلہ ملحدہ سے وابستہ تھے حکومت بنی امیہ کو معلوم ہونے کے بعد بعض کو تختہ دار پر لٹکایا یا تاریک زندان میں بند رکھا باطنیہ کی اصل اسلام دشمنی بلکہ ادیان سے دشمنی کی ابتداء کوفہ بصرہ سے شروع ہوئی قتل وضرب کراہت کی نظروں سے دشمن اسلام ہونے کی پہچان ہونے کے بعد عبداللہ دیصانی اور بعض دیگر افراد زندان میں اسلام مزاحمت کیلئے تجاویز مشورہ پردازی کی آئندہ اپنی

سرگرمیوں کو پوشیدہ صیغہ راز میں رکھنے کا فیصلہ کیا ہم اس فکر کو عام کریں ہر چیز کی ایک ظاہر ہوتی ہے وہ چھلکا ہوتا ہے بے فائدہ ہے اصل باطن مراد ہے باطنیہ کے نام سے موسوم ہوا ہر چیز کیلئے جو لفظ استعمال کریں گے ہماری مراد اس کے خلاف ہوگی لہٰذا باطنیہ انتہائی شدومد قساوت خاص کر ستون اولی اسلام کو نشانہ بنائے باطنیہ ضد اسلام ہونے کی نشانی ان کی تاریخ ہے لیکن اسلام کے خلاف ان کی سرگرمیاں طور وطریقہ واردات جاننے کی ضرورت ہے ان سرگرمیوں کا مرکزی نکتہ امام غائب کی طرف دعوت ہے امام وقت روپوش ہے ان کے ظہور کیلئے حالات سازگار کرنا ضروری ہیں جتنے مراسم پائے جاتے ہیں وہ سب ضد دین ہیں دین کا تصور یا نام سننا ان کیلئے ناگوار ناقابل برداشت تھا وہ دین کے بارے میں کہتے تھے کہ اس کو علم وفلسفہ سے دھونا ہے دین سے ان کا کوئی رشتہ نہیں ہے ان کی دعوت قبول کرنے والوں کو یہ مساجد میں نفلیات میں مصروف رکھتے تھے جیسے نماز روزے کے نفلیات، شعر سرودی شعر گوئی محافل شعر کا انعقاد کیا۔ انھوں نے شعر کو جو مردود وملعون قرآن قرار پایا تھا اس کو انھوں نے علی امیر المؤمنین کے امتیازات میں گنایا ہے کہ آپ شاعر تھے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ امیر المؤمنین، امام حسین کے سرسخت دشمن تھے جہاں تک شعر مردود قرآن ہے شعراء کی آیت میں آیا ہے﴿وَ الشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ﴾ اور شعراء گمراہ ہوتے

ہیں شعراء:۲۲۴، ﴿أَ لَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وادٍ يَهِيمُونَ﴾ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ وہ ہر وادی میں چکر لگاتے رہتے ہیں ۲۲۵ ﴿وَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ ما لا يَفْعَلُونَ﴾ اور وہ کچھ کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں ۲۲۶ ﴿وَ ما عَلَّمْناهُ الشِّعْرَ وَ ما يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَ قُرْآنٌ مُبِينٌ﴾ اور ہم نے اپنے پیغمبر کو شعر کی تعلیم نہیں دی ہے اور نہ شاعری ان کے شایان شان ہے یہ تو ایک نصیحت اور کُھلا ہوا روشن قرآن ہے یٰسین:۶۹ شعر، تیر شمر وسنان سے زیادہ جرح آور عزاداری ہے ہمیں اپنے علاقے کے حوالے سے واضح ہوا اس علاقے کے علماء نام نہاد سادات قرآن و پیغمبر کے مدفون افتخار کو زندہ کرنے والے سب کے سب عزاداری میں خرافات و مذخرفات کے حمایت میں سینہ تان ہو کر کھڑے رہنے والے علماء کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں اسی طرح امیر المؤمنین کو، نبی کریم کو شعر سے مارا ہے شعر برا ہونا ایک تو خود شعراء کی تعریف ہے بہترین شعر وہ ہے کہ جس میں زیادہ دروغ گوئی ہو، کذب ہو، وہمیات ہو، دوسرا قرآن نے فرمایا ہے شاعر غاوی گمراہ زندقہ ہوتا ہے۔

۲۔ محبت مودت امر باطن ہے باطن صرف اللہ جانتے ہیں عین ممکن ہے اندر سے عدو لدود ہو یہ متعلق امر و نہی قرار نہیں پاتے ہیں شواہد بتاتے ہیں محبت و مودت فرائض و واجبات کے بدلے ہو بلکہ ہمیشہ منہیات محرمات سے محبت کرتے ہیں عام طور پر لوگ اولاد زوجہ مالِ دنیا سے محبت کرتے ہیں

قرآن کریم میں ان تینوں سے محبت کی مذمت آئی ہے ﴿وَ تُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ اور مال دنیا کو بہت دوست رکھتے ہو فجر: ۲۰ مال سے دل بھر کے محبت کرتے ہیں اولاد زوجہ مال سے محبت کرتے ہیں انسان اپنے لئے سود من نصائح کرنے والے سودمند چیزوں سے محبت نہیں کرتے اللہ سے محبت کرنے کا حکم نہیں آیا محبت حقیقی واقعی چیزوں سے نہیں کرتے لہٰذا محققین نے کہا ہے انسان کسی سے محبت نہیں کرتے صرف اپنی ذات سے محبت کرتے ہیں دیگران سے لقلقہ لسانی رہتے ہیں انھوں نے علی اور حضرات حسنین کو اھل بیت رسول بنایا ہے جو کہ عقل لغت مصطلح قرآن کے خلاف ہے علی حضرات حسنین اھل بیت رسول نہیں ہے بلکہ حضرت علی خود مستقل اھل بیت رکھتے ہیں۔

یکے از مصطلحات قرآن ایمان بماورائے محسوسات لانا جیسے اللہ کی الوھیت وربوبیت معبودیت انبیاء گذشتہ پر ایمان لانا ہے۔

تلاعب مصطلحات میں سے ایک کلمہ معجزہ از مادہ عجز فعل لازم ہے مفعول نہیں لیتا ہے متعدی بنانے کے لئے باب افعال میں لے گیا تو اعجز اعجازا سے اسم فاعل بنایا یعنی دوسرے کو عاجز بنایا کسی اور مسائل میں پھنسایا ابراہیم نظامی معتزلہ کے فیلسوف نے قرآن معجزہ نہ ہونے کے بارے میں کہا ہے قرآن بذات خود معجزہ نہیں ہے اللہ نے عربوں کو عاجز بنا کر رکھا ہے وہ

اس کو قوۃ صرف کہا ہے یعنی باز رکھا ہے آگے بڑھنے سے روکے رکھا ہے اہل مکہ نے پیغمبر سے معجزہ طلب کیا آپ کے لئے قصر وقصور ہو یہ پہاڑ یہاں سے ہٹائیں چشمے نکالیں سورہ اسراء کی آیات ۸۹ تا ۹۶ میں اور معجزہ دینے سے انکار کیا ہے معجزے کی تعریف میں کہا ہے فعل خارق عادت یعنی چلتی حالات کے خلاف فعل انجام دینے کو معجزہ کہا ہے معجزات کی بھرمار کر کے اصل نبوت کو مخدوش متنازع بنایا ہے تو اس کا معنی یہ بنتا ہے تیسری میلادی کو یا پہلی ہجری کو یہ فعل اپنی جگہ عادت کے خلاف تھے اب گزشتہ زمان کے بعد یہ معمول بن گئے جیسے ٹی وی، موبائل فون ہوائی جہاز یہ سارے آسمان پے پرواز کرتے ہیں تو معجزہ ہوگیا اب اتنی فراواں ہونے کے بعد آیات فعل انبیاء نہیں ہے بلکہ فعل اللہ ہے جس وقت نبی کو دلیل دینا ہوتا تو اللہ اس وقت اس فعل کو اس نبی سے صادر کراتا ہے نبی مظہر آیت ہے فاعل اللہ ہے چنانچہ جب سحرہ نے رسیوں کو سانپ بنایا تو موسی کو پتہ نہیں تھا کہ اس کو کیا کرنا ہے اللہ نے موسی سے کہا اپنا عصا پھینکو عصا جب پھینکا تو اژدھا بن گیا تو ان کے تمام سامان سحر کو اژدھا نے کھایا جب موسی سے کہا عصا کو واپس لے لو موسی ڈر گئے تو اللہ نے فرمایا ڈرو مت تو پھر موسی نے ہاتھ آستین رکھ کر لگایا موسی فرعون کے ڈر سے اپنا قوم لے کے رات کو فرار کر کے دریا کے کنارے پر پہنچا بعد میں انہیں خبر ملی فرعون ان کے پیچھا کر رہا ہے قوم نے موسی کو تنگ کیا

اب تو ہم مر جائیں گے کہ فرعون آرہا ہے موسی نے فرمایا ڈرومت میرے اللہ نے مجھے وعدہ دیا ہے چونکہ موسی کو پتہ نہیں تھا کہ دریا پر عصا مارنا ہے تو تمام معجزات جو موسی عیسی خاتم النبیین کو دیا ہے سب ان کا فعل نہیں تھا بلکہ یہ ذوات مظہر اللہ تھے چنانچہ مشرکین نے کہا ائت غیر ھذا القرآن اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ تو پیغمبر نے فرمایا میرے بس کی بات نہیں میں ایک کلمہ بھی نہیں لاسکتا ہوں میں ایک حرف کم زیادہ نہیں کرسکتا ہوں مجھے اجازت نہیں ہے خالص اللہ کا کلام ہے بات یہ ہے جس کو اللہ نے آیت کہا ہے جعلیات بنانے والوں نے کلمہ معجزہ ترجمہ کیا ہے آیت اور معجزہ میں فرق اگر کوئی فعل خلاف عادت نظر آتے معجزہ کہتے شیعہ بریلوی صوفی یہ سب شاخ باطنیہ معجزہ بنانے کا ہنر رکھتے ہیں۔

اقطاب باطنیہ عصر معاصر کے قطب رحی نے قرآن کی عظمت کو کم کرنے کے لئے پیغمبر کی ولادت سے پہلے ولادت کے بعد نبوت دینے کے بعد آپ کی وفات کے بعد معجزات کے معجزات نقل کئے ہیں یہ تمام معجزات جو بھی کہے ایک کہانی ہے اس سے ایک تنکا بھی ثابت نہیں ہوتی ہے مچھر بھی ثابت نہیں ہوتا چہ جائیکہ معجزہ ہوجائے منصب امامت اگر نص رسول اللہ ہو تو وہ نص ثابت کرنا ہوگی ہزار معجزہ منصوص رسول اللہ کیلئے کارآمد نہیں۔ اللہ نے فرمایا ﴿الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ جن کو تم پکارتے ہو اللہ کو چھوڑ کر

وہ مکھی بھی خلق نہیں کر سکتے باطنیہ کا اصل ھدف قرآن کو ہر حوالے سے گرانا ہے۔علامہ مجلسی جواد مغنیہ قطب الرحی معاصر باطنیہ آغا سبحانی نے نبی کریم کے لئے حد واحصیٰ سے متجاوز کا دعویٰ کیا ہے آیا فارمولہ ہے؟ یعنی انبیاء اللہ کی طرف سے آنے کی تصدیق ہونے کا کوئی طریقہ اور ذریعہ نہیں۔پیغمبر کو تمام انبیاء کو اپنی مدعیٰ ثابت کرنے کے لئے کہ ہم اللہ کی طرف سے آئے ہیں اس کیلئے ثبوت چاہیے گویا ایک ہنر لے کے نہیں آئے اسرا میں اللہ نے کہا اور معجزات نہیں دیں گے۔قرآن کریم کو نشان نبوت سے ہٹانے کے لئے کلمۃ معجزہ غیر مربوط استعمال کرنے کی کوئی وجہ نہیں سوائے سازش کے اس میں نئی کشفیات نئی اختراعات آتے ہیں۔

ری شہری نے کُلَّ شَیْءٍ أَحْصَیْنَاهُ فِی إِمامٍ مُبِین اس کتاب کو علی بنایا ہے کاظم زادہ نے نبی کو بھی بت پرست بنانے کے لئے لکھا ہے آپ حضرت علی کو وسیلہ بنا کر دعا کی۔تو رسول اللہ کو کیا کہیں گے۔

قرآن کریم خارچشم مستشرقین مستغربین منافقین اسماعلین باطنین ہے انہوں نے اس عظیم کتاب کو جو متحدی جن وانس ہے کو اپنی حقد و کینہ کی غلاظتوں ہزیان گویوں گذاف گویوں کا نشانہ بنایا ہے۔

احکام قرآنیہ تالیف کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی اگر اس کی ضرورت ہوتی تو علماء فقھا نوابغ لکھ چکے ہوتے تمہاری کیا حیثیت ہے کہنے

والے درست کہتے ہیں میں اس کا اہل نہیں ہوں نہ خود میں اس کا اہل سمجھتا ہوں اس لئے ابھی تک اقدام نہیں کیا تھا ابھی عجز و ناتوانی بصارت سماعت اپنی انتہاء کو پہونچی ہے اس کی ضرورت بہت عرصہ پہلے درک کر چکے تھے لیکن نا اہلی کی وجہ سے اقدام نہیں کیا تھا پہلے دیکھتے تھے ان کی فقہ میں بہت سے احکام قرآن کے خلاف بلکہ متصادم قرآن ہیں لیکن ابھی اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کا سارا ڈھانچہ ہی غلط ہے بے اساس ہے بلکہ خروج علی القرآن العظیم ہے عمداً قرآن کو کنارے پر لگانے کی بدنیتی پر مبنی متصدی ہے

قرآن عظیم کی مقام و منزلت گرانے والے کو ہزیان گو کہتے ہیں کہ قرآن میں تمام احکام نہیں کبھی کہتے ہیں۔

انما یفھم من خوطب بہ فھو کذب و افک حیث خاطب القرآن ﴿یا أَيُّهَا النَّاسُ ﴾ ﴿يا أَيُّهَا الْكافِرُون ﴾ ﴿يا أَيُّهَا المنافقون﴾

۳۔ بقول محسن نجفی حدیث قرآن پر حاکم ہے قرآن محکوم ہے تفسیر قرآن بغیر حدیث سوار کشتی ناخدا مانند ہے۔

قرآن میں تمام احکام نہیں اس کا معنی یہ بنتا ہے یہ جو دین اللہ نے بھیجا ہے ناقص بھیجا ہے قرآن میں کلیات بیان کیے ہیں جزیات ہم نے بنائی ہیں جو کتاب امام خاتم انبیاء مایہ افتخار ادیان سماوی ہو اس کو مساوی عترت مجہول

قرار دینا ظلم فاحش ہوگا۔آئین بخش بشریت سے بدر کر کے مرفوعات مقطوعات مرسلات مجھولین کے قیل وقیلات جاگزین کیا ہے ان میں سے او ضح و اشد نکرا علی القرآن العظیم و علی رسوله العظیم هو الحدیث المسمی با لثقلین. جہاں عترت مجہول منکورکو مساوی قرآن عظیم قرار دیا جو شاہد نبوت اللہ رسول اللہ تابع قرآن متبوع رسول اللہ ہے۔

۷۔اوت مثله جوامع الکلم

۸۔کتاب امام علی علوم الاولین و آخرین نقل از رسالة تقریب مذاهب تهران ،عندنا مصحف فاطمه اذا ظهر الحجة یاتی بدین جدید و کتاب جدید ''مصحف فاطمہ تمہارے قرآن کے دو برابر ہے حدیث ثقلین''احدهما اثقل و اطول ''ہے قرآن نیاز مند حدیث ہے حدیث نیاز مند بقرآن نہیں قرآن میں کلیات ہیں جزئیات ہم نے بنائی ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔قرآن میں کلیات جزئیات دونوں ہیں۔

۴۔زمانے کے دگرگوں حالات کے پیش نظر احکامات موضوعات بدلنا پڑتے ہیں یہ بات کتنی حسورانا بات ہے شاید یہ کہنے والے اللہ کو نہیں مانتے ہوں قرآن اور سنت میں موجود احکامات قابل نفاذ نہیں ہیں بقول آغائے سید محمد جواد نقوی صاحب عروۃ الوثقیٰ نے اپنی کتاب اسلام اور سیکولریزم میں لکھا

ہے سابق زمانے میں انبیاء سے فاصلہ کے بعد احکامات بوسیدہ یا تحریف ہونے کی صورت میں دوبارہ اللہ نبی بھیجتا تھا اب یہ کام فقہاء و مجتہدین کرتے ہیں۔ دین میں اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے آیات میں احکام تفصیل سے آئے ہیں۔

دین اسلام پہلی بار حضرت محمد پر نازل نہیں ہوا بلکہ نوح نبی سے شروع ہوکر دیگر انبیاء سے گزرتے ہوئے حضرت محمد تک پہنچا ہے لہٰذا دین اسلام دین دائمی اللہ ہے۔

قرآن کسی نمی فھمد چند لمحات میں تضاد گوئی کرتے ہیں قرآن افصح و ابلغ کتاب ہے عرب فصحاء کو گھٹنے پر بٹھایا فصاحت کا معنی عام فہم ہے پھر کہنا کسی نمی فھمد تضاد گوئی ہے قرآن صرف وہی سمجھتے ہیں جن سے خطاب ہوا ہے یہاں بھی ان کے حافظہ سے نکل گیا ہے تمام انسانوں کو خطاب کیا ہے منافقین کافرین مشرکین سے خطاب کیا ہے قرآن نے ابا لہب سے خطاب کیا ہے ولید بن عتبہ سے خطاب کیا ہے منافقین لدود سے خطاب کیا ہے مشرکین سے خطاب کیا ہے انھوں نے ایسے معائب اور نقائص جعل کئے ہیں ہم یہاں پہلے مرحلے میں ان کے اختراع کردہ معائب ونقائص کا ایک خلاصہ پیش کرتے ہیں بعد میں ثابت کریں گے دنیا میں سمجھنے کی کوئی کتاب ہو کوئی علم ہو تو وہ قرآن ہوگا۔

قرآن میں تمام احکام بیان ہوئے ہیں

تمام موضوعات میں مقدار وافی کافی آیات آئی ہیں ۔ دنیا میں احکامات صادر کرنے والے یا تو جاھل ہوتے ہیں یا مفاد پرست ہوتے ہیں یا ظالم متجاوز حقوق دیگراں سلب کرنے والے ہوتے ہیں یا کسی کو اپنے نقص کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں اللہ سبحانہ غنی بالذات ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہیں لہٰذا اسکے تمام احکامات عدالت پر قائم ہونگے ۔انسانی انفرادی اجتماعی سیاسی تمام شعبوں میں واضح ترین روشن ترین آیات آئی ہیں۔

ا۔اس کی دلیل اکائی نہیں دھائی سے متجاوز ہے ہم یہاں ان آیات کریمہ کو پیش کرتے ہیں جو دنیا مستشرقین اور ان کے استاد طاغیۃ باغیۃ قادیۃ خانیۃ ظالمۃ جائزہ غاشمۃ ام المنافقین استاد فقہا مجہتدین باطنیہ کی قرآن عظیم کو بشریت کی ہدایت ورہبریت سے بدر کرنے والے مجرمین کی ھذیان گویان گذاف گوں کا جواب آیات ساطعہ سے دیں گے۔

ا۔قرآن میں کلمہ حدود کثرت سے تکرار آیا ہے جو شخص حدود کا پاس نہیں کرئے گا اس پر حدود توڑنے کی حد جاری ہوگی

حدود

ا۔﴿تِلْکَ حُدُودُ اللَّهِ﴾ بقرہ:۱۸۷، ۲۲۹

۲۔﴿تِلْکَ حُدُودُ اللّٰہِ﴾نساء:۱۳

۳۔﴿وَ تِلْکَ حُدُودُ اللّٰہِ﴾مجادلہ:۴

۴۔﴿ وَ تِلْکَ حُدُودُ اللّٰہِ وَ مَنْ یَتعَدَّ حُدُودَ اللّٰہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ﴾ طلاق:۱

۵۔﴿وَ الْحافِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰہِ﴾توبہ:۱۱۲

۶۔﴿ وَ یَتعَدَّ حُدُودَهُ یُدْخِلْهُ ناراً خالِداً فیها﴾نساء:۱۴

۷۔﴿أَلَّا یَعْلَمُوا حُدُودَ ما أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلی رَسُولِهِ ﴾ توبہ:۹۷

۸۔﴿﴾ مائدہ آیت:۳

۱۔﴿وَ لا رَطْبٍ وَ لا یابِسٍ إِلَّا فی کِتابٍ مُبینٍ ﴾انعام:۵۹

۲۔﴿وَ نَزَّلْنا عَلَیْکَ الْکِتابَ تِبْیاناً لِکُلِّ شَیْءٍ ﴾نحل:۸۹

۳۔﴿ الْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دینَکُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتی وَ رَضیتُ لَکُمُ الْإِسْلامَ دیناً﴾مائدہ:۳

۴۔﴿وَ ما مِنْ غائِبَةٍ فِی السَّماءِ وَ الْأَرْضِ إِلَّا فی کِتابٍ مُبینٍ ﴾نمل:۷۵

۵۔﴿لا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقالُ ذَرَّةٍ فِی السَّماواتِ وَ لا فِی الْأَرْضِ وَ لا أَصْغَرُ مِنْ ذلِکَ وَ لا أَکْبَرُ إِلَّا فی کِتابٍ مُبینٍ ﴾

سبا:۳

قرآن کی صفات میں سے ایک عربی ہے

مفردات راغب میں کلمہ 'عرب' کی توضیح وتشریح میں آیا ہے عربی اعراب سے بنی ہے اعراب بادیہ نشین والوں کو کہتے ہیں ان کی زبان فصیح ہوتی ہے لہذا کہتے العربی المفصح۔

کورچشم باطنیہ و بناتہا آیات قرآن کریم صراحت فصاحت ببانگ دہل کہا ہے کہ اگر دنیا میں سادہ فہم گوئی کی کوئی کتاب ہے وہ قرآن ہوگی ذیل میں اس بارے میں آیات ساطعات پیش کریں گے۔

۱۔﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِيًّا﴾ ہم نے اسے عربی قرآن بنا کر نازل کیا ہے یوسف:۲

۲۔﴿وَ هٰذا لِسانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ﴾ اور یہ زبان عربی واضح وفصیح ہے نحل:۱۰۳

۳۔﴿بِلِسانٍ عَرَبِيٍّ مُبِين﴾ یہ واضح عربی زبان میں ہے۔ شعراء:۱۹۵

۴۔﴿وَ كَذٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْماً عَرَبِيًّا﴾ رعد:۳۷

۵۔﴿قُرْآناً عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ﴾ یہ عربی زبان کا قرآن ہے جس میں کسی طرح کی کجی نہیں ہے زمر:۲۸

۶۔﴿ کِتابٌ فُصِّلَتْ آیاتُهُ قُرْآناً عَرَبِیًّا ﴾اس کتاب کی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں عربی زبان کا قرآن ہے فصلت:۳

۷۔﴿وَ کَذلِکَ أَوْحَیْنا إِلَیْکَ قُرْآناً عَرَبِیًّا ﴾ اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف عربی زبان میں وحی بھیجی شوریٰ:۷

۸۔﴿إِنَّا جَعَلْناهُ قُرْآناً عَرَبِیًّا ﴾ بیشک ہم نے اسے عربی قرآن قرار دیا ہے زخرف:۳

۹۔﴿ وَ هذا کِتابٌ مُصَدِّقٌ لِساناً عَرَبِیًّا ﴾اور یہ کتاب عربی زبان میں سب کی تصدیق کرنے والی ہے احقاف:۱۲

قرآن کریم کی ایک صفت کتاب مبین ہے مبین صیغہ مشبہ بفعل ہے اسم فاعل اور مفعول دونوں کے لئے آتا ہے واضح اور واضح کنندہ ہے

یہ کتاب واضح و روشن کنندہ کتاب ہے

۱۔﴿ تِلْکَ آیاتُ الْقُرْآنِ وَ کِتابٍ مُبینٍ ﴾یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں نمل:۱

۲۔﴿شَهْرُ رَمَضانَ الَّذی أُنْزِلَ فیهِ الْقُرْآنُ هُدیً لِلنَّاسِ ﴾ ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے بقرہ:۱۸۵

۳۔﴿ هذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَکُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ أَ إِنَّکُمْ لَتَشْهَدُونَ

﴾ اور میری طرف اس قرآن کی وحی کی گئی ہے تا کہ اس کے ذریعہ میں تمہیں اور جہاں تک یہ پیغام پہنچے سب کو ڈراؤں کیا تم لوگ گواہی دیتے ہو انعام:۱۹

۴۔﴿كِتابٌ أَنْزَلْناهُ إِلَيْكَ مُبارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آياتِهِ﴾ یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ یہ لوگ اس کی آیتوں میں غور وفکر کریں ص:۲۹

۵۔﴿كِتابٌ فُصِّلَتْ آياتُهُ قُرْآناً عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ اس کتاب کی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں عربی زبان کا قرآن ہے اس قوم کے لئے جو سمجھنے والی ہو فصلت:۳

قرآن بیان لناس

۱۔﴿هٰذا بَيانٌ لِلنَّاس﴾ یہ عام انسانوں کے لئے ایک بیان حقائق ہے عمران:۱۳۸

۲۔﴿فَإِذا قَرَأْناهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ پھر جب ہم پڑھوا دیں تو آپ اس کی تلاوت کو دہرائیں قیامت ۱۸،﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنا بَيانَهُ﴾ پھر اس کے بعد اس کی وضاحت کرنا بھی ہماری ہی ذمہ داری ہے ۱۹

۳۔﴿عَلَّمَهُ الْبَيانَ﴾ اور اسے بیان سکھایا ہے رحمٰن:۴

۴۔﴿مِنْ بَعْدِ ما جاءَتْهُمُ الْبَيِّناتُ﴾ ان واضح معجزات کے

آ جانے کے بعد بقرہ:۲۵۳ ﴿فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ﴾ پھر اگر کھلی نشانیوں کے آ جانے کے بعد لغزش پیدا ہو جائے ۲۰۹

۵۔﴿وَ جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ﴾ اوران کے پاس کھلی نشانیاں بھی آ چکی ہیں عمران:۸۶ ﴿مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَات﴾ اورواضح نشانیوں کے آ جانے کے بعد عمران:۱۰۵۔

۶۔قرآن کتاب واضح ہے ﴿فَالتَّالِيَاتِ ذِكْراً﴾ فصلت:۳ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجاً﴾ کھف:۱ ﴿إِنْ يُوحَى إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ﴾ ص:۷۰ کتاب مبین ﴿قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيراً مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَ يَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ﴾ مائدہ:۱۵ ﴿الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ﴾ یوسف:۱ ﴿تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ﴾ شعراء:۲ ﴿تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ﴾ قصص :۲ ﴿وَ الْكِتَابِ الْمُبِينِ﴾ زخرف:۲ ﴿وَ الْكِتَابِ الْمُبِينِ﴾ دخان :۲ ﴿وَ لَا رَطْبٍ وَ لَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ انعام:۵۹ ﴿تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَ كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ نمل :۱ ﴿إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ ،۷۵ ﴿لَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ

وَ لا أَكْبَرُ إِلَّا فِی كِتابٍ مُبِينٍ ﴾سباء:۳ اب انسان مسلمان کوایک ہاتھ سے پیشانی تھام کر دوسرا ہاتھ دل پر رکھے گردے کوتھام کر سوچنا چاہئے اتنی آیات میں اللہ سبحانہ نے اصرار وتکرار سے فرمایا ہے یہ واضح کتاب ہے اس میں معمہ اور مبہم والی کوئی بات نہیں ہے۔

۷۔﴿وَ إِنْ كُنْتُمْ فِی رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنا عَلى عَبْدِنا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَ ادْعُوا شُهَداءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ ﴾بقرۃ:۲۳، ۳۔﴿قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هذَا الْقُرْآنِ لا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَ لَوْ كانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً ﴾آپ کہہ دیجئے کہ اگر انسان اور جنات سب اس بات پر اجماع واتحاد کریں کہ اس قرآن کا مثل لے آئیں تو بھی نہیں لا سکتے چاہے سب ایک دوسرے کے مددگار اور پشت پناہ ہی کیوں نہ ہوجائیں اسراء:۸۸،

۸۔﴿وَ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكاءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَ بَناتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحانَهُ وَ تَعالى عَمَّا يَصِفُونَ ﴾انعام ۱۰۰،﴿وَ لَوْ شاءَ اللَّهُ ما أَشْرَكُوا وَ ما جَعَلْناكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً وَ ما أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴾۱۰۷،٦۔﴿﴾حدید:۲۰،

۹۔﴿ وَ نَزَّلْنا عَلَيْكَ الْكِتابَ تِبْياناً لِكُلِّ شَيْءٍ ﴾نحل۸۹،

قرآن ظنی الدلالۃ ہے حدیث قطعی الدلالۃ ہے لیکن مقطوع النسب ہے

یہ نسب کہاں رکھتی ہے معلوم نہیں جہاں کہیں بھی نسب رکھتی ہے لیکن وہ حجت ہونے کی سند نہیں ہے قرآن کو ظنی الدلالہ آیات متشابہ سے جوڑتے ہیں جبکہ نے اعراف:۵۲ میں آیا ہے قرآن کی تمام آیات محکمات ہیں مواعظ قصص ایمانیات سب مفصل ہیں چنانچہ بہت سے لوگوں نے انھیں آیات کو دیکھ کر ہدایت پائی ہے اگر آیات مجمل ہوتیں تو وہ کیسے ہدایت پائے جو لوگ یہ کہتے ہیں قرآن مجمل ہے ان کے بارے میں محمد:۱۶ صدق آتی ہے فصلت:۴۴ میں آیا ہے کہ یہ آیات مومنین کے لئے ہدایت اور شفا ہیں۔

یہ بات قرآن کی وہ آیات رد کرتی ہیں

۱۔﴿وَ لَوْ شاءَ اللَّهُ ما أَشْرَكُوا وَ ما جَعَلْناكَ عَلَيْهِمْ حَفيظاً وَ ما أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكيلٍ ﴾۱۰۷،

۲۔﴿يا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جاءَكُمْ بُرْهانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ أَنْزَلْنا إِلَيْكُمْ نُوراً مُبيناً ﴾نساء:۱۷۴

۳۔حدید:۷ ۴۔نحل:۸۹

کلمۃ القرآنیہ

تعریف قرآن عظیم چندین جہات سے آئی ہے۔

ا۔مشرکین عصر نزول قرآن کی طرف سے آئی ہے ان کی تعاریف میں زیادہ تر زور قرآن کو انتساب اللہ سے موڑ کر حضرت محمد سے انتساب کیا ہے اپنی جگہ مختلف متضاد متناقض پائی جاتی ہیں اعداء بغیض وعنود حقود، حسود شکست خوردہ ھذیان گویان جو منہ پے آیا بولا بعد میں تسلیم قرآن ہوئے ہیں ان کی ھذیانین قرآن میں آئے ہیں افک اضغاث احلام اشعار۔ ان کے بعد ادیان ثالوث یہود صلیب و مجوس ان کے متبنی باطنیہ کی قرآن عظیم سے ہمزات لمزات نقائص ومعائب حاقدانہ کی ہذیان گویان گذاف گویوں کی ایک فہرست پیش کرتا ہوں۔

باطنیہ و بناتہای غاشیہ حاقدہ خائنانہ خاصمانہ منافقانہ

تعریف قرآن باطنیہ و بناتہا سلسلۃ ابالسۃ مدی دھر قتعریف ھم اشنع افتک واجرح اخبث الناس میمون الدیصانی مجوسی الاصل اور اس کے فرزند عبداللہ دیصانی الخطابی القداحی کہتے ہیں قرآن کی تفسیر صرف آئمہ ناسخ شریعت ہی کر سکتے ہیں جس میں شرک وکفر اباحہ محرمات ہونگے محمد واسلام سے عداوت استحقاق جوائز ہونگے۔

۲۔ جاہلیت اولی کے مراسم ماتم واعیاد عکاظی کو اشعار مردود قرآن کریم سے احیاء کرنے والے غلات مردودہ آل بویہ وآل صفوی تھے۔

۳۔ تفاسیر قرآن کے نام سے اسرائیلیات ضد قرآن علیہ السلام رواج دیا۔

۴۔ رواج کفریات وشرکیات کے لئے احادیث موسوم قدسی غیر مقدس اختلاق کیا۔

باطنیہ جنہوں نے علانیہ اعلان کیا تھا کہ ہم دین کو علم وفلسفہ سے دھوئیں گے وہ ظاہر کو ملغی باطن کو مراد لیتے ہیں ہر چیز کی باطن ہوتی ہے باطن صرف ان کے امام جاھل امام جانتے ہیں یہ وضاحت کرنے کی ضرورت ہے باطن سے مراد کوڈ ہے جو صرف فرقے کے اراکین مخصوص محدود سمجھتے ہیں یہاں سے یہ بات سمجھنے میں آسانی ہوگی یہ جو علی علی کی بات کرتے ہیں اس سے مراد محبوب قلوب قرۃ عین مسلمین اولی الامر چہارم مراد نہیں کوئی اور علی مراد ہے اس کے قرائن شواہد دلائل کثیرہ رکھتے ہیں آئیں چند حقائق ناصعہ قاطعہ نا قابل رد یا تردید پیش کرتے ہیں

۱۔ باطنیہ کی آنکھوں کی خار جو کبھی نکل سکتی ہے وہ دین اسلام عزیز ہے

۲۔ دوسری جس کی دشمنی غم وغصہ سے وہ لبریز ہیں ذات والا وجود مبارک رسول اللہ ہیں آپ کی شان میں اشارہ کنایہ سے بھی جسارت و

اہانت سے عاجز قاصر ہیں۔

۳۔لہذا انہوں نے جو لوگ شیدایاں پسند عزیز و محترم رسول اللہ ہیں رسول اللہ کی جگہ ان کی اہانت و جسارت کریں اس کیلئے ابا بکر اور انکی بیٹی ام المومنین عائشہ کو انتخاب کیا اسی عثمان بن عفان اولی الامر مسلمین داماد رسول کو نشانہ بنایا حضرت عمر نے تمام صلبیین مجوس آبادیوں کو تسلیم اسلام کرایا اس لئے ان سے غصہ نا قابل محو ہے دختر عزیز رسول اللہ و پرورده رسول اللہ کو بھی نشان ھذیان گوئی نہیں بنا سکتے تھے لہذا انہوں نے زھرا مرضیہ اور امیر المومنین سے انتقام کا لہجہ زبان بدل دیا اسی طرح علی کے ایسے فضائل بیان کرتے ہیں کیونکہ باطنیہ کا آغاز علی کے خلاف سے شروع ہوتا ہے علی کے میدان سے لیکر تاسیس رسمی تک کے افراد کا منشور ضد اسلام، ضد قرآن، ضد محمد، ضد راشدین کے دشمن لدود ہونے کے بعد علی سے دوستی ناممکن ہے اس کی دلیل ایکائی نہیں عشرات سے متجاوز ہے۔

۱۔انھوں نے قیام امام حسین کو فدا عصیان گراء امت گردانا ہے۔

۲۔عزاداری امام حسین کے نام سے ضد اسلام و مسلمین مشقوں کی بنیاد رکھی ہے خلاف دین و شریعت نہیں ہے تو کیا ہے۔

اس ملک مفتخر عالم اسلامی پاکستان میں مسلم آبادی ۹۸ فیصد ہوتے ہوئے نظام لادین الحادی سیکولرازم نافذ ہے احکام قرآنیہ کا تصور جنونی

حواس باختہ تو نہیں ہے الحمد اللہ صاحب کتاب حواس سالم ہے ملک کو اغیار کے ہجوم سے بچانے والوں کو آمریت ۹۸ فیصد مسلمانوں کو نظر انداز کر کے ۲ فیصد ہندوؤں کو مسلمانوں کے پسینہ سے حاصل جمع خزانے سے مندر بنانے والے دیوانے ہیں۔

احکام

احکام جمع حکم ہے حکم جیسا کہ مقائیس ابن فارس ۳۹۵ھ ص ۳۱۱ پر لکھتے ہیں حکم حاء، کاف، میم سے مرکب اس کلمے کا ایک ہی اصل ہے حکم یعنی منع ہے یہاں سے کسی بھی چیز کو روکنے کا کام کرتے ہیں یہ مادہ استعمال کرتے ہیں معجم مفردات معانی کلمات قرآن تألیف راغب اصفہانی ۵۰۲ھ میں لکھا ہے معنی حکم اصلہ منع منعا کسی چیز کی اصلاح کرنے توازن اور تعادل قائم رکھنے کے لئے منع کرنے کو حکم کہتے ہیں اسی سے لجام جو اونٹ کے منہ میں ڈالتے ہیں حکمت الدابۃ کہتے ہیں یہاں سے لوگوں کے درمیان میں تنازعات ختم کرنے والوں کو حاکم کہتے ہیں میاں بیوی کے درمیان میں اختلاف ہونے کی صورت میں دونوں طرف سے بھیجنے والے کو حکم کہتے ہیں ﴿فَابْعَثُوا حَكَماً مِنْ أَهْلِهِ وَ حَكَماً مِنْ أَهْلِها﴾ تو ایک حکم مرد کی طرف سے ایک عورت کی طرف سے تعین کریں نساء: ۳۵ دونوں فریق اتفاق کر کے کسی کو اپنے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے انتخاب کرنے کو تحاکم

کہتے ہیں جیسا کہ ﴿يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ﴾ نساء:۶۰ میں آیا ہے ﴿لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ اللہ نے فرمایا ہے جب تک لوگ اپنے تنازعات میں آپ کو حاکم نہ بنائیں گے وہ مؤمن نہیں ہوسکتے ہیں حَتَّى يُحَكِّمُوكَ جب تک آپ کو حاکم نہیں بنائیں گے نساء:۶۵ ﴿الر تِلْكَ آياتُ الْكِتابِ الْحَكيمِ﴾ یونس:۱، ﴿حِكْمَةٌ بالِغَةٌ﴾ ۵ آیا ہے ﴿الر كِتابٌ أُحْكِمَتْ آياتُه﴾ هود:۱

صاحب کتاب التحقیق فی الکلمات القرآن نے صفحہ ۲۶۴ پر لکھا اس کا اصل معنی منع ہے جب کسی کو کسی چیز سے منع کیا جائے تو اس کو حکم کہتے ہیں کہ یہیں سے مرض شناسی اور دوا شناسی کے علم کو حکمت، تشخیص کرنے والے کو حکیم کہتے ہیں حکمت حکیم سے تجاوز کر کے معاشرہ انسانی میں انسانوں کے طغیان سرکشی افراط وتفریط حرج ومرج تعدی وتجاوز جھگڑا وفساد کو روکنے والے کو حاکم کہتے ہیں۔ اس مادہ کا تکرار اس بات کی دلیل ہے یہ انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر محیط کتاب ہے۔

ایک اور سلسلہ آیات میں اللہ کی حکومت کو چھوڑ کر کسی اور کے حکومت کو اپنانے کو فاسق کافر جاہل ظالم گردانا ہے۔

﴿وَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْكافِرُونَ

﴿اور جو بھی ہمارے نازل کئے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا وہ سب کافر شمار ہوں گے المائدہ:۴۴﴾ وَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿اور جو بھی خدا کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے گا وہ فاسقین میں سے شمار ہوگا ۴۵﴾ وَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ ﴿جو بھی اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا وہ فاسقوں میں شمار ہوگا ۴۷﴾ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ ﴿لہٰذا آپ ان کے درمیان اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کریں ۴۸،﴾ وَ أَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ ﴿اور پیغمبر آپ ان کے درمیان تنزیلِ خدا کے مطابق فیصلہ کریں ۴۹﴾ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ﴿تاکہ لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کریں بقرہ: ۲۱۳﴾ يُدْعَوْنَ إِلى كِتابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ﴿کہ انہیں کتاب خدا کی طرف فیصلہ کے لئے بلایا جاتا ہے۔نساء:۵۴﴾ وَ شَدَدْنا مُلْكَهُ وَ آتَيْناهُ الْحِكْمَةَ ﴿اور ہم نے ان کے ملک کو مضبوط بنادیا تھا اور انہیں حکمت اور صحیح فیصلہ کی قوت عطا کردی تھی ص:۲۰﴾ وَ آتاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ ﴿اور اللہ نے انہیں ملک اور حکمت عطا کردی بقرۃ:۲۵۱

طریقہ دعوت باسلام

﴿ادْعُ إِلى سَبيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دیں نحل:۱۲۵

نبوت

نبوت ﴿ آتَیْنا آلَ إِبْراهیمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ پھر ہم نے آلِ ابراہیم علیہم السلام کو کتاب وحکمت اور ملک عظیم سب کچھ عطا کیا ہے

﴿اَمْ یَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَیْنا آلَ إِبْراهیمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَیْناهُمْ مُلْكاً عَظیما﴾

یا وہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل وکرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے تو پھر ہم نے آلِ ابراہیم علیہم السلام کو کتاب وحکمت اور ملک عظیم سب کچھ عطا کیا ہے نساء۵۴

﴿وَ أَنِ احْكُمْ بَیْنَهُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ وَ لا تَتَّبِعْ أَهْواءَهُمْ﴾

اور پیغمبر آپ ان کے درمیان اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کریں اور ان کی خواہشات کا اتباع نہ کریں ۴۹

﴿وَ كَذلِكَ أَنْزَلْناهُ حُكْماً عَرَبِیًّا﴾ رعد:۳۷

اللہ ہی بندوں پر حکومت کرتا ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَیْنَ الْعِبادِ ﴾ کہ اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے الغافر:۴۸

حق حکومت صرف خالق و مالک و رازق کے لئے مخصوص ہے بندہ ولو

قرب مقام و مرتبت میں بلغ مابلغ کیوں نہ ہو سدرۃ المنتہیٰ تک کیوں نہ پونہچا ہو بندہ ہی رہیگا نبی کریم احکام رساں ہے صادر کنندہ نہیں حق حکومت کی تمام اقسام وانواع بطور ذاتی صرف اور صرف اللہ کے لئے مخصوص ہے کیونکہ اللہ ہی کائنات کا خالق مدبر ورازق ہے اللہ ہی سے کائنات باقی زندہ ہے حکومت کرنے کی تمام صلاحیت واہلیت علم قدرت اللہ کی ذات تک محدود ہے اس کے ماسوا کسی اور بندے کو حتیٰ انبیاء کو بھی حکومت ذاتی حاصل نہیں ہے چنانچہ یہودیوں کا ایک رئیس حضرت عمر کے زمانہ میں ان کی سختی کی وجہ سے روم فرار ہو گیا حضرت علی کی طرف سے منسوب والی معاویہ کی طرف گیا لیکن اللہ کی سلطنت سے کوئی فرار نہیں کر سکتا ہے لہٰذا حکام دیار کفر والحاد طغیان گراں ظالم وجابر امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس، چین، ہندوستان نیز ان کے رعایا اللہ کی حاکمیت سے فرار نہیں کر سکتے ہیں اسی طرح مسلمان ملکوں میں موجود طاغی و باغی بھی اللہ کی گرفت سے فرار نہیں کر سکتے ہیں قرآن کریم میں حق حکومت صرف اللہ کے لئے مخصوص کیا ہے ﴿وَ مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْماً لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ﴾ المائدہ:۵۰ اللہ ہی بندوں پر حکومت کرتا ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبادِ﴾ کہ اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے الغافر:۴۸ حق حکومت مخصوص اللہ کے لئے ہے ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلَّهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَيْرُ الْفاصِلِينَ﴾ حکم صرف

اللہ کے اختیار میں ہے وہی حق کو بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے انعام:۵۷ ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ اس کی ذات کے ماسوائے ہر شے ہلاک ہونے والی ہے اور تم سب اسی کی بارگاہ کی طرف پلٹائے جاؤ گے قصص:۸۸ ﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِماً أَوْ كَفُوراً﴾ لہٰذا آپ حکم اللہ کی خاطر صبر کریں اور کسی گنہگار یا کافر کی بات میں نہ آ جائیں انسان:۲۴ شوریٰ:۱۰ ﴿وَ لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَداً﴾ اور نہ وہ کسی کو اپنے حکم میں شریک کرتا ہے کہف:۲۶

دخان:۴ ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾

احکام قرآنیہ کے امتیازات خصوصیات

قرآن عظیم میں جو احکام آئے ہیں حکمتوں سے بھرے ہوئے ہیں دنیا بشریت ایک ضلع یا گاؤں کیلئے ایک قانون جو تمام شہریوں کی مصلحت مفاد میں ہو نہیں بنا سکتے ہیں جس میں کسی بھی فرد کا حق ضائع تلف نہ ہو چہ جائیکہ آٹھ ارب انسانوں کیلئے مساوی برابر تمام کی مصلحت کا حامل ہو۔ناممکن ہے لہٰذا دنیا میں کہیں بھی کسی بھی ملک میں ولو قانون سازی میں اعلیٰ اسناد کے حامل ہی کیوں نہ ہوں نہیں بنا سکتے ہیں اس کی خصوصیات امتیازات میں سے ایک یہ ہے انسان کو تکلیف مالا یطاق اس کی طاقت سے باہر حکم دینا دور کی

بات ہے بلکہ اس کے طاقت کے اندر آسانی سے اس کو بجالانے کی گنجائش ہوجیسا کہ ﴿لا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفساً إِلاَّ وُسْعَها ﴾ بقرہ:۲۸۶ میں آیا ہے ﴿وَ إِنَّها لَکَبیرَةٌ﴾ نماز جو ہے بندے کے لئے بڑا بھاری تصور کرتے ہیں ﴿ إِلاَّ عَلَى الْخاشِعين ﴾ مگر یہ کہ اللہ سے خشوع رکھنے والوں کے لئے بھاری نہیں۔ یہ بھی بقرہ:۴۵ میں ہے جس چیز کو تم مشقت سمجھتے ہیں وہ مشقت نہیں تم بہانہ کرتے ہوان میں سعہ ہے ﴿وَ هُوَ کُرْهٌ لَکُمْ وَ عَسى أَنْ تَکْرَهُوا شَيْئاً وَ هُوَ خَيْرٌ لَکُمْ ﴾ کوئی چیز تم اپنے لئے کراہت تصور کرتے ہیں حالآنکہ اپنے لئے بہتر ہے بقرہ ۲۱۶ ﴿ فَإِنْ کَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسى أَنْ تَکْرَهُوا شَيْئاً وَ يَجْعَلَ اللّٰهُ فيهِ خَيْراً کَثيراً ﴾

۲۔ دوسری خصوصیت یعنی حرج ہے جیسا کہ عمدۃ الحفاظ میں آیا ہے حرج نہیں حرج معنی ضیق وتنگ دل نہیں چلتا ہے کھلتا نہیں ہے سینہ تنگ ہوتا ہے ﴿ فَلا يَکُنْ في صَدْرِکَ حَرَجٌ مِنْهُ ﴾ اعرف:۲ حرج یعنی بہت تنے والے شاخوں کا مجمع وہاں سے گزرنا مشکل ہوتا ہے احکام اسلام میں حرج نہیں ﴿ وَ مَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً کَأَنَّما يَصَّعَّدُ فِي السَّماءِ ﴾ انعام:۱۲۵

۳۔ تیسری خصوصیت عسر نہیں ﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً ﴾ الم نشرح:۵

۴۔نفی عسر ہے عسر کی تعریف صاحب مفردات نے نقیض یسر کہا ہے قرآن میں نفی عسر کے بارے میں ﴿وَ إِنْ تَعاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرى ﴾طلاق:۶ میں آیا ہے جو دنیا میں یسر استعمال کرتے ہیں آخرت میں ان کے لئے عسیر ہوگا ﴿وَ كانَ يَوْماً عَلَى الْكافِرِينَ عَسِيراً ﴾

۵۔حرج: حرج جیسا کہ مفردات میں آیا ہے حرج، وحرّاج کسی چیز کا جمع ہونے کو کہتے ہیں اس کے جمع ہونے سے اندر ضیق ہوتا ہے ﴿مِنْهُ ما يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ﴾ مائدہ:۶

۶۔اللہ نے آپ پر ایک کتاب نازل کی ہے اس سے آپ کو حرج نہیں آنا چاہئے ﴿كِتابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْه﴾ اعراف:۲

۷۔جنگ تبوک کے موقع پر نبی کریم نے جنگی اخراجات میں حصہ لینے کا کہا جن کے پاس مال و دولت تھی ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں تھا ان کو خوشی ہوتی ہے لیکن جن کے پاس مال نہیں ہے ایک طرف سے نبی طلب فرماتے ہیں دوسری طرف سے ثواب ہے تیسری طرف سے اپنے پاس کچھ نہیں ہے تو ان کے دل تنگ ہو جاتے تھے

۸۔دین میں حرج نہیں ﴿وَ ما جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ﴾حج:۷۸ ﴿لَيْسَ عَلَى الْأَعْمى حَرَجٌ وَ لا عَلَى الْأَعْرَجِ

حَرَجٌ وَ لا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَ لا عَلى أَنْفُسِكُمْ ﴾نور:۶۱ دین میں دفع حرج ہے

ق،ر،آ،ن قرآن بروزن رحمٰن

قرآن بر وزن رحمٰن مصدر بمعنی اسم آیا ہے قرآن کریم جامع تمام نیازات بشر ہونے کی وجہ سے اس کے لئے چار اسماء مبارک کے علاوہ بہت سی صفات سے یاد کیا ہے قرآن، کتاب، فرقان، ذکر۔

کلمہ قرآن لغت میں مصدر ہے مرادف قرائت ہے جیسا کہ اس آیت میں آیا ہے﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَ قُرْآنَهُ﴾ قیامت:۱۷﴿فَإِذا قَرَأْناهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴾:۱۸ کلمہ اپنی مصدریت سے نقل ہو کر اسم کلام نازل من اللہ بن گیا ہے اب وہ اسم ہے یعنی اللہ کی طرف سے حضرت محمد پر نازل کتاب کا نام بن گیا ہے اس کو اطلاق مصدر اپنی مفعول پر قرآن اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس میں سورے آیات جمع ہیں ابن منظور نے کہا اس میں سوروں کی جمع کے حوالے سے قرآن کہا ہے لفظ قرآن معرف بال ہے مہموز نہیں ہے مشتق ہے علم ہے کتاب نازل من السماء علیٰ نبی محمد ہے

﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ﴾ واقعہ:۷۷

قرآن کا دوسرا نام کتاب ہے

فرقان کہا ہے﴿ تبارک الذی نزّل الفُرقان ﴾فرقان:۲

﴿حم﴾ دخان:ا﴿ وَ الکِتابِ المُبینِ ﴾۲

ہم یہاں پہلے ان ناموں کے معانی بیان کریں گے ابن فارس ۳۹۵ھ مقائیس ۲ص ۴۳۴ پر لکھا ہے کتب کاف، تاء، باء تین حروف سے مرکب کلمے کی ایک ہی اصل ہے وھی جمع شی ءالی شی ء لاخراج معنی مفید یا موضوع ذی معنی متکامل عکس کتب تک آتا ہے جیسا کہ نساء:۱۱۹﴿ فَلَیُبَتِّکُنَّ آذانَ الْأَنعامِ ﴾ یہ کتاب دنیا بشریت کے لئے سعادت ساز موضوعات کا مجموعہ ہے۔ ہلاکت وشقاوت سے نجات کیلئے آئی ہے جیسا کہ﴿الر کِتابٌ أَنزَلْناهُ إِلَیکَ لِتُخرِجَ النّاسَ مِنَ الظُّلُماتِ إِلَی النُّور ﴾

ابراهیم:ا میں آیا ہے اسی طرح عمران:۱۳۸﴿هذا بَیانٌ لِلنّاسِ ﴾ میں آیا ہے بَیانٌ لِلنّاس یہ تمام ناس کے لئے بیان ہے۔

۲۔ برھان﴿ قَدْ جاءَکُمْ بُرهانٌ مِنْ رَبِّکُم ﴾نساء:۱۷۴

۳۔ بشری﴿ وَ بُشری لِلْمُؤمِنینَ ﴾ بقرہ:۹۷﴿وَ بُشری لِلْمُسْلِمینَ ﴾نحل:۸۹،﴿وَ بُشری لِلْمُسلِمینَ ﴾۱۰۲ اسراء

۴۔ بصائر﴿هذا بَصائِرُ مِنْ رَبِّکُم﴾ اعراف ۲۰۳﴿هذا بَصائِرُ لِلنّاسِ ﴾ جاثیہ:۲۰

۵۔البلاغ ﴿هذا بَلاغٌ لِلنَّاس﴾ ابراھیم:۵۲

۶۔التبیان ﴿وَ نَزَّلْنا عَلَيْكَ الْكِتابَ تِبْياناً لِكُلِّ شَيْءٍ﴾ نحل:۸۹

۷۔تذکرہ ﴿وَ أَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي﴾ طٰہٰ:۱۴ ﴿وَ إِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ﴾ حاقہ:۴۸ ﴿كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ﴾ مدثر:۵۴، ﴿فَمَنْ شاءَ ذَكَرَه﴾ ۵۵

۸۔تنزیل ﴿وَ إِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعالَمِينَ﴾ شعراء:۱۹۲ ﴿تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعالَمِينَ﴾ واقعہ:۸۰

۹۔حبل اللہ ﴿وَ اعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعاً﴾ عمران:۱۰۲

۱۰۔حدیث ﴿إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهذَا الْحَدِيثِ أَسَفا﴾ کھف:۶ ﴿فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ﴾ طور:۳۴

۱۱۔الحق ﴿وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقاً لِما مَعَهُمْ﴾ بقرہ:۹۱

۱۲۔حکم ﴿وَ كَذلِكَ أَنْزَلْناهُ حُكْماً عَرَبِيًّا﴾ رعد:۳۷

۱۳۔الذکر ﴿وَ الذِّكْرِ الْحَكِيمِ﴾ عمران:۵۸ اعراف:۶۹، ۹۹

اس کا ایک نام نور ہے ﴿وَ أَنْزَلْنا إِلَيْكُمْ نُوراً مُبِيناً﴾ نساء ۱۷۴

﴿يا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جاءَكُمْ بُرْهانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ أَنْزَلْنا إِلَيْكُمْ نُوراً مُبِيناً﴾ نساء:۱۷۴

اس کی ایک صفت ھدی ورحمۃ ہے﴿وَ هُـدىً وَ رَحْـمَةٌ لِـلْمُؤْمِنين ﴾ یونس:۵۷ایک صفت فرقان ہے﴿تبـارَکَ الَّـذی نَزَّلَ الْفُرْقانَ عَلی عَبْدِهِ ﴾فرقان:۱،اس کاایک نام شفاء ہے﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ ما هُوَ شِفاء ﴾اسراء:۸۲،اس کی ایک صفت ذکر ہے﴿وَ هـذا ذِكْرٌ مُبارَكٌ أَنْزَلْناهُ﴾انبیاء:۵۰

اس کی شاخص ترین صفات

ھدی﴿ذٰلِکَ الْكِتابُ لا رَيْبَ فيهِ هُدىً لِلْمُتَّقين ﴾بقرہ۲، ﴿وَ هُـدىً وَ بُشْـرى لِـلْمُؤْمِنينَ ﴾۹۷،﴿قُـلْ إِنَّ هُـدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدى﴾۱۲۰،﴿ما أَنْزَلْنا مِنَ الْبَيِّناتِ وَ الْهُدى﴾۱۵۹،﴿ أُنْزِلَ فيهِ الْـقُـرْآنُ هُـدىً لِـلـنَّاسِ وَ بَيِّناتٍ مِنَ الْهُدى ﴾۱۸۵﴿هـذا بَيانٌ لِـلـنَّـاسِ وَ هُـدىً ﴾ یہ عام انسانوں کے لئے ایک بیان حقائق ہے اور صاحبانِ تقویٰ کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔

عمران:۱۳۷﴿فَريقاً هَدى وَ فَريقاً حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلالَةُ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّياطينَ أَوْلِياء﴾اس نے ایک گروہ کو ہدایت دی ہے اور ایک پر گمراہی مسلط ہوگئی ہے کہ انہوں نے شیاطین کو اپنا ولی بنالیا ہے۔

اعراف:۳۰،﴿بِـكِتـابٍ فَصَّلْناهُ عَلى عِلْمٍ هُدىً وَ رَحْمَةً ﴾ ہم ان کے پاس ایسی کتاب لے آئے ہیں جسے علم واطلاع کے ساتھ مفصل

بیان کیا ہے اور وہ صاحبانِ ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ۵۲، ﴿وَ فِی نُسۡخَتِہا ھُدیً وَ رَحۡمَۃ﴾ اور اس کے نسخہ میں ہدایت اور رحمت کی باتیں تھیں ۱۵۴، ﴿وَ إِنۡ تَدۡعُوھُمۡ إِلَی الۡھُدی﴾ اور اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف دعوت دیں ۱۹۳، ﴿وَ إِنۡ تَدۡعُوھُمۡ إِلَی الۡھُدی﴾ اگر تم ان کو ہدایت کی دعوت دو گے ۱۹۸، ﴿ھذا بَصائِرُ مِنۡ رَبِّکُمۡ وَ ھُدیً وَ رَحۡمَۃٌ﴾ یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے دلائل ہدایت اور صاحبان ایمان کے لئے رحمت کی حیثیت رکھتا ہے ۲۰۳ ﴿ھُوَ الَّذی أَرۡسَلَ رَسُولَہُ بِالۡھُدی﴾ وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا توبہ: ۳۳ ﴿وَ شِفاءٌ لِما فِی الصُّدُورِ وَ ھُدیً وَ رَحۡمَۃٌ لِلۡمُؤۡمِنینَ﴾ اور دلوں کی شفا کا سامان اور ہدایت اور صاحبانِ ایمان کے لئے رحمت قرآن آچکا ہے۔

یونس: ۵۷ ﴿وَ تَفۡصِیلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَ ھُدیً وَ رَحۡمَۃً لِقَوۡمٍ یُؤۡمِنُونَ﴾ اور اس میں ہر شے کی تفصیل ہے اور یہ صاحبِ ایمان قوم کے لئے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔

یوسف: ۱۱۱ فتح ﴿فیہِ وَ ھُدیً﴾ رعد: ۳۱ ﴿وَ ھُدیً وَ رَحۡمَۃً﴾ ہدایت اور رحمت ہے نحل ۸۹ ﴿وَ جَعَلۡناہُ ھُدیً لِبَنی إِسۡرائیل﴾ اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنا دیا اسراء: ۲، ﴿إِذۡ جاءَ ھُمُ

الْهُدٰى﴾ اور ہدایت کے آ جانے کے بعد اسراء: ۹۴

تعریف حقیقی اور واقعی اپنی جگہ چند نوعیت کی ہے پہلے مرحلے میں حدود وابعاد قرآن ہے دوسری تعریف شاہد نبوت حضرت محمد جسے تعریف سادہ عوامی کہہ سکتے ہیں۔

نزول قرآن ۲۳ سال میں مکمل ہوا ابتدائی نزول سورہ علق سے ہوا لیلہ قدر رمضان کے مہینے سنہ ۶۱۰ میلادی میں ہوا نبی کریم کے عروج لقاء اللہ ہجرت کے گیارہویں سال میں اختتام کو پہنچا اس کے مجموع ایک سو چودہ سورے ہیں اس میں ۸۶ سورے مکہ مکرمہ میں نازل ہوا ۲۸ سورے مدینہ منورہ میں ہوئے کل حروف تین لاکھ تیس ہزار سات سو تینتیس ۳۳۰۷۳۳ ہے کلمات القرآن ستتر ہزار آٹھ سو پینتالیس ۷۷۸۴۵ تھے آیات قرآن چھے ہزار دو سو چھتیس ۶۲۳۶ ہیں ان میں چار ہزار چھے سو تیرہ مکے میں نازل ہوئے ہیں ایک ہزار چھے سو تینتیس یا چونتیس مدینہ میں نازل ہوئے سورہ قرآن ایک سو چودہ ہیں ان میں ۸۶ مکہ میں ۲۸ مدینہ میں نازل ہوئی ہیں جدول سورہ ترتیب تسلسل تاریخی میں تاریخی نزول سورہ تسلسل طوالت سورہ کی صورت میں کیا جو کہ مصحف میں موجود ہیں سورہ بقرہ جو کہ ابتدائی دوسری سورہ ہے سورہ الناس آخرین سورہ ہے ایک لوح ترتیب سور حسب تسلسل تاریخی تنزیل ہے ایک حسب ترتیب تسلسل مصحفی ہے قرآن کریم میں اقوام

گزشتہ کے قصے ہیں اللہ کی طرف سے مبعوث انبیاء وصدیقین کے قصے ہیں جن کا ذکر تورات انجیل میں نہیں آیا ہے نقل از کتاب حدث القرآن العظیم ہے قرآن کا نام کلام ہے

مبدعات باطنیہ

دین اسلام کو کنارے پر لگانے بندگان اللہ کو اس دین پر عمل کرنا دشوار نا قابل برداشت بنانے اللہ کی طرف سے واجب کردہ اعمال سے چھٹکارا دینے ضد اسلام بدعتوں کی بھرمار کرنے والے باطنیہ ہیں۔

اسلام عزیز کو جو روزگار کا سامنا پیش کیا ہے وہ سب باطنیہ کی اسلام دشمنی پر مبنی ہے دینی اجتماعی سیاسی ثقافتی عملیات بے اسناد سب ان کی اسلام دشمنی ہے خواتین کو ارث سے محروم رکھنا متعہ کے نام زنا رواج دینا حقوق و صداق سے محروم رکھنا ازدواجی مراسم کا ظالمانہ و ناجائز رواج دینا ایمان کی جگہ محبت امیر المومنین کے نام سے فضائل متناقض متضاد متصادم مسلمات قرآنی جعل کرنا انکی اختراعات اختلاقات میں سے ہیں۔

۲۔علی کے فضائل کے نام سے نامعقولات کا موسوعات بنایا حیات علی پر لکھی گئی کتابیں تضادات کا مجموعہ افسانہ مانند ہے۔

۳۔قرآن کریم میں خاندانی افتخار و برتری کو ملغی کرنے کے بعد کس منطق کے تحت سادات علماء کو دیگران پر برتری کس منطق و دلیل شرعی سے

استناد کیا ہے علی اسوۃ رسول اللہ تھے حبِ اقتدار چاپلوسی تملق گویاں کیلئے علی دروازہ بند تھے نبی کریم نے علی شعر گوئی کی اجازت وزیر اطلاعات واسلامی کو شاعر ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی اس کے لئے علی کے دل میں جگہ نہیں بنا سکے ان لوگوں نے علی کو ہوس اقتدار میں مظلوم پیش کیا۔

۴۔علی کے شیعہ جہاں کہیں بھی ہوان کی ہمدردیاں وحمایتیں اھل الحاد والوں سے رہی ہیں۔

۵۔علی کی فکر مصالح اسلام کے گرد گھومتی تھی ان کے نام نہاد شیعہ کو اسلام سے چڑ ہونے کی وجہ سے علی سے انتقام لینے کو مصنوعی مظلوم بنایا ہے دشمن خلفاء نہیں ہیں یہ بات پہلے سے زیادہ عجیب لگتی ہے کیونکہ دشمن کا اعلیٰ مظاہر سب وشتم ہوتا ہے ان کے سب خلفاء کے لئے ایک لعن نامہ مجہول مجعول ان کے ہر گھر میں آویزاں ہوتا ہے میں اس کا انکار تو نہیں کرسکتا ہوں لیکن میرا کہنا یہ ہے ان سے دشمنی لعن وسب کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے یہ ذوات سابقین اسلام سابقین ہجرت وجہاد بذل مال جنگوں میں معیت رسول اللہ رہے جب امیر المومنین بنے تو تصرفات بیت المال میں اسراف و تبذیر نہیں کی اپنے خاندان کو نہیں اٹھایا اپنی اولادوں کی وراثت میں نہیں دیا شاید ان کا خلفاء کو سب وشتم خود خلفاء سے نہ ہو بلکہ مقولہ ایّاک عنی واسمعی یا جارہ ہو خلفاء کو وسیلہ بنایا مقصود کوئی اور ہوگا جس کا نام بغیر احترام وتعظیم لینا

جرم عظیم ہو۔

باطنیہ نے اعیاد و ماتم جاہلیت کو دوبارہ زندہ کیا جسے معز الدولہ نے لاگو کیا تھا دین مقدس اسلام اعیاد و ماتم نہیں وہ اپنے لئے کوئی موقع تلاش کرتے ہیں کہ خوشی منائیں یا اپنے مقاصد متاع سامان پیداوار کو فروغ دینے کے لئے بہانہ بناتے ہیں اس کو جاھلیت عرب میں عکاظ کہتے تھے مختلف نام سے عید منانا وراثت صلبیین و مشرکین ہے اس کی قرآن سیرت و محمد میں کوئی سند نہیں ہے۔

ان میں سے ایک محمد جواد مغنیہ ۱۴۰۰ھ کثیر التألیف قاضی محکمہ شریعہ لبنان اپنی وسعت علمی تحقیقی پر مظاہرۃ کرتے ہیں حضرت علی کے بارے میں غلو کے داعی ہیں بلا دلیل و منطق عقلی شرعی فضائل نقل کرتے رہتے ہیں آپ کی تألیفات میں سے ایک علی والقرآن ہے علی قرآن کے ساتھ قرآن علی کے ساتھ علی حق کے ساتھ حق علی کے ساتھ ص ۴۴ پر ایک عنوان مغیبات ہے قرآن کریم میں زیادہ تکرار ہونے والی آیات میں سے ایک نفی علم غیب از غیر ذات اللہ سبحانہ ہے بعض آیات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے نبی کریم کو کہا ہے کہ کہہ دیں میں علم غیب نہیں جانتا ہوں لقمان: ۳۴ جن: ۲۶ جتنی بھی غیوبات کی احادیث ہیں وہ باطنیہ کی اختراع ہیں کہ اسلام کے اصول مبانی کو تہہ و بالا کریں اس کے باوجود انھوں نے نبی کریم سے منسوب بہت سی غیبی چیزیں

نقل کیں ہیں اس کے بعد حضرت علی سے بھی غیبی خبریں نقل کیں ہیں ان تمام خصوصیات امتیازات کی غرض وغایت اسلام کے اساس مبانی کو مطعون مشکوک معیوب مکروہ ثابت کرنا ہے۔

قرآن کریم کے اسماء معروف مشہور متداول چار اور کثیر صفات بیان کیں ہیں قرآن کریم کے چار اسماء میں سے دو اسم زیادہ واضح روشن لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں چونکہ اس کی جمع حفظ اور تدوین دونوں سے ہوئی ہے معروف ترین اسماء قرآن اور کتاب ہے اس کے بعد فرقان اور ذکر۔

تعریف قرآن جس پے سب کا اتفاق ہے وہ ہے کلام اللہ جو اللہ نے حضرت محمد پر نازل کیا ہے قرآن کریم ابھی بھی من عند اللہ ہونے کا متحدی ہے مقابلہ بمثل دعوت جاری ہے جس کی تلاوت تعبد ہے

آخری تعریف قرآن قرآن میں

حضرت محمد ص کی رسالت عالمی کی دلیل ہے تمام الناس کے لئے ہے جب سب کیلئے ہے تو آپ کی رسالت خاتم بھی ہوگی۔

۲۔آپ کی رسالت عالمی اور تمام انسانوں کے لئے ہونے کی ایک دلیل ﴿وَ ما أَرسَلْناکَ إِلاَّ کَافَّةً لِلنَّاسِ بَشیراً وَ نَذیراً ﴾سباء:۲۸ ہے پیغمبر کی نبوت عالمی ہونے کی دلیل ﴿وَ ما أَرْسَلْناکَ إِلاَّ رَحْمَةً لِلْعالَمینَ ﴾انبیاء:۱۰۷ ہے پیغمبر کی نبوت عالمی ہونے کی دلیل ﴿وَ

أَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولاً وَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً ﴾نساء:۷۹ ہے جہاں فرمایا ہے آپکی نبوت تمام لوگوں کے لیے ہے جب محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جس کسی نے محمدؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس کسی نے آپ سے منہ موڑا آپ ان پر نگران نہیں ہیں کلمہ رسول اللہ ایک دفعہ حرف من سے تعدی رسول من اللہ سے ایک دفعہ حرف لام سے تعدی ہے یعنی رسول للناس قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ ثابت ہے کہ پیغمبر کی مسئولیت ابلاغ رسالت تک ہے پیغمبر لوگوں کو راہ راست پر لانے تسلیم اللہ ہونے کی مسئولیت نہیں رکھتے تھے جیسا کہ ﴿فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً﴾ ان آیات میں سے ایک ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ﴾ بقرہ:۲۷۲ ہے ﴿فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ﴾ غاشیہ :۲۱، ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾۲۲ ﴿وَ مَا أَنتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ﴾ ق:۴۵ ﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾ شعراء:۳ یہ آیات اس آیت کی تفسیر ہے جس میں آیا ہے ﴿إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَ إِمَّا كَفُوراً﴾ تکالیف الٰہی میں کسی قسم کا جبر تشدد نہیں ایمان لانے میں یہ جو آیات قرآن میں آئی ہیں ایمان لائے یا نہ لائے پیغمبر جبار نہیں وکیل نہیں حافظ نہیں یہ سب ایمان لانے کے لئے ہیں لیکن پیغمبرؐ کی دعوت کو قبول کر کے ایمان لانے کے بعد پیغمبر کی نبوت رسالت خاتم ہے اس کی ایک سند قرآن

کریم ہے قرآن کریم اللہ کی وہ کتاب ہے جو عالمین کے لئے آئی ہے
﴿يُنَزِّلُ الْمَلائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ﴾ زمر آیت:۱ ﴿تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ﴾ یٰسین آیت:۵ ﴿حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتاباً نَقْرَؤُهُ﴾ اسراء :۹۳ ﴿تَنْزِيلُ الْكِتابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾ غافر آیت:۲ ﴿تَنْزِيلُ الْكِتابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ جاثیہ آیت:۲ ﴿تَنْزِيلُ الْكِتابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ احقاف:۲ ﴿تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ﴾ فصّلت :۲ ﴿تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعالَمِينَ﴾ حاقہ :۴۳۔اس کی اصل اور محتوی معمہ و مدغم غریب ہونے کا شائبہ تک نہیں۔

قرآن اور محمد

لازم وملزوم انفکاک وناپذیر ہیں ایک کا ذکر کرکے دوسرے کا نہ کرے تو ادھوری تعریف ناقص تصور ہو گی قارئین کرام قرآن کریم کا دوسرا معروف مشہور اسم کتاب ہے دنیا میں کوئی کتاب نہیں جس کا انتساب کسی فرد یا گروہ سے نہ ہوا گر ایسا ہو تو یہ کتاب مجہول قرار پائے گی ان میں ایک گمنام مخطوطات ہیں اشخاص ناشرین کتابخانوں میں مخطوط ہیں نام نام چھوڑتے ہیں حدیث قدسی غیر مقدس ایسی ہے غرض بے نام کتاب اعتبار سے ساقط ہو گی ذکر قرآن کے بعد یہ سوال اٹھتا ہے یہ کتاب کس کی لکھی ہوئی کتاب ہے جن کے دلوں میں بغض وحسد کینہ خراش ہے وہ اپنی طرف سے کوشش کرتے

ہیں یہ کتاب اللہ کی طرف سے نہیں ہے جب اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور محمد نے بھی دعوی نہیں کیا ہے کہ یہ کتاب میں نے لکھی ہے یا غیر محمد نے بھی دعوی نہیں کیا ہے تو ضرور منسوب الیہ محمد چاہتا ہے منسوب یقیناً اللہ ہے لیکن محمد سے منسوب اس طرح سے ہے یہ کتاب نشانی نبوت محمد بھی ہے۔

تعریف کے لئے آپ کے دو نام آئے ہیں ایک نام آپ کے جد امجد عبدالمطلب نے رکھا تھا وہ محمد ہے آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے قرآن کریم میں آپ کا اسم گرامی ان آیات میں آیا ہے عمران: ۱۴۴، احزاب: ۴۰، فتح: ۲۹، محمد: ۲ لیکن حضرت محمد کے لئے اللہ نے رسول کہہ کے خطاب کیا ہے پیغمبر کا لقب رسول رکھا ہے رفعت بلندی مقام محمد عظمت محمد اس لقب سے واضح ہے کہ رسول من اللہ ہے اللہ کی طرف سے پیغام رساں ہیں دوسرا لقب نبی ہے قرآن کریم میں پیغمبر کو رسول کہہ کے خطاب کیا ہے ﴿وَ قالَ الرَّسُول﴾ فرقان: ۳۰

قرآن کریم میں آپ کا اسم گرامی ان آیات میں محمد آیا ہے ﴿وَ ما مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾ عمران: ۱۴۴ ﴿ما كانَ مُحَمَّدٌ أَبا أَحَدٍ مِنْ رِجالِكُم﴾ احزاب: ۴۰ ﴿بِما نُزِّلَ عَلى مُحَمَّدٍ﴾ محمد: ۲ ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ﴾ فتح: ۲۹

۲۔ احمد ﴿اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ صف: ۶

۳۔طٰہٰ ﴿طه﴾ ﴿ما أَنْزَلْنا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقى﴾ طہ:۱،۲

۴۔یٰسین ﴿یس ﴾یٰسین:۱، ﴿وَ الْقُرْآنِ الْحَكيمِ ﴾۲

مبعوث عامۃ الناس کے لئے ﴿وَ أَرْسَلْناكَ لِلنَّاسِ رَسُولاً وَ كَفى بِاللَّهِ شَهيداً ﴾نساء:۷۹ ﴿قُلْ يا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَميعاً الَّذي لَهُ مُلْكُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ لا إِلهَ إِلَّا هُوَ يُحْيي وَ يُميتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ﴾ اعراف:۱۵۸

۵۔نبوت عالمی ﴿يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْناكَ شاهِداً وَ مُبَشِّراً وَ نَذيراً ﴾احزاب:۴۵ ﴿وَ ما أَرْسَلْناكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشيراً وَ نَذيرا ﴾سبأ :۲۸

۶۔بشر ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذي أَنْزَلَ عَلى عَبْدِهِ الْكِتاب ﴾ کھف:۷۔خاتم انبیاء ہیں ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذي أَنْزَلَ عَلى عَبْدِهِ الْكِتاب﴾ احزاب:۴۰

۷۔نبی امی ﴿الَّذينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ ﴾اعراف :۱۵۷، ﴿ وَ رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّی ﴾۱۵۸ ﴿هُوَ الَّذي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِنْهُمْ﴾ جمعہ:۲

رحمت ہے مؤمنین کے لئے ﴿وَ رَحْمَةٌ لِلَّذينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ﴾ توبہ:۶۱

۹۔سراج المنیر ﴿یا أَیُّهَا النَّبِیُّ إِنَّا أَرْسَلْناکَ شاهِداً وَ مُبَشِّراً وَ نَذیراً ﴾احزاب:۴۵﴿وَ داعِیاً إِلَی اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَ سِراجاً مُنیراً﴾،۴۶،عنکبوت:۴۸

۱۰۔حامل خلق عظیم ہے﴿وَ إِنَّکَ لَعَلی خُلُقٍ عَظیمٍ ﴾قلم:۴

﴿إِنَّ رَبَّکَ هُوَ الْخَلاَّقُ الْعَلیمُ ﴾حجر:۸۶﴿وَ ما أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِکَ إِلاَّ رِجالاً نُوحی إِلَیْهِمْ﴾نحل:۴۳

ان آیات کریمہ کے علاوہ قرآن کریم میں تین سورے مکمل آپ سے مخصوص سورہ مبارکہ الضحیٰ،الم نشرح،سورہ کوثر۔ان میں اللہ نے مقام کو اٹھایا

احکام بے ادبی ساحت خاتم النبیین

﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا لا تَرْفَعُوا أَصْواتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمالُکُمْ ﴾ایمان والوخبردار اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند نہ کرنا اوران سے اس طرح بلند آواز میں بات بھی نہ کرنا جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہوجائیں حجرات:۲،﴿إِنَّ الَّذینَ یُنادُونَکَ مِنْ وَراءِ الْحُجُراتِ أَکْثَرُهُمْ لا یَعْقِلُونَ ﴾بیشک جولوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان کی اکثریت کچھ نہیں سمجھتی ہے:۴

نبی کریم سے تقدم نہ کریں

﴿یا أَیُّھا الَّذِینَ آمَنُوا لا تُقَدِّمُوا بَیْنَ یَدَیِ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ﴾
ایمان والوخبر دار خدااور رسول کے سامنے اپنی بات کوآ گے نہ بڑھاؤ حجرات:ا
،﴿یا أَیُّھا الَّذِینَ آمَنُوا لا تَرْفَعُوا أَصْواتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لا تَجْھَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَھْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمالُكُمْ﴾ ایمان والوخبر دار اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند نہ کرنا اوران سے اس طرح بلند آواز میں بات بھی نہ کرنا جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں۔

تعریف اسماء و صفات قرآن بیان کرنے کے بعد یہاں ایک ضمنی احتمالی سوال اٹھتا ہے یہ کتاب کس کی تصنیف ہے کسی بھی کتاب کی قدرو قیمت صاحب تألیف کے نام سے بنتی ہے کتاب بے مصنف چیک بلا رصد خالی اکاؤنٹ کی مانند ہے ہے اکاؤنٹ میں رقم نہیں دنیا کے کتب خانوں میں کتب مجہول مصنف بہت پائی جاتی ہیں چنانچہ کتاب حدیث قدسی غیر مقدس اسی طرح کی ہے صحیفہ سجادیہ بھی اسی طرح ہے لہذا یہ سوال اپنی جگہ منطقی عقلی ہے یہ کتاب کس کی تصنیف ہے پندرھویں صدی گزر رہی ہے کسی نے دعوی نہیں کیا ہے یہ کتاب میں نے لکھی ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے یہ کتاب میری ہے محمد نے فرمایا ہے یہ

کتاب میں نے لائی ہے آپ نے کس سے لی ہے اس کا جواب خود اس قرآن میں موجود ہے ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيم ﴾ کہ یہ ایک محترم فرشتے کا بیان ہے حاقہ:۴۰ ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيم ﴾ بے شک یہ ایک معزز فرشتے کا بیان ہے تکویر:۱۹ ﴿ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِين ﴾ وہ صاحبِ قوت ہے اور صاحبِ عرش کی بارگاہ کا مکین ہے۔۲۰ ﴿مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ﴾ وہ وہاں قابل اطاعت اور پھر امانت دار ہے:۲۱ ﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ اے رسول کہہ دیجئے کہ جو شخص بھی جبریل کا دشمن ہے اسے معلوم ہونا چاہئے کہ جبریل نے آپ کے دل پر قرآن حکم خدا سے اتارا ہے بقرہ۹۷ ﴿وَ إِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيم ﴾ اور آپ کو یہ قرآن خدائے علیم و حکیم کی طرف سے عطا کیا جا رہا ہے۔

نمل:۶ ﴿نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ ﴾ تو آپ کہہ دیجئے کہ اس قرآن کو روح القدس جبرئیل نے تمہارے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے نحل:۱۰۲ ﴿وَ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ ﴾ اور یہ زبان عربی واضح و فصیح ہے:۱۰۳ ﴿ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَى إِلَيَّ مِنْ رَبِّي ﴾ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف وحی پروردگار کا اتباع کرتا ہوں اعراف:۲۰۳ ﴿إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ ﴾ میں تو صرف اس امر کا

اتباع کرتا ہوں جس کی میری طرف وحی کی جاتی ہے یونس:۱۵
﴿سَنُقْرِئُكَ فَلا تَنسى﴾ ہم عنقریب اس طرح پڑھائیں گے کہ بھول
نہ سکو گے اعلیٰ:۶ ﴿لا تُحَرِّكْ بِهِ لِسانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ دیکھئے آپ
قرآن کی تلاوت میں عجلت کے ساتھ زبان کو حرکت نہ دیں قیامت:۱۶
﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنا بَيانَهُ﴾ پھر اس کے بعد اس کی وضاحت کرنا بھی ہماری
ہی ذمہ داری ہے:۱۹

کہف:۱ ﴿أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ یا کچھ زیادہ کردو اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر باقاعدہ پڑھو مزمل:۴ جس طرح باطنیہ و بناتھا نے احادیث موضوعہ مزورہ مجعولہ دیار منافقین میں قرآن کے اوپر چڑھایا مدعیان تبحر علمی رکھنے والے کمال بے شرمی سے ان فتاوٰی ابلیسی کو قرآن کے بارے میں جاری کیا ہے علی پرستوں نے علی کے نام گرامی مثل قمیص عثمان محمد کی اھانت جسارت کی ہے۔

قرآن کریم کو انسانی انفرادی اجتماعی سیاسی اخلاقی اقتصادی میادین سے بدر کرنے کے لئے احادیث جعل کئے ہیں۔

احکام قرآنیہ میں سے ایک دین مبین اسلام سے روکنے والوں کے بارے میں ہے اسلام روکنے کا نام ادیان سماوی روکنے کا ہے شریعت انبیاء روکنے کا نام ہے بالخصوص شریعت خاتم انبیاء روکنے والے ہیں قرآن کو نظام

حیات سے روکنے کا نام ہے کعبۃ اللہ الحرام سے روکنے کا نام ہے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے کا نام ہے دین روکنے والوں کے لئے قرآن کریم میں دو کلمہ استعمال ہوئے ہیں ایک کلمہ یصدون عن اللہ، اللہ کی طرف جانے کا راستہ روکتے ہیں دوسرا کلمہ محارب آیا ہے جنگ باللہ جیسا کہ آیۃ ربا میں آیا ہے اگر ربا کھانے پر مصر رہا تو ﴿فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ﴾ اللہ سے جنگ کرنے کا مترادف ہے ان گروہوں کا سلسلہ نسب باطنیہ کو جاتا ہے باطنیہ کی انتظامیہ کا نام ہے اخوان صفاء ہے یہ تیسری صدی کے آخر میں یا چوتھی کی آغاز میں وجود میں آئی انھوں نے کہا دین کو میل کچیل لگ گیا ہے اس کو علم و فلسفے سے دھوئیں گے لیکن دین روکنے کا آغاز کب سے ہوا اس کا ایک تاریخی پس منظر ہے۔

۱۔ قرآن کریم آئین سعادت دارین ہونے کے علاوہ نشان نبوت خاتم النبیین ہے یہاں ایک جنجال مغالطہ خود سائل خود مجیب بن گیا ہے آیا حضرت محمد قرآن کے علاوہ اور بھی معجزات رکھتے تھے یا نہیں۔ جس طرح حضرت موسی کو عصا اور ید بیضا دی تھی حضرت عیسی کو چار نشان دیا تھا مادرزاد نابینا کو آنکھ دینا مردہ کو زندہ کرنا مرض جذام کو شفا دینا یہاں دو طرف سے جواب آیا ہے ایک دوسرے کو نفی کرتے ہیں اللہ سبحانہ عنکبوت آیت: ۵۰۔۵۱ اور اسراء آیت: ۸۹ تا ۹۶ میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآن کے علاوہ معجزہ آیت

دینے سے انکار ونفی کیا ہے دوسرا باطنیہ کے ریزہ خوار ہاشم بحرانی باقر مجلسی وزیر اطلاعات صفوی، جواد مغنیہ، جعفر سبحانی کا کہنا ہے حضرت محمد کو لاتعداد معجزات دیئے ہیں تعجب و حیرت کی بات ہے عالم تشیع صاحب ریاست زحمات حوزہ علمیہ نجفآ غائے خوئی نے بھی آیت عنکبوت واسراء کے باوجود غیر قرآن کا حامل ہونے کا عندیہ دیا۔ باطنیہ نے کوئی موقع محل نہیں چھوڑا ہے جہاں قرآن کریم کو ناقص مجمل مبہم نہ بنایا ہوتا کہ قرآن سے صرف نظر کرے لیکن رغم انف باطنیہ قرآن کریم نے ایسے احکامات تفصیل سے بتائے ہیں تمھارا خریدا غلام ہو یا وہ بچے ہو جو حد بلوغ کو نہیں پہنچا ہے لیکن عیب ونقص اچھے برے کی تمیز کرتا ہے ان کو نماز کے بعد ظہر عصر کے بعد عشاء کی نماز کے بعد آزادانہ تمھارے خوابگاہ میں آنے کے لئے دروازہ کھٹکھٹا کر اجازت لے کے داخل ہوجائیں اتنے باریک معمولی مسائل تک قرآن نے بتائے ہیں جیسا کہ سورہ مبارکہ نور:۵۸ میں آیا ہے﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ حِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَ مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ﴾

دین مقدس اسلام کے مایہ ناز سرمایہ قرآن کریم جو کہ زبان عربی میں نازل ہوا۔اس کے مصطلحات خاصہ اپنی مراد اور مصداق میں مطابقت تام و کامل رکھتا ہے جو کلمات ایمانیات کے لئے جو کلمات عملیات کیلئے استعمال کئے ہیں وہ آسان ہیں جیسا کہ ماوراء محسوسات اذعان رکھنے کو ایمان کہا ہے لیکن مبدع ومبتکر شرکیات نے مصطلحات قرآن کریم کی جگہ غیر مربوط غیر معروف ناقص غیر موزوں کلمات اصطلاحات اختراق کیں اور مصطلحات جاگزین کیں ہیں جن کی طرف اشارہ کرنا یا تبیین وتوضیح کرنا اولین فرائض و واجبات مسلمان حقیقی ہے باطنیہ نے قرآن کریم کی اصطلاح کے مقابل میں بئس البدل جاگزین کی ہے خلاف از خود اصطلاحات اختراق اختلاق کر کے دین کو قرآن کے خلاف چلایا ہے درسگاہای مذھبی میں دین کے نام سے اپنی مبدعات کو رواج دیا ہے۔

یکے از مصطلحات قرآنی جو انبیاء کی نبوت پر شاھد ونشان ہے قرآن کریم میں اس کے لئے آیت آئی ہے انھوں نے آیت کی جگہ کلمہ مخدوش مشکوک رکھا ہے معجزہ کی توضیح فعل خارق العادت کہا ہے تاکہ جعلیات منسوب بآئمہا ئمہ اولیاء بھی سطحیات شامل کریں اس آیت کی جگہ معجزہ رکھا معجزہ یعنی خلاف عادت یعنی کمپیوٹر ٹیلفون موبائل راکٹ جو کہ پچاس ہزار سال پہلے اختراع ہوئے تھے دنیا کے وہم وخیال میں نہیں تھے اگر وہ دس

بیس سال کے بعد پسماندہ علاقے میں دعوا کرے ہم تم کو لندن یا واشنگٹن سے بات کرائیں گے تو وہ معجزہ ہونگے اس کے علاوہ یہ کلمہ مرادف کلمہ حضرت ابراہیم کو عاجز بنا کر مقابلہ نہ کرسکنا ہے

ستون ہائے احکام قرآنیہ

دین مقدس اسلام کے آئین سعادت بخش جامعہ بشریت مادام دھر ہے من لدن آدم صفی اللہ الی انقضاء فنا زوال سقوط دنیا اللہ کا دین ہے دین اسلام کے آخری مرحلہ تا قیام ساعۃ یہ دین جو آخری و عالمی ہے علاقائی اقلیتی نہیں ہے اس وقت دنیا میں کہیں بھی سوائے دین اسلام کے کوئی آئین نہیں ہوگا جو تمام روئے زمین پر رہنے والوں کی سعادت کا ضامن ہو قرآن میں انسانوں سے اس طرح خطاب کیا ﴿یا أَیُّھَا النَّاس﴾ قرآن کریم میں انسانوں پر لاگو احکامات میں بعض احکامات بعض کیلئے تکلیف دہ زیان اور نقصان دہ ہیں زکات اموال روزہ حج بیت اللہ دشمنان دین سے دوبدو جنگ لڑنا جان جانے کا خطرہ ہے لہذا یہ احکام آسان آسودگی میں انجام دینے مشکلات وعوارض درپیش ہیں منزل عدم استقبال کا سامنا ہے لہذا یہ احکام محکم عمودوں ستونوں پر استوار ہونا ضروری اور ناگزیر ہیں قرآن کریم میں ان عمودوں ستونوں کو ایمانیات کہا ہے ایمانیات وہاں استعمال کرتے ہیں جہاں دلائل و براہین قاطعہ و ساطعہ غیر متزلزل غیر شکوک وشبہات تسلیم

ناگزیر ہیں تمام احکام صادر خالق و مدبر رؤف ومہربان کی طرف سے بندہ
عاجز کی طرف ہیں ان احکامات پرعمل پیرا ہونے والوں کیلئے اوران سے منہ
موڑنے والوں کیلئے سزا ہے ان پر ایمان تصدیق تسلیم کرنا ضروری اور ناگزیر
ہے ان کو عمود ھائے احکام قرآنیہ کہا ہے

ایمانیات

ا۔احکامات قرآنیہ عمود ھائے ایمانیات پر قائم ہوتے ہیں یہ خاصیت
اولی احکام قرآنیہ ہے جو کہ دنیا بھر کے قوانین وضع کرنے والوں کو حاصل
نہیں ہے ان کے پاس کوئی بنیاد اساس قائم نہیں ہے جاہل از مصالح عباد
انپڑھ عوام الناس مفاد پرست خود پرست اغیار پرست نمائندوں کی منظور
کردہ قراردادوں پر استوار ہے لہٰذا جہاں کسی کی جان و مال کا ضیاع وزیان
ہوا طمینان قلبی سے استقبال نہیں ہوگا ان کے قانون ساز ادارے اپنے عوام
کیلئے بدبختی کے علاوہ کچھ نہیں دیتے ہیں جبکہ آئین قرآن دنیا میں سعادت
آخرت میں اللہ کے فضل وکرم عنایتوں کا استحقاق قرار پاتے ہیں جب تک
جن عمودوں پر ایمان نہیں لاتے احکامات پر عمل کرنا نہ کرنا فرق نہیں ہوگا

ایمانیات جمع ایمان ہے ایمان مصدر آمن یؤمن ایمانا معنی آمن پناہندہ ہونا
قرآن کریم کے کلمات مفردات کے توضیح وتشریح والوں نے کلمہ ایمان کے
لئے چندین مصادیق لکھے ہیں صاحب مفردات راغب اصفہانی نے کلمہ

ایمان مصدر آمن کہا ہے آمن کا معنی طمانیۃ نفس و زوال خوف کہا ہے آمن ایمان امانۃ وایمان ﴿ لا تَخُونُوا اللَّهَ وَ الرَّسُولَ وَ تَخُونُوا أَماناتِكُمْ ﴾انفال:۲۷﴿إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمانَةَ﴾احزاب:۷۲

ایمانیات میں سرفہرست اللہ سبحانہ پر ایمان لانا ہے وجود انسانی ایک حوالے سے دو میں تقسیم ہوتا ہے جوانحی جوارحی قرآن کریم میں دونوں کے لئے الگ احکامات آئے ہیں دل پر لاگو احکامات کو ایمان کہا ہے کیونکہ وہ غیر مرئی حقائق ہے جو حواس ظاہری میں نہیں آتے ہیں اس کے دلائل و براہین ساطعہ قاطعہ صارختہ نا قابل رد تسلیم واذعان چاہیئے اس کو ایمانیات کہتے ہیں جن پر ایمان لانا ہے چونکہ مملکت وجود انسانی بدن میں بادشاہ قلب ہے جب تک قلب تسلیم نہ کریں اعضاء جوارح بغیر حکم قلب کوئی بات قبول نہیں کرتے ہیں مخاطب امنوا آیا ہے ورنہ تمام عبادات ہوا فضاء بھوسے کے ڈھیر پر قائم ہونگی جو اعضاء و جوارح کی مطیع وفرمانبرداری نہیں کر سکتے ہیں چنانچہ اس آیت کریمہ میں آیا ہے﴿قالَتِ الْأَعْرابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَ لكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنا وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمانُ فِي قُلُوبِكُمْ ﴾حجرات:۱۴،ابھی تک تمھارے دل میں ایمان داخل نہیں ہوئے یعنی مرکز ایمان دل ہے اللہ سبحانہ نے اپنی خالقیت رازقیت ربوبیت پر دلائل و براہین فراواں غیر محدود دیئے ہیں حد واحصاء سے زیادہ ہیں خاص کر وجود باری تعالیٰ اس کی خالقیت

راز قیت الوھیت ربوبیت پر دلائل فوق احصاء ہیں لہذا سب سے پہلے ایمان بذات مقدس خالق انسان کائنات آتے ہیں۔

احکام قرآنیہ میں سب سے پہلا حکم ایمان بوجود خالق کون ہے یہ ایمان اپنی جگہ سادہ ترین واضح ترین جسے دلیل فطرت بھی کہتے ہیں انسان بغیر تعلیم وارشاد خود کو ایک وجود غیر محدود مغلوب ناپذیر کے حضور میں بے بس پاتے ہیں مثلاً انسان نہیں چاہتے ہیں کہ مریض ہو جائیں نہیں چاہتے ہیں کہ مر جائیں لیکن مرتے نہیں اسباب علل سے ناشناسی ہے اگر یہ بے اساس مضحک خیز عامل درست ہوتا تو دنیا میں اھل دین دین کی تعداد بہت ہوتا کیونکہ فقراء مساکین کی تعداد احصاء سے متجاوز ہے۔

اللہ سبحانہ کی طرف سے نازل قرآن کریم میں انسانوں سے خطاب کا آغاز اس آیت کریمہ سے شروع کیا۔﴿يا أَيُّهَا النَّاس﴾ بقرہ:۲۱ ﴿أَفِي اللَّهِ شَكٌّ﴾ کیا خالق آسمان وزمین کے بارے میں شک ہے ابراہیم:۱۰﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخالِقُونَ﴾ کیا یہ بغیر کسی چیز کے ازخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود ہی پیدا کرنے والے ہیں طور:۳۵،﴿أَمْ خَلَقُوا السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ بَلْ لا يُوقِنُونَ﴾ یا انہوں نے آسمان وزمین کو پیدا کر دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ یقین کرنے والے نہیں ہیں طور:۳۶

﴿أَمَّنْ خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ أَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّماءِ ماءً فَأَنْبَتْنا بِهِ حَدائِقَ ذاتَ بَهْجَةٍ ما كانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَها أَ إِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ☆أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَراراً وَ جَعَلَ خِلالَها أَنْهاراً وَ جَعَلَ لَها رَواسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حاجِزاً أَ إِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْلَمُونَ ☆أَمَّنْ يُجيبُ الْمُضْطَرَّ إِذا دَعاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفاءَ الْأَرْضِ أَ إِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ قَليلاً ما تَذَكَّرُونَ ☆أَمَّنْ يَهْديكُمْ في ظُلُماتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُرْسِلُ الرِّياحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ أَ إِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ تَعالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ☆أَمَّنْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعيدُهُ وَ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّماءِ وَ الْأَرْضِ أَ إِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ قُلْ هاتُوا بُرْهانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صادِقينَ ☆قُلْ لا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَ ما يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا ہے پھر ہم نے اس سے خوشنما باغ اگائے ہیں کہ تم ان کے درختوں کو نہیں اگا سکتے تھے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ... نہیں بلکہ یہ لوگ خود اپنی طرف سے دوسروں کو خدا کے برابر بنا رہے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور پھر اس کے درمیان

نہریں جاری کیں اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل قرار دی کیا خدا کے ساتھ کوئی اور بھی خدا ہے ہرگز نہیں اصل یہ ہے کہ ان کی اکثریت جاہل ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو مضطر کی فریاد کو سنتا ہے جب وہ اس کو آواز دیتا ہے اور اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور تم لوگوں کو زمین کا وارث بناتا ہے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور خدا ہے - نہیں - بلکہ یہ لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور بارش سے پہلے بشارت کے طور پر ہوائیں چلاتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے -یقیناً وہ خدا تمام مخلوقات سے کہیں زیادہ بلند و بالا ہے جنہیں یہ لوگ اس کا شریک بنا رہے ہیں۔ یا کون ہے جو خلق کی ابتدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا اور کون ہے جو آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اپنی دلیل لے آؤ ۔ کہہ دیجئے کہ آسمان و زمین میں غیب کا جاننے والا اللہ کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور یہ لوگ نہیں جانتے ہیں کہ انہیں کب دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

(نمل: ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّى

تُؤْفَكُونَ ﴾ ترجمہ: انسانو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کیا اس کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے وہی تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو تم کس طرف بہکے چلے جا رہے ہو فاطر:۳

﴿أَ فَرَأَيْتُمْ ما تُمْنُونَ ☆أَ أَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخالِقُونَ ☆ نَحْنُ قَدَّرْنا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ ما نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ☆عَلى أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ في ما لا تَعْلَمُونَ ☆ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولى فَلَوْ لا تَذَكَّرُونَ ☆أَ فَرَأَيْتُمْ ما تَحْرُثُونَ ☆أَ أَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ☆لَوْ نَشاءُ لَجَعَلْناهُ حُطاماً فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴾ ترجمہ: کیا تم نے اس نطفہ کو دیکھا ہے جو رحم میں ڈالتے ہو۔ اسے تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقدر کر دیا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہیں۔ کہ تم جیسے اور لوگ پیدا کر دیں اور تمہیں اس عالم میں دوبارہ ایجاد کر دیں جسے تم جانتے بھی نہیں ہو۔ اور تم پہلی خلقت کو تو جانتے ہو تو پھر اس میں غور کیوں نہیں کرتے ہو۔ اس دانہ کو بھی دیکھا ہے جو تم زمین میں بوتے ہو۔ اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا بنا دیں تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ۔ واقعہ:۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵

۱۔ اثبات وجود باری تعالیٰ ابراہیم: ۱۰ طور ۳۶،۳۵ نحل ۶۰، ۶۱، ۶۲،

۶۲،۴۳ مریم:۸۱

۲۔اتخاذ غیر اللہ اعراف:۵۲ بقرہ:۹۲،۵۴ مائدہ ۱۱۶ کھف:۱۵ مریم :۸۱ انبیاء:۲۱ فرقان:۴۳،۳ یٰسین:۲۴

ایمان باللہ بقرہ:۱۷۷،۲۶۶،۲۸۵ عمران:۱۷۹،۱۹۳ نساء:۱۳۶،۲ ،۱۵۲،۱۶۲ توبہ:۱۸،۱۹۔۸۹ حدید:۷،۸،۱۹ مجادلہ: ۲۲ تغابن:۸،۱۱، جن:۱۳

احکام ایمانیہ مائدہ:۸۹ نحل:۹۲،۹۴ حج:۱۰ قلم:۱۰

﴿إِنَّ فی خَلْقِ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ اخْتِلافِ اللَّيْلِ وَ النَّهارِ وَ الْفُلْکِ الَّتی تَجْری فِی الْبَحْرِ بِما يَنْفَعُ النَّاسَ وَ ما أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّماءِ مِنْ ماءٍ فَأَحْيا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها وَ بَثَّ فيها مِنْ كُلِّ دابَّةٍ وَ تَصْريفِ الرِّياحِ وَ السَّحابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّماءِ وَ الْأَرْضِ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴾بقرہ۱۶۴،﴿وَ إِذْ قُلْتُمْ يا مُوسى لَنْ نُؤْمِنَ لَکَ حَتَّى نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَ أَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴾۵۵﴿اللَّهُ لا إِلهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴾عمران۲،﴿هُوَ الَّذی يُصَوِّرُكُمْ فِی الْأَرْحامِ كَيْفَ يَشاءُ لا إِلهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزيزُ الْحَكيمُ ﴾۶،﴿ إِنَّ هذا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَ ما مِنْ إِلهٍ إِلاَّ اللَّهُ وَ إِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزيزُ الْحَكيمُ ﴾۶۲

﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ الْکِتابِ الَّذی نَزَّلَ عَلی رَسُولِهِ وَ الْکِتابِ الَّذی أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَکْفُرْ بِاللَّهِ وَ مَلائِکَتِهِ وَ کُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالاً بَعیدا﴾

نساء: ۱۳۶، ۲، ۱۵۲، ۱۶۲، توبہ: ۱۸، ۱۹ ـ ۸۹ حدید: ۷، ۸، ۱۹ مجادلہ: ۲۲ تغابن: ۸، ۱۱، جن: ۱۳

اقرار من غیر تصدیق ـ واقرار بمعہ تصدیق

۱ـ الاقرار باللسان فی علانیۃ ﴿ذلِکَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا﴾ منافقون: ۳، ﴿ذلِکَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ کَفَرُوا﴾ منافقون: ۳

۲ـ الامن ﴿وَ آمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ﴾ قریش: ۴

۳ـ اقرار بمعہ تصدیق ﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِه﴾ نساء: ۱۳۶

ایمان بخالق کائنات وخالق جن وانس حیوانات وحشرات ایمان بیوم قیامت ایمان بحشر ونشر وایمان بسزاء وجزاء وایمان بجنت وجہنم جن کی تفصیل کتاب 'دنیا وآخرت قرآن کریم' میں ملے گی

﴿أَمَّنْ خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ أَنْزَلَ لَکُمْ مِنَ السَّماءِ ماءً﴾ نمل: ۶۰ ﴿أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَراراً وَ جَعَلَ خِلالَها أَنْهاراً وَ جَعَلَ لَها رَواسِیَ وَ جَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حاجِزاً﴾ ۶۱ ﴿أَمَّنْ

يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوءَ ﴿۶۲﴾ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ﴿۶۳﴾ أَمَّنْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ﴿۶۴﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَمْ مَنْ خَلَقْنَا ﴿صافات:۱۱، ﴿فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُونَ ﴿۱۴۹ فاطر میں کہتا ہے جس کو اللہ چھوڑتا ہے اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جس کو اللہ روکتا ہے اسے چھوڑنے والا کوئی نہیں ﴿أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴾ بادلوں سے پانی تم برستے ہو یا ہم اگر دنیا میں پانی خشک ہو جائے تو کون ہے تم کو پانی لانے والا اگر سورج طلوع نہ ہو جائے رات ہی رہے تو سورج کون لائے گا اگر دن ہی رہے تو رات نہ آئے تو کون لائے گا لہٰذا اس آیت میں آیا ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ ﴾ ہمارے امن میں آنے والے ظاہری لسانی ایمان لانے والے ایمان لاؤ تا کہ تم مزید عذاب الٰہی سے بچ جائے توحید ذات وصفات باری تعالیٰ بتایا ہے لیکن یہ توحید عند تحلیل چند توحید۔

۱۔توحید ذات ۲۔توحید صفات ۳۔توحید افعال ۴۔توحید عبادت ایمان راسخ ہونے کے بعد اعضاء وجوارح کی نوبت آتی ہے۔

احکام قرآنیہ اپنی جگہ دو قسموں میں منقسم ہے۔

احکام قرآنیہ میں پہلا حکم اللہ کی بندگی اختیار کرنا ہے وجود انسانی میں انسان پچھتر فیصد بے اختیار بے ارادہ خاضع وخاشع بے بس ہے وہ کسی کے تسلط فرمان روائی میں ہے کیونکہ نفاذ حکم کے لئے اعتراف بندگی ناگزیر ہے غیر مناسب نہیں ہوگا اگر چند سطور بندگی کے بارے میں وضاحت کرکے گزر جاؤں۔تاریخ ادیان کے محققین کی تحقیق ہے دنیا کے گوشہ وکنار میں آباد معاشرے میں ترقی وتمدن،علم و دانش،صنعت وحرفت سے بے بہرہ جاہل وانپڑھ ہمج الرعی جاہلانہ زندگی گزارنے والے اقوام وملل بہت ملیں گے لیکن خود کو ایک عظیم المرتبت قدرت کے سامنے خود کو بے بس و بے چارہ گردانے والے بہت ملیں گیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان چاہے نہ چاہے انسان کی ذات سے نکلتی ہوئی فطریات طبیعت میں سموئی ملیں گیں۔ کسی نے عظیم کو دریائے نیل وگنگا دیکھا،کسی نے عظیم کو سورج و چاند میں دیکھا،کسی نے عظیم کو کوئی انسان دیکھا۔ یہ سب اس بات کی طرف اشارہ ودلالت کرتے ہیں تمام انسانوں کے اندر ایک حس طاقت غیر محدود غیر مرئی کے سامنے بے بس پایا جاتا ہے بہت سے انسان کہتے سنتے ہیں ایک انسان یا ہم کیا کر سکتے ہیں محکم ارادے ٹوٹ جاتے ہیں دنیا کفر والحاد پوری تاریخ میں اللہ نہ ہونے کی کوئی دلیل پیش نہیں کر سکے معاشرتی تناؤ مزید آگے بڑھنے نہیں دیتے۔کلی طور پر انسان ۷۵ فیصد اس کی بود وباش اس کے

ارادے سے باہر ہے،اس کے اختیار انتخاب میں نہیں ہے۔ وہ اس بارے میں بے بس ہے اس کے اختیار میں نہیں، جریان خون اس کے کنٹرول میں نہیں، دل کی دھڑکن اس کی اختیار میں نہیں، قد و قامت شکل وصورت اس کی قدرت میں نہیں، شکل وصورت اس کے انتخاب میں نہیں لہٰذا ملحد گاندھی ،نہرو واجپائی اور کارل مارکس لینن گور باچوف پوٹن بھی اللہ کا بندہ ہے اگر چہ وہ اعتراف نہ کرے۔ اگلا مرحلہ اپنے وجود کے بارے میں سوال ہے وہ خود یہاں نہیں آیا ہے آسمان ،زمین ،چاند ،ستارے نے بھی نہیں لایا ہے،ان میں روح نہیں ،حیوانات بحر و بر بھی نہیں لایا ہے کیونکہ ان میں میری جیسی عقل وادراک غیر محسوسات نہیں قرآن کریم میں چندین آیات میں آیا ہے اس آسمان وزمین ستاروں کوکس نے خلق کیا ہے؟ یہ خوشگوار پانی کس نے برسایا ہے؟ اگر دریا چشمے خشک ہو جائیں کون پانی لائے گا ﴿أَ أَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ﴾ واقعہ:۶۹

ایمان بیوم آخرت

﴿آمَنَّا بِاللَّهِ وَ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ بقرہ:۸ ﴿آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۶۲، ﴿آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۱۷۷، ﴿إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۲۲۸، ﴿يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۲۳۲، ﴿وَ لا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۲۶۴ ﴿يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ

الْآخِرِ ﴾عمران:۱۱۴﴿وَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ مَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِيناً فَساءَ قَرِيناً ﴾نساء:۳۸،﴿وَ ما ذا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾۳۹،﴿تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾۵۹،﴿ وَ الْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾۱۶۲﴿مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾مائدہ:۶۹﴿وَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ﴾ انعام:۹۲﴿آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾توبہ:۱۸،﴿آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾۱۹،﴿يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾۴۴،﴿يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾۹۹﴿يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ ﴾سبأ:۲۱﴿يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾مجادلہ:۲۲﴿يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ طلاق:۲

﴿ وَ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴾بقرہ : ۴،﴿ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾۲۲۸ ،﴿آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾۱۷۷ ، ﴿يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾۲۳۲ ،﴿ وَ لا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾۲۶۴﴿عمران: ۱۴۴﴿ وَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ لا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ مَنْ يَكُنِ الشَّيْطانُ لَهُ قَرِيناً فَساءَ قَرِيناً ﴾ نساء:۳۸ ،﴿وَ ما ذا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾۳۹ ، ﴿تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾ ۵۹ ،﴿ وَ الْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ

الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ۱۶۲

ایمان بانبیاء بالخصوص خاتم النبیین کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی اوامر ونواہی پہنچانے کے لئے اپنی طرف سے رسالت پہنچانے والا بھی بھیجیں وہ ذات محمد ہیں اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں اللہ کی طرف سے مبعوث بنبوت ہوں کہ یہ کتاب اللہ سبحانہ تعالیٰ نے تا قیامت آئین سعادت وبشریت میری نبوت کی شہادت کیلئے عطاء کی۔

قرآن میں بعثت انبیاء کی غرض وغایت، لوگوں میں حکومت اللہ قائم کرنا قرار دیا ہے﴿فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَ مُنْذِرِينَ وَ أَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيه ﴾ بقرہ:۲۱۳﴿ يُدْعَوْنَ إِلى كِتابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ﴾آل عمران:۲۳ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ ما يُرِيد ﴾مائدہ:۱،﴿ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هادُوا وَ الرَّبَّانِيُّونَ وَ الْأَحْبارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتابِ اللَّهِ وَ كانُوا عَلَيْهِ شُهَداءَ فَلا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لا تَشْتَرُوا بِآياتي ثَمَناً قَلِيلاً وَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْكافِرُونَ ﴾۴۴﴿وَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ مائدہ:۴۵

کتاب انجیل حکومت کے لئے آئی ہیں ﴿وَ لْيَحْكُمْ أَهْلُ

الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾ مائدہ :۴۷

جو اللہ کے حکم نہیں مانتے وہ فاسق ہیں ﴿ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ﴾ اعراف:۸۷﴿وَ اتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَ اصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَ هُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴾ یونس:۱۰۹﴿ وَ اللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ﴾ رعد:۴۱﴿وَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ﴾نور:۴۸،﴿ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ﴾۵۱ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴾ زمر آیت۔۳ ﴿ذلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَ اللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴾ممتحنہ:۱۰ سیکولروں نے قرآن کو کنارے پر لگانے اور نافذ ہونے سے روکنے کے لئے بہت سے حربے بہانے حیلے ترتیب دیئے ہیں ان میں سے بعض فرقے ان کے ساتھ ہیں۔

جب تک انسان اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمدؐ کی نبوت اور جزا و سزا پر ایمان نہیں لاتا ہے اعمال قبول نہیں ہونگے احکامات صرف مؤمنین پر لاگو ہوتے ہیں ایمان نہ لانے والے کافرین میں شمار ہونگے کیونکہ اس انسان نے اللہ کی الوہیت اور ربوبیت کو تسلیم نہیں کیا ہے جب تک اس کی الوہیت ربوبیت کا اعتراف نہ کریں احکامات ان پر لاگو نہیں ہوسکتے ہیں اس کی جان

و مال کا ضامن حافظ نہیں ہے کوئی جان سے مار دے یا مال چھین کر لیجائے جو کہ آیات کثیرہ میں نفی کیا ہے بقرہ:۲۵۷﴿لا إِکْرَاهَ فِی الدِّینِ ﴾ یونس:۹۹﴿وَ لَوْ شاءَ رَبُّکَ لَآمَنَ مَنْ فِی الْأَرْضِ کُلُّهُمْ جَمیعاً أَ فَأَنْتَ تُکْرِهُ النَّاسَ حَتَّى یَکُونُوا مُؤْمِنینَ ﴾لہٰذا اللہ سبحانہ نے اس نوع کے انسانوں کو﴿یا أَیُّهَا النَّاسُ ﴾،﴿یا أَیُّهَا الْإِنْسانُ ﴾ کہہ کر کے خطاب کیا ہے۔

انسان ماوراء محسوسات پر کیسے اطمینان کریں اس کو جواب یہ ہے دنیا کے پاگل دیوانے کے علاوہ صاحبان عقل کہتے ہیں ہر معلول علت مانگتے ہیں انسان کو کس نے خلق کیا زمین کو کس نے بچھایا آسمان میں کوئی سمندر نہیں آسمان سے بارش کون برساتا ہے من لدن خلقت کائنات کسی نے دعوی نہیں کیا سوائے اللہ کیطرف سے۔

ایمان بانبیاء ورسل بقرہ:۱۳۶عمران:۸۱،۸۴،۱۷۹انساء:۱۳۶،۱۵۰ غافر:۷۸

﴿مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ وَ الْمَلائِکَةِ وَ الْکِتابِ وَ النَّبِیِّینَ ﴾بقرہ:۱۷۷،﴿وَ لا یُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ ﴾۲۶۶،﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِما أُنْزِلَ إِلَیْهِ مِنْ رَبِّهِ وَ الْمُؤْمِنُونَ کُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَ مَلائِکَتِهِ وَ کُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ ﴾۲۸۵﴿﴾عمران:۱۷۹،

احکام قرآنیہ ایمان بانبیاء والرسل ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَ ما أُنْزِلَ إِلَيْنا وَ ما أُنْزِلَ إِلى إِبْراهِيمَ وَ إِسْماعِيلَ وَ إِسْحاقَ وَ يَعْقُوبَ وَ الْأَسْباطِ وَ ما أُوتِيَ مُوسى وَ عِيسى ﴾بقرہ:۱۳۶﴿جاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِما مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ ﴾عمران:۸۴،۸۱﴿فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ رُسُلِهِ ﴾۱۷۹ نساء:۱۳۶،۱۵۰،۱۶۴ غافر:۷۸

۱۔التصدیق ﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ﴾بقرہ:۳ ایمان کا معنی حواس خمسہ سے خارج حقائق خالق مکون کونیات ہے

۲۔ایمان بیوم جزاء وسزاء اللہ کی طرف سے مبعوث تمام انبیاء زیادہ سے زیادہ ایک سوھونگے انسانوں کی ھدایت و رہبری کے لئے مبعوث ہوئے ملائکہ جو کہ نظام کائنات کے انتظامیہ ہیں

﴿وَ ما أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنا ﴾یوسف:۱۷﴿لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ ﴾بقرہ:۵۵ ﴿أَ فَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ ﴾۷۵﴿أَ وَ لَمْ تُؤْمِنْ﴾۲۶۰

۲۔الصلاۃ ﴿وَ ما كانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمانَكُمْ﴾بقرہ:۱۴۳

۳۔الایمان ﴿أَ وَ لَمْ تُؤْمِنْ﴾بقرہ:۲۶۰

۴۔القبول ﴿آمَنَ الرَّسُولُ﴾بقرہ:۲۸۵

۵۔الجزاء ﴿فَاخْشَوْهُمْ فَزادَهُمْ إِيماناً ﴾عمران:۱۷۳﴿فَزادَتْهُمْ إِيماناً ﴾

۶۔الاخلاص ﴿لا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْکافِرِینَ أَوْلِیاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِینَ ﴾عمران:۲۸

۷۔توحید﴿ وَ مَنْ یَکْفُرْ بِالْإِیمانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ﴾مائدہ:۵

۸۔اقراراعتراف

احکام قرآنیہ ایمان باللہ

﴿رَبَّـنـا إِنَّـنـا سَمِعْنا مُنادِیاً یُنادی لِلْإِیمانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّکُمْ فَآمَنَّا ﴾آلعمران:۱۹۳

ایمان بانبیاء ورسل

ایمان بالوھیت و ربوبیت و معبودیت حق سبحانہ تعالیٰ کے دوسرے مرحلے پر ایمان بانبیاء ورسل آتے ہیں یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اپنی مخلوقات یعنی نوع انسانی کو ھدایت آئین سعادت دارین لانے والی ہستیوں کو انبیاء کہتے ہیں یہ ذوات خود نوع انسانی سے منتخب فرماتے ہیں قرآن کریم میں پچیس انبیاء کا ذکر اسماء وگرامی آئے ہیں اسی آیت کے ذیل میں فرمایا کہ بعض کا ذکر ہم نے کیا اور بعض کا ذکر ہم نے نہیں کیا اگر غیر مذکور کو دگنا بھی کریں تو پچاس بنیں گے جبکہ باطنیہ نے پہلے دن سے دین سے کھیلنے کا عزم راسخ کیا ہے ان نے ایک لاکھ چوبیس ہزار تعداد بتائی ہے یہ ان کی

تلاعب بہ دین ہے﴿ آمَنّا بِاللّٰهِ وَ ما أُنزِلَ إِلَيْنا وَ ما أُنزِلَ إِلى إِبْراهِيمَ وَ إِسْماعِيلَ وَ إِسْحاقَ وَ يَعْقُوبَ وَ الْأَسْباطِ وَ ما أُوتِيَ مُوسى وَ عِيسى وَ ما أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ﴾بقرہ:۱۳۶﴿وَ إِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثاقَ النَّبِيِّينَ لَما آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتابٍ وَ حِكْمَةٍ ثُمَّ جاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِما مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ ﴾عمران:۸۱،۸۴،۹۰ا۷انساء:۱۳۶،۱۵۰ا۶غافر:۷۸

شرک باللہ

﴿ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَ أَنْتُمْ ظالِمُونَ ﴾بقرہ:۵۱،﴿وَ إِذْ قالَ مُوسى لِقَوْمِهِ يا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلى بارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بارِئِكُمْ فَتابَ عَلَيْكُمْ ﴾۵۴﴿ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَ أَنْتُمْ ظالِمُونَ ﴾۹۲،﴿وَ مِنَ النّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْداداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ﴾۱۶۵،﴿إِذْ قالَ إِبْراهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَ يُمِيتُ قالَ أَنَا أُحْيِي وَ أُمِيتُ قالَ إِبْراهِيمُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِها مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَ اللّٰهُ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّالِمِينَ ﴾۲۵۸﴿سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِما أَشْرَكُوا بِاللّٰهِ ما لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطاناً وَ

مَأْواهُمُ النَّارُ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ﴾عمران:۱۵۱﴿ ثُمَّ اتَّخَذُوا
الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ ما جاءَتْهُمُ الْبَيِّناتُ فَعَفَوْنا عَنْ ذٰلِكَ ﴾
نساء:۱۵۳﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذينَ قالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثالِثُ ثَلاثَةٍ وَ ما مِنْ إِلٰهٍ
إِلَّا إِلٰهٌ واحِد ﴾مائدہ:۷۲﴿﴾انعام:۸۲﴿وَ لا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
ما لا يَنْفَعُكَ وَ لا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذاً مِنَ الظَّالِمينَ
﴾یونس:۱۰۶﴿وَ قالَ الشَّيْطانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ
وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَ ما كانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ
سُلْطانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لي فَلا تَلُومُوني وَ لُومُوا
أَنْفُسَكُمْ ما أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ ما أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِما
أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمينَ لَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ﴾ابراہیم:۲۲
﴿وَ مَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزيهِ جَهَنَّمَ
كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمين ﴾انبیاء:۲۹﴿وَ يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
ما لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطاناً وَ ما لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ وَ ما لِلظَّالِمينَ مِنْ
نَصير ﴾حج:۷۱﴿هٰذا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُوني ما ذا خَلَقَ الَّذينَ مِنْ
دُونِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ في ضَلالٍ مُبينٍ ﴾لقمان:۱۱﴿وَ إِذْ قالَ لُقْمانُ
لِابْنِهِ وَ هُوَ يَعِظُهُ يا بُنَيَّ لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظيمٌ ﴾۱۳﴿قُلْ أَ رَأَيْتُمْ شُرَكاءَكُمُ الَّذينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ

أَرُونی ما ذا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّماواتِ أَمْ آتَيْناهُمْ كِتاباً فَهُمْ عَلى بَيِّنَةٍ مِنْهُ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً إِلاَّ غُرُوراً ﴾ فاطر۴۰ ﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ ما لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَ لَوْ لا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَ إِنَّ الظَّالِمينَ لَهُمْ عَذابٌ أَليمٌ ﴾شوریٰ:۲۱

احکام ایمان بکتب سماوی

بقرہ:۱۷۷،۲۸۵عمران:۸۴نساء:۱۳۶،۱۶۲عنکبوت:۴۶تغابن:۸

بقرہ:۴،۱۷۷،۲۸۵عمران:۸۴،۹۷انساء:۱۳۶اعراف:۱۵۶عنکبوت:۴۶تغابن:۸

بقرہ:۱۵۱،۲۸۵عمران:۹۷،۱۸۴انساء:۱۳۶انعام:۸۹مریم:۱۲طٰہٰ:۱۳۳ حج:۸قصص:۹۲عنکبوت:۲۷لقمان:۲۰فاطر:۲۵حدید:۲۵،۲۷تحریم:۱۲

ایمان بملائکہ:

بقرہ:۱۷۷،۲۸۵نساء:۱۳۶

ایمان بیوم آخرت:

بقرہ : ۸ ،۶۲،۱۷۷ ،۲۲۸،۲۳۲،۲۶۴ عمران :۱۱۴ نساء :۱۳۸،۱۳۹،۵۴،۶۲، مائدہ:۶۹انعام:۹۲توبہ:۱۸،۱۹،۴۴،۹۹سبأ:۲۱مجادلہ:۲۲طلاق:۲

بقرہ :۴، ۶۲۸، ۱۷۷، ۲۸۸، ۲۳۲، ۲۶۴، ۲۶۴عمران:۱۴۴انساء :۳۸، ۳۹، ۵۹، ۱۶۲ انعام:۹۲توبہ:۱۸، ۱۹، ۸۹سبأ:۲۱مجادلہ:۲۲

بقرہ : ۸ ،۶۲، ۱۷۷، ۲۲۸، ۲۳۲، ۲۶۴ عمران :۱۱۴ نساء :۱۳۸، ۱۳۹، ۵۴، ۶۲، مائدہ:۶۹انعام:۹۲توبہ:۱۸، ۱۹، ۴۴، ۹۹سبأ:۲۱مجادلہ:۲۲طلاق:۲

احکام ایمانیہ: مائدہ:۸۹نحل:۹۲، ۹۴حج:۱۰قلم:۱۰

ایمان باللہ: بقرہ :۱۷۷، ۲۵۶، ۲۸۵ عمران: ۱۷۹، ۱۹۳ نساء ۱۳۶، ۱۵۲، ۱۶۲توبہ۱۸، ۱۹، ۹۹حدید:۷، ۸، ۱۹مجادلہ:۲۲صف:۱۱تغابن:۱۱جن :۱۳

ایمان بانبیاء والرسل : بقرہ:۱۳۶عمران:۱۸۱، ۸۴، ۱۷۹ نساء:۱۳۶، ۱۵۰، ۱۶۴ غافر:۷۸

احکام ایمان بکتب سماوی: بقرہ:۱۷۷، ۲۸۵عمران:۸۴نساء:۱۳۶، ۱۶۲عنکبوت:۴۶تغابن:۸

ایمان بانبیاء ورسل: بقرہ:۱۳۶عمران:۸۱، ۸۴، ۱۷۹انساء:۱۳۶، ۱۵۰ غافر:۷۸

احکام قرآنیہ میں سے ایک ایمان کتب سماوی بقرہ:۱۵۱، ۲۸۵عمران :۷۹، ۱۸۴انساء:۱۳۶انعام:۸۹مریم:۱۲طٰہٰ:۱۳۳حج:۸قصص:۹۲عنکبوت:

۲۷لقمان:۲۰فاطر:۲۵حدید:۲۵،۲۷تحریم:۱۲

﴿مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْمَلائِكَةِ وَ الْكِتابِ وَ النَّبِيِّ﴾بقرہ:۷۷

،﴿وَ لا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ﴾۲۶۶،﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِما أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَ الْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ﴾۲۸۵﴿﴾

عمران:۱۷۹

مناھج دعوت الانبیاء

اپنے دعویٰ نبوت کو ثابت کرنا﴿وَ لَقَدْ أَرْسَلْنا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَ ما كانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ فَإِذا جاءَ أَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنالِكَ الْمُبْطِلُون﴾غافر:۷۸

لوگوں کو طاغوت سے الگ کرنا﴿وَ لَقَدْ بَعَثْنا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطّاغُوت﴾نحل:۳۶

۳۔تنذیر و تبشیر﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَ مُنْذِرِينَ﴾ بقرہ:۲۱۳﴿رُسُلاً مُبَشِّرِينَ وَ مُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُل﴾نساء:۱۶۵﴿وَ ما نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَ مُنْذِرِينَ﴾انعام:۴۸﴿قَيِّماً لِيُنْذِرَ بَأْساً شَدِيداً مِنْ لَدُنْهُ وَ يُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾کہف:۲،﴿وَ ما نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا

مُبَشِّرِینَ وَ مُنْذِرِینَ ﴾۵۶﴿وَ ما أَرْسَلْناکَ إِلَّا مُبَشِّراً وَ نَذیراً ﴾
فرقان:۵۶

البلاغ ﴿فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلاغُ الْمُبِینُ ﴾نحل:۳۵

۴۔التبیین ﴿وَ ما أَرْسَلْنا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسانِ قَوْمِهِ لِیُبَیِّنَ لَهُم﴾ابراہیم:۴

۵۔تلاوت آیات اللہ﴿یَتْلُوا عَلَیْهِمْ آیاتِک﴾بقرہ:۱۲۹﴿أَ لَمْ یَأْتِکُمْ رُسُلٌ مِنْکُمْ یَتْلُونَ عَلَیْکُمْ آیاتِ رَبِّکُم﴾زمر:۷۱

۶۔قیام حکومت اللہ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْراةَ فیها هُدىً وَ نُورٌ یَحْکُمُ بِهَا النَّبِیُّونَ ﴾مائدہ:۴۴﴿وَ لَقَدْ بَعَثْنا فی کُلِّ أُمَّةٍ رَسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾نحل:۳۶

احکام قرآنیہ ایمان باللہ﴿رَبَّنا إِنَّنا سَمِعْنا مُنادِیاً یُنادی لِلْإِیمانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّکُمْ فَآمَنَّا ﴾۱۹۳﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ الْکِتابِ الَّذی نَزَّلَ عَلى رَسُولِهِ وَ الْکِتابِ الَّذی أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَکْفُرْ بِاللَّهِ وَ مَلائِکَتِهِ وَ کُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالاً بَعیدا﴾نساء:۱۳۶،۲،۱۵۲،۱۶۲توبہ:۱۸،۱۹۔۸۹حدید:۷،۸،۱۹مجادلہ: ۲۲تغابن:۸،۱۱،جن:۱۳

ایمان بانبیاء والرسل﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَ ما أُنْزِلَ إِلَیْنا وَ ما

أُنُزِلَ إِلى إِبُراهيمَ وَ إِسُماعيلَ وَ إِسُحاقَ وَ يَعُقُوبَ وَ الُأَسُباطِ وَ ما أُوتِيَ مُوسى وَ عيسى وَ ما أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنُ رَبِّهِمُ لا نُفَرِّقُ بَيُنَ أَحَدٍ مِنُهُمُ وَ نَحُنُ لَهُ مُسُلِمُونَ ﴾ بقرہ:۱۳۶ عمران:۸۱، ۸۴، ۱۷۹ نساء:۱۳۶، ۱۵۰، ۱۶۴ غافر:۷۸

صلاۃ

لہٰذا احکام قرآن میں سب سے پہلا حکم جو انسان کو دیا ہے وہ اس کی عبادت و بندگی ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں آیا ہے ﴿وَ ما خَلَقُتُ الُجِنَّ وَ الُإِنُسَ إِلَّا لِيَعُبُدُون ﴾ الزاریات. ۵۶ تمام جن وانس اس کی عبادت کیلئے خلق کئے ہیں گرچہ اس سے پہلے وہ اس کی بندگی میں خود بخود تھے اس کے ارادے کے اندر تھے۔ اللہ فرماتے ہیں ﴿رَبُّ السَّماواتِ وَ الُأَرُضِ وَ ما بَيُنَهُما فَاعُبُدُهُ وَ اصُطَبِرُ لِعِبادَتِهِ هَلُ تَعُلَمُ لَهُ سَمِيًّا مریم: ۶۵ ﴾ جو کچھ اس آسمان وزمین میں پایا جاتا ہے وہ سب اس کی بندگی میں ہے بندگی سے باہر نہیں، اللہ کی بندگی کا دو مصداق ہیں۔ ایک مصداق اس کا رہنا سہنا، اٹھنا بیٹھنا، اجتماعیات، سیاسیات، ثقافیات، تعلیمات، تعلقات سب اس کے فرمان کے اندر انجام دیں اس کو عبادت عامہ کہتے ہیں اس کی افادیت انسان عاقل و دانشمند کیلئے واضح ہے دوسری عبادت جس کا فلسفہ وجہ معلوم نہیں علت وسبب معلوم نہیں۔ مولا نے فرمایا ہے

مولا کا حکم ہے روزہ رکھو ہم اللہ کے حکم پر روزہ رکھتے ہیں مولا نے کعبے کے گرد طواف کرنے ،صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے ،عرفات کے میدان میں ویسے بیٹھیں مشعر کی تاریکی میں بیٹھیں، دیوار موسوم شیطان کو پتھر ماریں اس کا کیا مقصد ہے کیا افادیت ہے بشر نہیں جانتے۔ حج و روزہ کے بعد جو ہمہ گیر ہمیشگی دن میں چندین بار انجام دینے والی عبادت کو صلاۃ کہتے ہیں ذکر تلاوت قرآن تسبیح ،رکوع وسجود ہر ایک مجہول ہے لیکن انجام دینا ضروری اور ناگزیر ہے کیونکہ نماز واحد عبادت ہے جو مومن و کافر کے درمیان فرق کرتی ہے اکثر جہنم جانے والے بے نمازی ہونے کی وجہ سے جائیں گے تو عبادت کا مصداق اصلی اوضح صلاۃ ہے یہاں یہ بات وضاحت کرنے کی ضرورت ہے انسان کو اللہ نے انسانیت کے حوالے سے مساوی بنایا ہے، کسی کے سامنے خضوع وخشوع کی اجازت نہیں دی ہے باہر بندگی دو قسم کی ہوتی ہے ایک بندگی اللہ کی ہے بندہ نا چاہتے ہوئے بھی اللہ کا بندہ ہے

۲۔کوئی حکم بغیر کسی دلیل کے تسلیم کرنا یہ بھی ایک قسم کی عبادت و بندگی ہے ادائے نماز صوم وصلاۃ حج کے فلسفہ وحکمت معلوم نہیں اس کے باوجود اس سے آگے کوئی خضوع کا مرحلہ نہیں رہتا ہے انتہائی خاضع ہونا یہ بھی ایک قسم کی بندگی ہے جیسے لکھنؤ وایران والے کرتے ہیں غرض ایمان باللہ ایمان بآخرت کے بعد احکام جوارح اقامہ صلاۃ آتا ہے جیسا کہ بقرہ کی ابتدائی آیات میں

آیا ہے۔﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ ﴾

عبادت قرآن کریم میں تین قسم کی آئی ہیں صلاۃ ،صوم ،حج احکامات قرآنیہ میں سرفہرست عبادات اجتماعات تعلقات عامہ و خاصہ و معاملات حقوقیات آتے ہیں ان میں سے عبادات اور دیگر احکام میں فرق ہے عبادت میں حکمت وفلسفہ تراشی بغیر چوں چراء مولا کا حکم انجام دیں۔

اولیت نماز کو ہے ابن فارس متوفی ۳۹۵ ھ نے مقائیس جلد۲ ص ۱۵ پر لکھا ہے صاد، لام ،حرف معتل کی دو اصل ہیں پہلی اصل آگ سے جلانے کو کہتے ہیں صلا آگ یا کسی اور گرم کن جلانے کو کہتے ہیں دوسری اصل ایک قسم کی عبادت کو کہتے ہیں کتاب معجم القرآن تألیف عبدالرؤوف مصری ص ۳۰۶ پر لکھتے ہیں صلاۃ ذھن ، دل ،خیال ارادہ جزمی کرے روح اپنے خالق و مالک ورازق محی وممیت سے وصل کرے یعنی روح اللہ سے جوڑنا زبان پے کلمات پڑھنا عمل رکوع سجود قیام کرنا یعنی صلاۃ اللہ کے حضور میں قیام وقعود کا نام ہے یہ پہلا فرض ہے ایمان باللہ کے بعد دوسرا اصل صلاۃ ہے جو دن میں پانچ بار انجام دیتے ہیں۔

یعنی ایمان باللہ ایمان بآخرت کے بعد نوبت عبادات و بندگی آتی ہے کہ لمحہ بھر ایمان خالق و مالک ورازق سے غافل نہ ہو یہاں سے عبادت میں اقامہ صلاۃ ہے۔

شریعت اسلام میں اللہ کے لئے تین نوع کی عبادت آئی ہے صلاۃ یہ اجل واہم عبادات میں سےہے روزہ ماہ رمضان۔ حج بیت اللہ الحرام نماز ادا کرنے والوں کی تعریف میں آیا ہے﴿الَّـذِيـنَ يُـؤْمِـنُـونَ بِـالْغَيْـبِ وَ يُـقِيـمُـونَ الصَّلاةَ ﴾ بقرہ:۲ میں ایمان باللہ اقرار بوحدانیت ورسالت و ایمان بآخرت کے بعد صلوٰۃ آتی ہے گویا تسلیم قلبی کے بعد تسلیم جسمانی کا آغاز صلوٰۃ سے ہوتا ہے صلوٰۃ کا کیا طریقہ کیفیت ہے کب واجب ہوئی اس بارے میں بھی ہمیں قرآن ہی سے رجوع کرنا ہے کیونکہ باطنیہ علیہ ما علیہ نے دین اسلام کی ایمانیات عبادات سب میں افراتفری مداخلت شیطانی کی ہے۔

ا۔ہم طبق آیت کریمہ﴿ يُـؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ﴾ ایمان کے بعد اعمال عبادی میں ماقدم اللہ فی کتابہ الکریم﴿وَ أَقِيمُوا الصَّلاةَ وَ آتُوا الزَّكاةَ ﴾ بقرہ ،۴۳ وجوب صلات جو کہ تمام ادیان سماوی میں تھے جیسا کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا ہے﴿رَبِّ اجْـعَـلْـنـى مُـقيـمَ الصَّلاةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتى ﴾ اللہ مجھے اقامہ صلاۃ کرنے والوں میں قرار دے﴿وَ إِذْ أَخَـذْنا ميثـاقَ بَـنـى إِسْـرائيلَ لا تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللَّهَ وَ بِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً وَ ذِى الْـقُـرْبـى وَ الْيَـتـامـى وَ الْـمَساكينِ وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً وَ أَقيمُوا الصَّلاةَ وَ آتُوا الزَّكاةَ ﴾ بقرہ:۸۳ یونس:۸۷﴿وَ أَوْحَيْنا إِلى

مُوسى وَ أَخيهِ أَنْ تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُما بِمِصْرَ بُيُوتاً وَ اجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَ أَقيمُوا الصَّلاةَ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنينَ ﴾ طٰہٰ:۱۴﴿إِنَّني أَنَا اللَّهُ لا إِلهَ إِلاَّ أَنَا فَاعْبُدْني وَ أَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْري ﴾۔۱۳۲﴿وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاةِ ﴾حج :۷۸﴿يا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلاةَ﴾لقمان:۱۷

لیکن اسلام میں اقامۃ صلاۃ کا حکم﴿وَ أَقيمُوا الصَّلاةَ ﴾بقرہ:۴۳، ﴿وَ اسْتَعينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلاةِ وَ إِنَّها لَكَبيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخاشِعينَ﴾۴۵﴿ وَ أَقيمُوا الصَّلاةَ وَ آتُوا الزَّكاةَ﴾بقرہ:۸۳ ﴿ إِنَّ الصَّلاةَ كانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنينَ كِتاباً مَوْقُوتاً ﴾النساء:۱۰۳ میں آیا ہے

صاد، لام، حرف علت اس کلمے کی اصل اور معنی میں علماء لغت اختلاف شدید ومضطرب رکھتے ہیں بعض نے صلاۃ کا معنی کباب کرنے اور جلانے کو کہا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اس معنی میں بہت تکرار سے آیا ہے﴿نـاراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعيراً ﴾قارئینِ کتاب متوجہ رہنا چاہئے جس طرح زمینوں کی انسانوں کی آسمان وزمین کی ایک تاریخ پیدائش ہے اور اصلیت ہوتی ہے جیسا کہ آسمان وزمین پہلے ایک گیس مانند چیز تھی جس سے آسمان وزمین بنایا ہے انسان کی اصل مٹی سے خلق ہوئی ہے اسی طرح عربی زبان بھی اس کی بھی ایک تاریخ ہے عربی زبان کی تاریخ لکھنے والوں نے لکھا ہے عربی کی دو

تاریخ ہیں کہتے ہیں ایک بائدہ ہے جو حضرت ھود لوط کے زمانے میں استعمال ہوتے تھے اب وہ ختم ہوگئی ہے دوسری عربی مستعرب ہے عربی مستعرب اس کو کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل نے اپنے سسرال عدنانیون سے سیکھا ہے چونکہ ان کے زبان عبرانی تھے صاحب معجم قرآن عبدالرؤف نے لکھا ہے صلاۃ بابلی زبان میں کباب کرنے کو کہتے ہیں جبکہ یہ سریانی زبان سے لیا ہے لسان العرب کے خلاصہ لسان اللسان میں لکھا ہے صلاۃ رکوع سجود دعا کو کہتا ہے عربی زبان بھی تخلیقی زبان کی قانون سے مستثنیٰ نہیں ایک بوسیدہ کہنہ ہو جاتی ہے نئی زبان وجود میں آتی ہے چنانچہ برصغیر میں سنسکرتی وہ ختم ہوگئی عربی زبان بھی بابلی سریانی عبرانی مصری فارسی وغیرہ سے مکعب زبان ہے عربی زبان تمام عرب ملکوں سے حجاز اھل مکہ کی زبان اعلی ارفع افصح زبان ہے صلاۃ جب اللہ استعمال کرتا ہے تو رحمت ہوتی ہے صلی اللہ علیہ اللہ نے اپنی رحمت کو پیغمبر پر بھیجا ہے صلاۃ اللہ علی الرسول رحمتہ ﴿إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ﴾ صلاۃ لزوم کو بھی کہتے ہیں کسی سے جدائی نہ کرے دائماً اس کے ساتھ رہے صلاۃ بمعنی لزوم ہے اللہ سبحانہ نے اس کو بطور دائم رکھنے کا فرمایا ہے صلوات معبد یہودی کو کہا ہے جیسا کہ اس آیت قرآنی میں آیا ہے ان کی کنائس کو کہتے ہیں صلاۃ قرآن کریم میں ٦٨ بار آیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے یہ روزہ حج کی بنسبت دائم الوقت کسی بھی حالت میں سقوط نہ ہونے

والی عبادت ہے اللہ کی عبادت کو وقفے وقفے سے کریں نماز تنہا نبی کریم کی
لائی ہوئی عبادت نہیں بلکہ گزشتہ انبیاء بھی اقامہ نماز کرتے تھے جیسا کہ
حضرت ابراہیم کے بارے میں آیا ہے﴿رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیمَ الصَّلاۃِ وَ
مِنْ ذُرِّیَّتِی ﴾اللہ مجھے اقامہ صلاۃ کرنے والوں میں قرار دے﴿وَ إِذْ
أَخَذْنا میثاقَ بَنی إِسْرائیلَ لا تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللَّهَ وَ بِالْوالِدَیْنِ
إِحْساناً وَ ذِی الْقُرْبی وَ الْیَتامی وَ الْمَساکِینِ وَ قُولُوا لِلنَّاسِ
حُسْناً وَ أَقِیمُوا الصَّلاةَ وَ آتُوا الزَّکاةَ ﴾بقرہ:۸۳ یونس:۸۷﴿وَ
أَوْحَیْنا إِلی مُوسی وَ أَخِیهِ أَنْ تَبَوَّءا لِقَوْمِکُما بِمِصْرَ بُیُوتاً وَ
اجْعَلُوا بُیُوتَکُمْ قِبْلَةً وَ أَقِیمُوا الصَّلاةَ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِینَ ﴾ طٰہٰ
:۱۴﴿إِنَّنی أَنَا اللَّهُ لا إِلهَ إِلاَّ أَنَا فَاعْبُدْنی وَ أَقِمِ الصَّلاةَ لِذِکْری﴾
۔۱۳۲﴿وَ أْمُرْ أَهْلَکَ بِالصَّلاةِ ﴾حج :۷۸﴿یا بُنَیَّ أَقِمِ الصَّلاةَ
﴾لقمان:۱۷ لہٰذا عبادات میں اولیت فضیلت میں صلاۃ کا ذکر کرتے ہیں
صلاۃ اسلام میں نبی کریم پر کب نازل ہوئی نبی کریم جس دن مبعوث بر
رسالت ہوئے اس دن سے آپ اور خدیجہ زید حارثہ آپ کی اقتداء میں نماز
پڑھتے تھے دیگر اصحاب مکہ شہر سے باہر جا کر لوگوں سے چھپا کر نماز پڑھتے
تھے چنانچہ مولا امیر المؤمنین نے نبی کریم سے سوال کیا یہ کام آپ انجام
دے رہیں ہے پہلے کہیں دیکھا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے نبوت

پرمبعوث کیا ہے میں اس کے حکم سے اس کی عبادت کرتا ہوں اگر آپ چاہیں تو آپ بھی شرکت کر سکتے ہیں لیکن جو نماز ہم پڑھتے ہیں جو تاریخ میں آئی ہے معراج کے وقت اللہ نے اس عبادت کا حکم دیا تھا جیسا کہ اس آیت میں آیا ہے﴿فَأَوحی إِلی عَبْدِهِ ما أَوحی ﴾نجم:۱۰ لیکن تعداد نماز یا رکعات نماز کے بارے میں باطنیہ نے جو کہانی بنائی ہے ہم اس کے بارے میں دیکھیں گے اس کی صحت و سقم کیا ہے۔

معنی صلوٰۃ:

صاحب عمدۃ الحفاظ تألیف احمد بن یوسف جلد۲ ص ۴۰۵ پر لکھا ہے یہ کلمہ دو مادے میں آیا ہے ایک مادہ ص ،ل ،ی دوسرا مادہ صلو ۔ص۔ل۔و ہے ص۔ل۔ی یہ کلمہ آگ میں جلانے کے لئے آتا ہے جبکہ ص۔ل۔و بمعنی عبادت آتا ہے اگر یہ مطلب ثابت ہو جائے گا تو آسان ہو جائے گا اگر ان کو ایک مادے کی طرف ارجاع کرینگے تو صلی کو بمعنی دعا کے لئے جو انتہائی مشکل ہوگا۔اسی سے گوشت کو کباب کرنے کو صلوٰۃ کہتے ہیں اسی معنی میں ﴿ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِما كُنْتُمْ تَكْفُرُون ﴾یٰسین:۶۴ ﴿الَّذی یَصْلَی النَّارَ الْكُبْری ﴾اعلیٰ:۱۲﴿تَصْلی ناراً حامِيَةً ﴾ غاشیہ:۴﴿وَ يَصْلى سَعيراً ﴾انشقاق ۱۲﴿وَ سَيَصْلَوْنَ سَعيرا ﴾ النساء:۱۰﴿ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَها ﴾مجادلہ:۸﴿سَأُصْليهِ سَقَرَ

﴾مدّثّر:٢٦﴿وَ تَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴾واقعہ:٩۴﴿لا يَصْلاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴾﴿الَّذى كَذَّبَ وَ تَوَلَّى ﴾الليل:١٥،١٦﴿فَسَوْفَ نُصْلِيهِ ناراً ﴾النساء:٣٠﴿هُمْ أَوْلى بِها صِلِيًّا ﴾مریم:٧٠ میں آیا ہے صلوٰۃ بمعنی ارکان مخصوص﴿فَإِذا قَضَيْتُمُ الصَّلاةَ ﴾النساء:١٠٣ صلوٰۃ بمعنی مکان عبادت﴿وَ صَلَواتٌ وَ مَساجِدُ يُذْكَرُ فيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثيراً ﴾حج:۴٠ نماز قائم کرنے کی دعوت﴿وَ الْمُقيمينَ الصَّلاةَ ﴾ النساء:١٦٢﴿وَ أَقيمُوا الصَّلاةَ ﴾بقرہ:۴٣﴿وَ أَقامُوا الصَّلاةَ ﴾ ٢٧٧

تارکین صلوٰۃ کی مذمت میں﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ﴾﴿الَّذينَ هُمْ عَنْ صَلاتِهِمْ ساهُونَ ﴾ماعون:۴،۵﴿وَ لا يَأْتُونَ الصَّلاةَ إِلَّا وَ هُمْ كُسالى﴾توبہ:۵۴﴿قالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴾مدثر:۴٣﴿فَلا صَدَّقَ وَ لا صَلَّى ﴾قیامت:٣١﴿وَ ما كانَ صَلاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكاءً ﴾انفال:٣۵

اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر جو فرائض عائد کیے ہیں ان کو فرائض عبادی کہتے ہیں جیسے نماز روزہ حج تینوں کے بارے میں آیات کثیرہ ہیں جو آگے تفصیل سے بیان کریں گے نماز بعد از کلمہ شہادتین اولین فرائض عبادی ہے انسان مسلمان اور کافر و مشرک کے درمیان یہی حد فاصل

ہے قیامت کے دن جھنم جانے والوں کی سرفہرست میں تارکین صلاۃ اداء صلاۃ میں تہاون سستی کاھلی ریا کاری والوں کے لئے وعید جھنم دیا ہے یہ صلاۃ چوبیس گھنٹوں میں ۱۷رکعت ہیں جو کہ کسی قسم کی مشکل زحمت نابرداشتی کا تصور بھی نہیں آتا ہے چنانچہ اس سے پہلے چندین آیات میں اللہ نے تکرار سے فرمایا ہے﴿لا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفساً إِلَّا وُسعَها﴾ اللہ اپنے بندوں پر فرائض ان کی گنجائش سے اوپر تکلیف نہیں دیتا ہے اس دین میں کسی قسم کے حرج تنگی نامی کوئی چیز نہیں ہے بعض آیات میں آیا ہے ہماری تکالیف یسر ہے یعنی کوئی مشکل نہیں ہے اللہ کی تکالیف آسان ہونے کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے اگر تم بیمار یا سفر میں ہو تو روزہ قصر کریں اور ایک مد طعام دیں اور بعد میں قضا کریں اگر زحمت کے ساتھ روزہ رکھ لیا تو تمھارے لئے بہت خیر اور نیکی ہوگی فائدے ہونگے جس فرض کو اللہ نے سھل و آسان بتایا ہے باطنیہ نے بے تحاشہ دوگنا تین گنا نفلیات بلا اسناد و دلیل اضافہ کیا ہے یہ حسن نیت پر نہیں بدنیتی پر مبنی ہے حد سے زیادہ کثیر رکعات نفل بتائے ہیں۔ واجب سترہ رکعات ہیں جبکہ نفل ۳۴ رکعت ہیں اس کے علاوہ اور ناموں سے بہت لمبی فہرست دی ہے جیسا کہ موسوعۃ فقھیہ کویتیہ جلد ۲۷ اور معجم فقہ جواہری جلد ۴ میں نوافل کی لاتعداد کا ذکر کیا ہے ان کی اسناد کسی آیت قرآنی سے نہیں دی ہے جب آیت قرآن سے ثابت نہیں ہے بندہ اپنی طرف سے اضافہ نہیں کرسکتے

ہیں چونکہ امر ونہی صرف مولا ہی کر سکتے ہیں بندہ مأمور ہے وہ پیغام اللہ کو پونچائیں کتاب جواہر میں ان نوافل کے مدارک کتاب ذکری سے اسناد کیا ہے یہ علماء باطنیہ سے وابستہ تھے درباری ھلاکو مشرک تھے نوافل کے علاوہ بھی انھوں نے نماز واجب بنام آیات کسوف خسوف زلزلہ نماز عیدین فخر و مباھات مافوق طبیعت خوشی منانے کی عقل وشرع میں کوئی منطق نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علماء باطنیہ سے تعلق رکھتے ہیں نافلہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے یہ لوگ بدنیت تھے یہ بدنیتی کی بنیاد پر یہ نمازیں اختراع کیں ہیں یہ علماء جنھوں نے فتاوٰی دیئے ہیں مسلمان بادشاہ ظالم سے عادل بادشاہ کافر بہتر ہے حالانکہ کفر وشرک سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں تمام ظلم کا ریشہ کفر سے ملتا ہے اندازہ کریں باطنیہ نے تنگ کرنے کا کوئی وسیلہ وذریعہ نہیں چھوڑا ہے یہ جو کتب میں بے تحاشہ نمازوں کا زیارتوں کا دعاؤں کے لکھنے والے سب علماء باطنیہ ہیں آیت اللہ علی مشکینی نے صراحت سے کہا ہے مستحبات نوافل کی اسناد میں تسامح ہے یعنی زیادہ اشکال اعتراض نہیں ہے ولو روایات ضعیف ہو اور بعد میں ثابت ہوجائے کہ وہ روایت ہی نہیں ہے تو ثواب ملے گا یہ آیت اللہ کی دلیل میں تسامح ہے یعنی دلیل میں تحقیق کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ کہنا درست قرار پائینگے آپ کی تسامحات پر عمل عمل تسامح نہیں کریں گے تو گناہ نہیں بلکہ بدعت چھوڑی ہے۔

وجوب صلاۃ

صلاۃ کا حکم ﴿وَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ ﴾بقرہ:۳، ﴿وَ أَقيمُوا الصَّلاةَ ﴾ ۴۳، ﴿وَ اسْتَعينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلاةِ ﴾۴۵، ﴿ ﴾۴۶، ﴿وَ أَقيمُوا الصَّلاةَ ﴾۱۱۰، ﴿ اسْتَعينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلاةِ ﴾۱۵۳، ﴿وَ أَقامَ الصَّلاةَ ﴾۱۷۷، ﴿حافِظُوا عَلَى الصَّلَواتِ وَ الصَّلاةِ الْوُسْطى وَ قُومُوا لِلَّهِ قانِتينَ ﴾۲۳۸، ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجالاً أَوْ رُكْباناً فَإِذا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَما عَلَّمَكُمْ ما لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُون ﴾ ۲۳۹، ﴿وَ أَقامُوا الصَّلاةَ ﴾۲۷۷، ﴿وَ إِذا كُنْتَ فيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلاةَ فَلْتَقُمْ طائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَ لْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرائِكُمْ وَ لْتَأْتِ طائِفَةٌ أُخْرى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ ﴾نساء:۱۰۲، ﴿فَإِذا قَضَيْتُمُ الصَّلاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِياماً وَ قُعُوداً وَ عَلى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقيمُوا الصَّلاةَ إِنَّ الصَّلاةَ كانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنينَ كِتاباً مَوْقُوتاً ﴾۱۰۳﴿ الَّذينَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ ﴾مائدہ:۵۵﴿وَ أَنْ أَقيمُوا الصَّلاةَ ﴾انعام:۷۲ ، ﴿ وَ هُمْ عَلى صَلاتِهِمْ يُحافِظُونَ ﴾۹۲﴿وَ أَقامُوا الصَّلاةَ ﴾ اعراف:۱۷۰﴿الَّذينَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ ﴾انفال:۳، ﴿ ﴾۴﴿ وَ يُقيمُونَ الصَّلاةَ ﴾توبہ:۷۱﴿وَ أَقِمِ الصَّلاةَ طَرَفَيِ النَّهارِ وَ زُلَفاً مِنَ

اللَّيْلِ ﴾ہود:۱۱۴﴿ وَ أَقَامُوا الصَّلاةَ ﴾رعد:۱۲۲﴿ الَّذِينَ آمَنُوا
يُقِيمُوا الصَّلاةَ ﴾براہیم:۳۱،﴿ لِيُقِيمُوا الصَّلاةَ ﴾۳۷،﴿رَبِّ
اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلاةِ ﴾۴۰﴿أَقِمِ الصَّلاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى
غَسَقِ اللَّيْلِ ﴾اسراء:۷۸﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا
الصَّلاةَ ﴾مریم:۵۹﴿وَ أَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي ﴾طہ:۱۴،﴿وَ أْمُرْ
أَهْلَكَ بِالصَّلاةِ﴾۱۳۲،﴿وَ إِقَامَ الصَّلاةِ ﴾انبیاء:۷۳﴿وَ
الْمُقِيمِي الصَّلاةِ ﴾حج:۳۵،﴿ أَقَامُوا الصَّلاةَ ﴾۴۱،﴿ ارْكَعُوا وَ
اسْجُدُوا وَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ ﴾۷۷،﴿فَأَقِيمُوا الصَّلاةَ ﴾۷۸
،﴿الَّذِينَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴾مؤمنون:۲﴿وَ إِقَامِ الصَّلاةِ
﴾نور:۳۷،﴿وَ أَقِيمُوا الصَّلاةَ ﴾۵۶﴿وَ الَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ
سُجَّداً وَ قِيَاماً ﴾فرقان:۶۴﴿الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ ﴾نمل:۳
﴿قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلاً ٥ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلاً ﴾مزمل:۲،۳
﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴾مدثر:۴۳﴿وَ لا صَلَّى ﴾قیامت:
۳۱﴿وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ﴾اعلیٰ:۱۵﴿عَبْداً إِذا صَلَّى ﴾علق:۱۰
﴿ وَ يُقِيمُوا الصَّلاةَ ﴾بینہ:۵﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ﴾ماعون۴،
﴿الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلاتِهِمْ سَاهُونَ ﴾۵﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ ﴾کوثر۲﴿
إِذا نُودِيَ لِلصَّلاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَ ذَرُوا

الْبَیْعَ ﴾صلاۃ جمعہ۔

نماز اوقات مخصوص میں

۱۔کیفیت صلوۃ کیا ہے کیونکہ جاہلیت میں صلاۃ غیر مانوس غیر مالوف تھی کلمہ صلٰوۃ حضرت ابراھیمؑ کی اس دعا میں آیا ہے جب آپ نے اپنے بیٹے اسماعیل اور انکی ماں کو اللہ کے گھر کے جوار میں چھوڑ کے جاتے وقت دعا کی ﴿رَبَّنا إِنِّی أَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتی بِوادٍ غَیْرِ ذی زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنا لِیُقیمُوا الصَّلاۃَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَۃً مِنَ النّاسِ تَھْوی إِلَیْھِمْ وَ ارْزُقْھُمْ مِنَ الثَّمَراتِ ﴾

حضرت ابراہیم عراق کے شہر بابل میں رہتے تھے بابلیوں کی زبان عبرانی تھی صلٰوۃ وصلوات یہ دوکلمہ عبرانی میں مکان صلٰوۃ کو کہا ہے حضرت اسماعیل مکے میں نشو ونما پائے انھوں نے عرب جنوب سے زوجہ انتخاب کی اسماعیل نے عربی زبان کو اپنے سسرال سے سیکھا ہے لہٰذا حضرت اسماعیل کو عرب مستعرب کہتے ہیں موجودہ رائج عربی کو عربی مستعرب کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے استعمال کیا بقرہ:۱۲۵﴿ وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَقامِ إِبْراھیمَ مُصَلًّی وَ عَھِدْنا إِلی إِبْراھیمَ وَ إِسْماعیلَ أَنْ طَھِّرا بَیْتِیَ لِلطَّائِفینَ وَ الْعاکِفینَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُودِ ﴾اس آیت میں جو عبادت حضرت ابراہیم انجام دیتے تھے اس میں رکوع وسجود تھے یہ اس سے پتہ چلتا

ہے کہ نماز ایک عبادت جدید نہیں ہے کہ جو پیغمبر خاتم النبیین لائے ہیں بلکہ یہ نماز حضرت ابراہیم سے یا قبل از ابراہیم تھی جیسا کہ علق: ۹،۱۰ ﴿أَ رَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى ۞ عَبْداً إِذا صَلَّى ﴾ سے ثابت ہے یعنی ابتدائی دعوت میں پیغمبر نماز پڑھتے تھے جو عبادت پیغمبر کرتے تھے اس عبادت کو صلوٰۃ کہتے تھے اس عبادت کو صلاۃ کہنا تسمیۃ الجز باسم کل ہے صلوۃ کے تمام ارکان اجزاء قرائت قرآن میں آئے ہیں پھر بھی فقہ والے قرآن سے یکسرہ منہ موڑے ہیں

اوقات صلاۃ

صلاۃ اوقات مخصوص میں ہے ﴿إِنَّ الصَّلاةَ كانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتاباً مَوْقُوتاً ﴾ نساء ۱۰۳ نماز کے جو اوقات ہیں اسے بندے نے انتخاب نہیں کرنا ہے یہ فارغ اوقات میں انجام دینے والی عبادت نہیں بلکہ عبادت مخصوص اوقات میں انجام دینی ہے ﴿حافِظُوا عَلَى الصَّلَواتِ وَ الصَّلاةِ الْوُسْطى ﴾ مقرر اوقات میں پڑھے لیکن صلوۃ وسطی کا زیادہ خیال رکھیں یہاں صلاۃ وسطی کونسی صلوۃ اس کی فضیلت کی کیا وجہ ہے مفسرین نے مختلف اوقات بتائے ہیں ادھورا چھوڑا ہے صلوۃ وسطیٰ ظہر ہے انسان مسلمان غرق حصول دنیا میں دنیا سے صرف نظر کر کے اللہ کو لبیک کہنا صلوٰۃ کی اہمیت اس آیت سے واضح ہو جاتی ہے صلوٰۃ یعنی ذکر اللہ،

یادِ خدا ہر حالت میں یاد خدا میں بیٹھے ہوئے سوئے ہو یہاں تک اگر دشمن سے دوبدو مقابلے میں ہو اور میدان جنگ ضرب طعن کی گرما گرمی میں ہو تب بھی جسم کو دشمن کے ساتھ رکھے دل اللہ کے ساتھ رکھے شعور انسانی میں ذکر اللہ غائب نہ ہو۔

نماز اوقات مخصوص میں بجالائیں ﴿فَإِذا قَضَيْتُمُ الصَّلاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِياماً وَ قُعُوداً وَ عَلى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلاةَ إِنَّ الصَّلاةَ كانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتاباً مَوْقُوتا﴾ نساء :۱۰۳

۲۔ اسراء: ۷۸ میں آیا ہے ﴿أَقِمِ الصَّلاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلى غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ نماز زوال شمس سے غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔

۳۔ ھود: ۱۱۴ میں آیا ہے ﴿وَ أَقِمِ الصَّلاةَ طَرَفَيِ النَّهارِ وَ زُلَفاً مِنَ اللَّيْلِ﴾ دن رات کی اطراف میں نماز پڑھے دن کی اطراف صبح سے ہوتی ہے انتہاء غروب آفتاب پر ہوتی ہے اول آخر کا ذکر کیا ہے لیکن وقت فضیلت کا عصر اور عشاء کا ذکر نہیں کیا ہے اس کا مطلب اوقات نماز ان مذکورہ اوقات میں ہے اوقات موسعہ ہے مضیقہ نہیں اللہ نے اس محدود میں کسی بھی وقت نماز کو ادا کرنے کا حکم دیا ہے لیکن ترجیح دی ہے کہ پہلے وقت میں نماز پڑھے یہاں چند مفروضے بنتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ نماز کو الگ الگ پڑھے ظہر الگ عصر الگ عشاء الگ

۲۔ نماز کو دونوں ملا کے بیک وقت پڑھے اس میں دو مفروضے ہوتے ہیں

الف۔ نماز اول وقت میں پڑھے ظہر ابتداء زوال میں عصر اپنے وقت میں الگ پڑھے۔

ب۔ ظہر کو تأخیر کر کے عصر کے ساتھ پڑھے نماز مغرب قرآن میں اس کا ذکر نہیں ملا لیکن پوری امت پڑھتی ہے اس لئے بطور احتیاط پڑھتا ہوں اللہ خود فیصلہ کریں گے کہ حرکت باطنیہ تھی یا عمل رسول اللہ تھا واللہ اعلم مغرب کو تأخیر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھے ان تینوں صورتوں میں پیغمبر نے الگ الگ بھی پڑھی ہیں جمع کے ساتھ بھی پڑھی ہیں لیکن پہلے وقت میں نماز پڑھنا فضیلت رکھتا ہے اس میں شک نہیں۔

طریقہ ادائیگی کیسی ہے اس بارے میں پوری امت نے حضر وسفر میں آپ کی اقتداء میں ادا کر کے حفظ کی ہے اس میں اختلاف نہیں اس کے چند راوی نہیں اس کے راوی امت ہے عدد رکعات جس کے بارے میں کچھ خزعبلات باطنیہ ہے جس کو قصر نماز میں بیان کریں گے اوقات نماز کے بارے میں ملاحظہ کریں۔

مسلمان پیغمبر کی بعثت کے بعد نمازیں بیت المقدس کی طرف رخ

کر کے پڑھتے تھے مدینہ پہنچنے کے بعد بیت المقدس سے رخ موڑ کر کعبے کی طرف رخ کر کے پڑھنے کا حکم آیا ہے ﴿قَدْ نَرى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّماءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضاها فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَ حَيْثُ ما كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَ إِنَّ الَّذينَ أُوتُوا الْكِتابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَ مَا اللَّهُ بِغافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ﴾ بقرہ:۱۴۴ میں ہے

صلاۃ قصر

یکے از احکامات قرآنی نماز، روزہ حالت خوف میں قصر پڑھے

﴿وَ إِذا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُناحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذينَ كَفَرُوا﴾ اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ اپنی نمازیں قصر کر دو اگر تمہیں کفار کے حملہ کر دینے کا خوف ہے سورہ مبارکہ نساء:۱۰۱ میں نماز قصر کرنے کا حکم دیا ہے رسول اللہ جب عمرہ کے لئے نکلے حدیبیہ پونچنے تک نماز ظہر پوری پڑھی مشرکین کے خطرے میں تھے یہ بہتر موقع تھا کہ وہ ان پر حملہ کرتے، انہوں نے کہا کہ رسول کے نماز کے وقت حملہ کریں تو نبی کریم نے قصر کا حکم دیا وہاں سے پہلے تک نماز تمام پڑھی جب احساس خطر ہوا تو قصر پڑھی جب فتح مکہ کیلئے روانہ ہوئے جو ۵۰۰ کلومیٹر سے زائد مسافت میں نماز

اور روزہ دونوں رکھ کر آئے ، یہاں تک کہ ایک منزل بہ مکہ سے دور جس جگہ کا نام غطفان ہے وہاں آ کر حکم دیا کہ کل کوئی روزہ نہ رکھے اور نماز بھی قصر کریں یہاں بعض نے روزہ رکھا جس پر رسول اللہ ان سے ناراض ہوئے کہ کیوں حکم عدولی کی ہے کیونکہ مکہ پہنچنے کے بعد تصادم کا خطرہ تھا نماز و روزہ قصر مسافت زمینی پر کہیں نہیں آیا ہے مسافت زمینی کوئی معیار نہیں بنتا ہے قتل و گشتار ہو جائے تو روزہ دار انسان برداشت نہیں کر سکتے تھے لہٰذا قرآن کریم میں قصر کا جو حکم ہے وہ حالت خوف سے مربوط ہے مسافت سے نہیں ہے

﴿وَ إِذا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُناحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكافِرينَ كانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبينا نساء: ١٠١﴾

صلوٰۃ قصر اعراض از قرآن و مشہود قرآن کریم نبی عظیم

فقہاء نے قصر نماز کو طے مسافت سے جوڑا ہے کتاب الموسوعہ الفقھیّۃ کویتیہ جلد ۲۷ ص ۲۷۰ پر لکھا ہے اقل مسافت میں اختلاف ہے مالکیہ ،شافعی، حنبلی ،لیثی اور اوضاعی نے کہا ہے دو دن کا سفر ہے مسافت دن سے ناپی ہے یعنی رات کو سوئے یا رات کو سفر کرے دن کو سوئے یا مسلسل ۴۸ گھنٹے سفر کرے انھوں نے مسافت کو میل سے جوڑا ہے اڑتالیس میل چار بریدیہ وہ کہاں سے لائے ہیں فقہ جعفری نے ۲۴ کلو میٹر مسافت بتائی ہے اور

حنفیوں نے تین دن رات مسلسل سفر بتایا ہے لیکن انھوں نے یہ بتایا ہے سفر نصف سقر ہے سفر کی شدت پریشانی اہل وعیال سے دور رنجیدہ ایک لمبی کہانی بنائی ہے کہ اللہ اپنے بندے کو مشقت میں دیکھنا نہیں چاہتا ہے سفر کی مشقت کا جواز قصر کی سند گردانی ہے اس سلسلہ میں انہوں نے یہ کہانی گھڑی ہے وجوب نماز کی تاریخ میں آیا ہے جب پہلے نماز واجب ہوئی تھی تو اس وقت نماز اللہ نے دو رکعت واجب کی تھی وہ ساقط نہیں ہوگی جو دو رکعت نبی نے اضافہ کی ہے وہ ساقط ہوگی اس کے لئے ایک تاریخی قصہ بنایا ہے کتاب صحیح بخاری جلد اص ۹۷ کتاب الصلوٰۃ میں اس سلسلے میں چند روایتیں نقل کی ہیں

۱۔ پہلا یہ کہ پیغمبر اکرم کو جب معراج پر لے گئے تو پہلے آسمان پر آدم سے ملے پھر آگے نوح سے ملے پھر آگے ابراہیم سے پھر آگے دیگر انبیاء سے ملے پھر آگے آپ پر نماز واجب ہوئی واپس آئے تو موسیٰ سے ملے تو موسیٰ نے پوچھا کیا لائے ہو تو پیغمبر نے جواب دیا پچاس نمازیں واجب کیں ہیں تو موسیٰ نے فرمایا واپس جائیں آپ کی امت یہ برداشت نہیں کرے گی پھر پیغمبر واپس گئے آدھی چھوڑیں پھر موسیٰ نے کہا کہ آپ واپس جائیں یہ بھی برداشت نہیں ہوگا پیغمبر واپس گئے پھر آدھی چھوڑیں قارئین کرام احادیث مراکز اسلامی سے دور خفیہ گاہوں میں جمع باطنیہ غاشمہ ظالمۃ کی جنایتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں ایک قصہ بنا کر موسی اولالعزم نبی اللہ حضرت محمد شریعت

سب کو الف لیلہ بنایا

۲۔ چنانچہ دوسری حدیث میں عائشہ سے نقل ہے جب اللہ نے نماز فرض کی تو چار رکعتیں تھیں یہ جو دو رکعت تھی سفر میں باقی رکھی باقی دو کو ساقط کیا ہے۔

۳۔ اگر آپ ملاحظہ کریں گے تو پہلے لکھتے ہیں کہ یہ حکم قرآن میں ثابت ہے پھر لکھتے ہیں پیغمبر کی سنت سے ثابت ہے پھر لکھتے ہیں اجماع امت سے ثابت ہے گویا کوئی بھی حکم خالص اللہ کا نہیں ہے شریعت اسلام تنہا قرآن سے ثابت نہیں بلکہ اللہ اور رسول کی اشتراک سے بنی ہے یہاں چند سوالات ہیں تمام انبیاء گزشتہ، عالم برزخ میں ہیں وہ برزخ سے نہیں نکل سکتے موسی اولوالعزم حضرت محمد سے زیادہ رحمت والے نہیں ہو سکتے ہیں۔

بلکہ دونوں اولی العزم مل کر بھی اللہ سے زیادہ مہربان نہیں ہو سکتے ہیں۔

۴۔ نبی کریم کو شریعت میں کسی بھی چیز کا اضافہ کرنا تبدیل کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے بے ادبی ہے گویا یہاں امت محمد اس چیز کو برداشت کرے گی یا نہیں دس ہزار سال سے عالم برزخ میں قیام پذیر کو پتہ ہے کہ امت محمد برداشت نہیں کریگی خالق محمد کو پتہ نہیں موسیٰ کو پتہ چلا کہ امت محمد برداشت نہیں کریگی محمد جو تازہ تازہ نبوت پر مبعوث ہوئے دس سال دو بدو مخالفت مزاحمت میں گزر رہے تھے ان کو پتہ نہیں تھا گویا تمام

انبیاء پر شاہد بن کے آنے والے محمد کو پتہ نہیں ہوا موسیٰ کے کہنے پر حضرت محمد دوبارہ درخواست لے گئے پتہ نہیں اللہ کے پاس آپ نے کن الفاظ میں مناجات کی ھوں گی اس کو دین سے مذاق کہیں گے۔

غیر خوف میں قصر نہیں ہوگی اگر کوئی کہے پیغمبر نے غیر خوف والے مواقع میں قصر فرمائی تھی تو ان سے سوال ہوگا پیغمبر نے سفر میں قصر کی ہے وہ کونسا سفر تھا اس وقت کوئی سفر مشقت وزحمت والے کہیں بھی نہیں بلکہ سفر وسیلہ عیش ونوش بن رہے ہیں اب بھی فقہاء نے دین سے کھیلنا چھوڑا نہیں۔

ا۔شریعت اسلام کے اصول ایمان و مبانی احکام میں وارد آیات محکمات سے اعراض کر کے مصنوعات مجعولات خفیہ گاہوں کی حشویات سے بننے والے احکامات میں سے ایک قصر صلاۃ وصوم ہے کتاب وسائل شیعہ ج ۸ میں ۲۴۶ روایات جمع کیں ہیں۔

علماء باطنیہ نے قضا شدہ نمازیں اور عبادات اجارے پر دینے کی اجازت دی ہے عبادات میں قصد قربت شرط ہے لہٰذا غیر سے قصد قربت امکان پذیر نہیں ہے عمداً چھوڑی ہوئی عبادات کے قضا کرنے کی کیا سند ہے؟

طہارت

احکام قرآنیہ میں پہلے عنوان عبادات آتے ہیں عبادات میں پہلے نماز

آتی ہیں نماز سے پہلے طہارت آتی ہے کہ نماز با طہارت پڑھے قرآن کریم میں طہارت جو کہ نماز کے لئے شرط ہے جیسا کہ آیت کریمہ میں آیا ہے۔

﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا إِذا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرافِقِ وَ امْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ إِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوا وَ إِنْ كُنْتُمْ مَرْضى أَوْ عَلى سَفَرٍ أَوْ جاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغائِطِ أَوْ لامَسْتُمُ النِّساءَ فَلَمْ تَجِدُوا ماءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَ أَيْديكُمْ مِنْهُ ما يُريدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَ لكِنْ يُريدُ لِيُطَهِّرَكُمْ﴾ مائدہ:۶ میں ہے

طہارت کیلئے چار لفظ استعمال کئے ہیں ۱۔کلمہ طہارت ۲۔غسل
۳۔مسح ۴۔تیمّم۔

یہاں مؤمنین کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں مؤمنین کو چاہئے علماء فقہاء نے مصطلح قرآنی کو چھوڑ کر از خود کوئی مصطلح گھڑی ہے اس کی کیا منطق ہے عالم ضمائر و فضایا جانتے ہیں مصطلح اختلاق کرنا قرآن کریم سے اعراض نہیں تو کیا ہے گویا ایسا محسوس ہوتا ہے فلسفہ تخلیق فقہ ضد قرآن ہے فقہاء نے پوری کوشش کی ہے فقہ میں مصطلح قرآن استعمال میں نہ لائیں کہ مصطلحات قرآنی کم سے کم استعمال کریں یہاں بھی قرآن سے دور کلمہ طہارت، غسل

چھوڑ کر کلمہ وضوء استعمال کیا ہے اکثر و بیشتر عوام سے گزر کر ہم جیسے علوم حوزہ میں فیل کو پتہ نہیں تھا اب جب کتاب لکھنا شروع کی تو معجم دیکھنی پڑھی صاحب مقائییس جلد۲ ص ۱۳۵ پر لکھتے ہیں واو، ضاد، حرف معتل بمعنی روشنی چمک دار کو کہتے ہیں میں عرصے سے سوچ رہا تھا کلمہ وضوء یہاں کس منطق کے تحت لائے ہیں قرآن کریم حکم طہارت کے بارے میں وارد آیت میں مضمضہ استنشاق نہیں فقہاء نے مضمضہ استنشاق کہاں سے کیوں کس لئے لائے ہیں یہ بات اس کا کیا نقصان ہوا ہاں نقصان یہ ہوا کہ بندہ نے الوھیت میں دخالت دی ہے دوسرا سر اور پاؤں دونوں کو مسح کرنے کا حکم ہے سر اور پاؤں دونوں کو مسح کریں پورا نہیں کرتے کیوں حج وعمرہ میں احرام سے محل کیلئے تقصیر یا حلق آیا ہے وہاں داڑھی سے کچھ بال کاٹنے کا کہتے ہیں ۔جبکہ اھل سنت پاؤں کو دھوتے ہیں یہ کس منطق کے تحت دھوتے ہیں؟ شیعہ سر کے بارے میں کتاب معجم فقہ جواہری جلد ۶ ص ۳۳۱ پر لکھتے ہیں **والواجب منه مایسمی مسحا** ۔جیسا کہ جمل وعقود سرائر ونافع برتحریر قواعد و منتھی احکام قرآن کشف اللسان مدارک مشہور بین علماء یہ ہیں اکتفاء بہ مایسمی باالمسح کافی ہے۔

شیخ طوسی از ثلاثہ اصابع کم نہیں ہونا چاہیئے بعض نے کہا ہے لمکان الباء یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ باء کے جو معانی معروف ہیں ۔اس میں باء

بمعنی بعض نہیں آیا ہے۔ اگر آیا ہے تو شاذ و نادر ہوگا لا تحمل القرآن علی الشوائذ۔

قرآن میں مسح آیا ہے غسل قدمین کہاں سے نکلا ہے؟

احکام قرآنیہ میں سے ایک طہارت ہے فقہاء نے طہارت کی تین اقسام بتائی ہیں وضو، غسل اور تیمّم۔ وضو کس نے اختراع کیا ہے معلوم نہیں قرآن میں آیا ہے﴿ إِذا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ ﴾ غسل چہرہ معلوم ہے اس کی حد نہیں بتائی چونکہ ہاتھ لمبے ہیں اس لئے حد بتائی ہے قرآن نے وضاحت کی ہے ''إِلَى الْمَرافِق '' تک دھوئیں۔ '' وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ '' سر اور پاؤں کا مسح کریں۔ پاؤں مسح کی جگہ تھی حد بیان کی ہے پاؤں اور سر کا مسح دو انگلیوں کی مقدار میں مسح کرتے ہیں یہ کہاں سے نکالا ہے؟

دوسرا جنابت اور حیض و نفاس کے لئے غسل آیا ہے نماز کیلئے منہ اور ہاتھ دھونے ہیں جنابت حیض اور نفاس کیلئے فَاطَّهَّرُوا آیا ہے تمام بدن کا دھونا کہاں سے نکالا ہے؟

غسل مقائیس اللغۃ ج ۲ ص ۳۱۷ غ،س،ل اصل صحیح یدل علی تطہیر الشیء و تنقیۃ محل نجاست دھونے کا کہا ہے یقال غسلت الشیء غسلا والغسل اسم والغسول مایغسل بہ۔

طہر مقاییس ج ۲ ص ۸۱ ط، ہ، راصل واحد یدل علی نقاءشی ءوزوال دنس ومن ذالک الطہر خلاف دنس تطہیر تنزہ عن دم

جب حیض ختم ہوتا ہے تو قرآن کریم میں ’’ فَاطَّهَّرُوا ‘‘ آیا ہے طہارت کریں یا مثلا جماع ہے ’’لامَسْتُمُ النِّساءَ ‘‘ ’تَغْتَسِلُوا ‘ کہا ہے، غسل نجس جگہ کو دھونے کو کہا ہے تو پورے بدن دھونے کا حکم کہاں سے لائے۔

تیمّم ہے تیمّم وہاں ہے جہاں پانی میسر نہ ہو یا پانی ضرر رساں ہو تو تیمّم کریں جنابت حیض میں بھی تیمّم ایک ہے مختلف نہیں ہے۔

قرآن میں احکام صوم

موسوعہ فقیہ کویت ج ۲۸ میں آیا ہے قرآن کریم میں ماہ مبارک رمضان کے علاوہ چند روزوں کا ذکر آیا ہے صوم قضاء رمضان، صوم کفارہ افطار، عمدی رمضان صوم، کفارہ قتل خطاء، صوم الظہار عورت، صوم نکث قسم، صوم بدل قربانی حج، صوم کفارہ شکار آئے ہیں احکام قرآنیہ کے عناوین میں سے ایک صوم ہے صوم لغت میں کسی چیز سے روکنے کو کہتے ہیں۔

مقائیس ابن فارس ج ۲ ص ۲۷، و، م، اصل واحد یدل علی امساک مصطلح قرآن میں شہویات بطنی شہویات جنسی سے روکنے کو کہتے ہیں صوم رمضان یکے از دعائم خمسہ اسلام میں سے ہے وجوب روزہ دوسری ہجری کو ہوا ہے جیسا کہ بقرہ:۱۸۳ میں آیا ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ

عَلَيْكُمُ الصِّيامُ كَما كُتِبَ عَلَى الَّذينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُون ﴿ أَيَّاماً مَعْدُوداتٍ فَمَنْ كانَ مِنْكُمْ مَريضاً أَوْ عَلى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَ عَلَى الَّذينَ يُطيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعامُ مِسْكينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَ أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُون ﴾۱۸۴﴿شَهْرُ رَمَضانَ الَّذي أُنْزِلَ فيهِ الْقُرْآنُ هُدىً لِلنَّاسِ وَ بَيِّناتٍ مِنَ الْهُدى وَ الْفُرْقانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ كانَ مَريضاً أَوْ عَلى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُريدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لا يُريدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلى ما هَداكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾۱۸۵،﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيامِ الرَّفَثُ إِلى نِسائِكُمْ هُنَّ لِباسٌ لَكُمْ وَ أَنْتُمْ لِباسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفا عَنْكُمْ فَالْآنَ باشِرُوهُنَّ وَ ابْتَغُوا ما كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَ كُلُوا وَ اشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيامَ إِلَى اللَّيْلِ وَ لا تُباشِرُوهُنَّ وَ أَنْتُمْ عاكِفُونَ فِي الْمَساجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلا تَقْرَبُوها كَذلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آياتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴾۱۸۷، ج:۴۰ یہ روزہ ماہ مبارک رمضان میں رکھنا ہے ان آیات کریمہ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدیً لِلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾ بقرہ ۱۸۵ میں آیا ہے

یہ روزہ ماہِ رمضان کے مہینے میں رکھنا ہے باقی تفصیل آگے بتائیں گے مریض یا سفر میں ہو تو روزہ قصر کر سکتا ہے واجب نہیں ہے روزہ رکھے تو بہتر ہے اگر قصر کرے تو ایک مد بھی دینا ہے بعد میں قضاء کرے اور ایک مد ہر دن کے لئے دے اگر کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو روزہ رکھے تطوع اس فعل کو کہتے ہیں جو شریعت میں واجب آیا ہے جسے حالت مرض یا سفر میں افطار کر سکتے ہیں اگر روزہ رکھیں تو تطوع ہوگا ہر دن کا ایک مد دیں اور قضاء کریں اس حالت میں بھی اگر روزہ رکھیں اس کو تطوع کہتے ہیں یعنی فعل بذات خود اچھا ہے بجالائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے شریعت کے مطابق ہے ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ﴾ مستحب روزوں کی اسناد کلمہ تطوع شامل نہیں ہوگا قرآن کریم کو ھدایت انسان سے باز رکھنے منصرف رکھنے آخرت سے چشم پوشی کر کے اس کو حصول دنیا کے لئے ذریعہ بنانا بدترین فاسدترین جرم و جنایت ہیں اللہ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا ہے یہ سب اس آیت کریمہ کی مصداق ہے۔ تمہارے لئے ماہ رمضان کی رات میں عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارے لئے رات پردہ

پوش ہیں اورتم انکے لئے۔ خدا کومعلوم ہے کہ تم اپنے ہی نفس سے خیانت کرتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کر کے تمہیں معاف کر دیا۔ اب تم اطمینان سے مباشرت کرو اور جو خدا نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے اس کی آرزو کرو اور اس وقت تک کھا پی سکتے ہو جب تک فجر کا سیاہ ڈورا سفید ڈورے سے نمایاں نہ ہو جائے۔ اس کے بعد رات کی سیاہی تک روزہ کو پورا کرو اور خبردار مسجدوں میں اعتکاف کے موقع پر عورتوں سے مباشرت نہ کرنا۔ یہ سب مقررہ حدود الٰہی ہیں۔ ان کے قریب بھی نہ جانا۔ اللہ اس طرح اپنی آیتوں کو لوگوں کے لئے واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ شاید وہ متقی اور پرہیزگار بن جائیں

بقرہ:۱۸۷ ﴿ وَ الصَّائِمینَ وَ الصَّائِماتِ ﴾ احزاب:۳۵

یہاں حرمت اور مباح کے بارے میں تفصیل بیان کی ہے اس میں مؤمنین سے خطاب کیا ہے اس میں محرمات اور واجبات کا ذکر ہے وہاں تعدی تجاوز کرنے سے منع کیا ہے ان حدود سے تعدی تجاوز کرنے والوں کو ظالم کہا ہے

احکام قرآنیہ صوم اختتام کرنے سے پہلے فقہاء علماء کے حکم قرآن پر ڈاکہ کا تذکرہ کرنا ضروری ہے صوم رمضان کی فضیلت میں ایک حدیث قدسی غیر مقدس پیش کرتے ہیں اللہ سے استناد نا روا کر کے کہتے ہیں الصوم لی وانا اجزی کیا صلات اللہ کے لئے نہیں ہے؟ حج بیت اللہ کیلئے نہیں ہے؟

۲۔ چالیس پنتالیس کلومیٹر پر گاڑی ایک گھنٹہ سفر کر کے روزہ قصر حکم تعبدی نہیں ہے سبب عسر ہے ہوائی جہاز میں اسلام آباد جانا ایران سعودیہ جانا عسر نہیں ہے

وجوب فطرہ اعراض از قرآن

وجوب فطرہ ۲۰، ۳۰ سال سے یہ فطرہ سیکولروں ملحدوں دہشت گردوں دین سے دو بدو جنگ لڑنے والوں کا بجٹ بنا تھا جو اسلام کی سربلندی کے لئے وضع ہو مؤمنین کی حفظ آبرو کے لئے وضع ہو وہ چیز کفر و الحاد کی بالادستی مؤمنین کی تذلیل وتحقیر بعض مواقع پر مؤمن کشی میں صرف ہو جائے تو اس عمل انحرافی کا احساس رکھنے والے کیا کرسکتا ہے اگر کچھ نہیں کر سکتا ہے تو اس پر کیا گذرے گا معاشر سے مقام وحیثیت رکھنے والے علماء انہیں داد وتحسین دیں اتحاد قائم کریں اس وقت خود اس چیز کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں اس کی قرآن وسنت میں کیا حیثیت ہے چنانچہ قضیہ خمس جس کے بارے میں کہا جاتا تھا ترویج دین اعلاء کلمہ اسلام کی راہ میں صرف ہوتا ہے بعد میں فاسقین فاجرین افعال حرام میں صرف کرتے دیکھا انگلش میڈیم سکول جعلی مزارات شعر گوئی ٹی وی چینل میں صرف ہوتے دیکھا۔ ہر روز کفر کا بول بالا دین والوں کی بول اسفل سافلین ہوتے دیکھ کر اس میں تحقیق کرنا شروع کی۔ نفی، عدمی پر پہنچا تھا اس طرح فطرہ بھی

ایک پیوند نا مناسب منصوب دیکھ کر تحقق میں لگے تھے۔حال ہی میں جب یہ کتاب لکھنا شروع کی تو بحث زکوٰۃ چھیڑی اس سلسلہ میں مصادر تلاش کرتے وقت فقہ زکاۃ فقیہ معاصر دکتور یوسف قرضاوی کو اٹھایا تو اس کتاب کے ص ۶۱۶ پر زکوٰۃ فطرہ کا ذکر تھے زکاۃ فطرہ کی ماہ رمضان کے اختتام پر کس آیت یا سنت رسول سے ثابت ہے نیز فطرہ کے معنی خلقت کے ہیں اور مال کا نکلنا تزکیہ نفس کے لئے ہے روزہ قبولیت کے لئے دینے والی مقدار کو فطرہ کہتے ہیں۔

زکات فطرہ: یوسف قرضاوی کہتے ہیں یہ کلمہ عربی نہیں ہے عربی میں یہ کلمہ استعمال نہیں یہ کلمہ کسی غیر عربی زبان سے بنایا ہے علامہ ابن عابدین نے لکھا ہے یہ لفظ مولدہ ہے۔عامی زبان ہے مولدہ وہ اصطلاحات ہے جو بنی امیہ کے دور میں استعمال آیا ہے۔اس کو صدقہ فطرہ کہتے ہیں اس کی سند کیا ہے؟ جس واجب کا نام مشکوک ومخدوش ہو غیر مربوط ہو قرضاوی جیسی علمی شخصیت خوف زدہ ہوتی ہے۔ملک جب ضعیف کمزور ہو جاتا ہے نالائق قیادت اقتدار پر آجاتے ہیں تو رفتہ رفتہ ملک طوائف الملوک میں بٹ جاتا ہے۔

آخری رمضان کو علماء مراجع رؤیت ھلال کا حکم صادر کرتے ہیں آلات تحقیقِ جدید یا شیاع یا حکم مرجع پر روزہ کھول سکتے ہیں کیا کسی کے لئے

ثابت ہو جائیں تو دوسروں کو بھی بتانا سب ساتھ روزہ کھولیں یہ کہاں سے نکلا ہے قرآن میں آیا ہے جس نے چاند دیکھا وہ روزہ کھولیں روزہ کھولنا رکھنا عید سے جوڑنا ظلم بربریت بدعت ہے قرآن سے کھیلنا ہے۔

دنیا میں تاریخ کا آغاز و اختتام شمسی حوالے سے کرتے ہیں دین اسلام میں حسب حکم قرآن چاند کے حساب سے کرتے ہیں عرصہ دراز سے جب سے اسلامی معاشرے پر ہیر پھیر کرنے والے باطنیہ کا قبضہ ہوا وہ اس کو توڑنے پر تلے ہوئے ہیں عرب ہمیشہ تاریخ عربی قمری سے کرتے تھے تاریخ شمسی فرضی ہے جو کسی بھی وقت سے کر سکتا ہے کیونکہ ان کے پاس کوئی دین نہیں ہوتا ہے لیکن دین اسلام میں تاریخ طبیعی ہے عربوں کو چاند کی حالت عجیب لگ گئی انھوں نے رسول اللہ سے سوال کیا چاند کیا ہے پہلے چھوٹا ہوتا ہے پھر بڑا ہو جاتا ہے پھر وہ چھوٹا ہو جاتا ہے پھر غائب ہوتا ہے پھر جب نکلتا ہے تو بہت باریک نکلتا ہے اس کی کیا منطق بنتی ہے کیا حقیقت ہے عرب ان پڑھ کے لئے یہ موضوع سمجھ میں آنے والے نہیں تھے اللہ سبحانہ نے فرمایا لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں ان کے سوال کا جواب نہیں دیا کیونکہ ان کی سمجھ میں آنے والی نہیں تھی کوئی فائدہ بھی نہیں تھے حکم بتایا ہے یہ جو چھوٹا ہوتا ہے پھر بڑا ہوتا ہے یہ تاریخ بتانے کے لئے ہے حج ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کھولنے کے لئے ہے جب بنی عباس کی حکومت بنی بنی عباس

اھل فارس کے کاندھوں پے سوار ہو کے اقتدار پہنچے تھے انھوں نے حکومت پر دباؤ ڈالا کہ نوروز بھی حکومتی سطح پر منائے نوروز حکومتی سطح پر منانے کے لئے مسلمانوں کو خاموش کرنے کے لئے روزہ کھولنے کو عید کہا یہ حکومتی ملاؤں نے بنایا سب ایک دن روزہ رکھیں ایک دن سب کھولیں ایک طرف سے دین سے کھیلا دوسری طرف سے روزہ سے کھیلا اور روزہ رکھنے والوں پر جرمانے کے طور پر فطرہ واجب کیا اس دن سے مسلمانوں میں اختلافات کا ایک باب کھولا ہے حکمِ حاکم سے روزہ کھولے مجتہد جامع شرائط کے حکم سے روزہ کھولے یہ گیم مرجعیت کے گھر میں پہنچی یہاں سے شیعوں کے مرجعیت کے گھر سے دیہی گاؤں کے علماء تک پہنچی جس طرح ملکوں میں مشرق مغرب میں سورج نکلنے غروب ہونے کا وقت مختلف ہوتا ہے جتنا مشرق سے مغرب کی طرف جاتا ہے غروب آفتاب میں علاقے میں فرق پڑتا ہے تو جلدی مغرب ہو جاتی ہے سورج جب مشرق سے طلوع ہوتا ہے تو مغرب واقع علاقے میں فرق پڑتا ہے دیر ہوتا ہے چاند کا بڑا ہونا چھوٹا ہونا چاند اور سورج کے درمیان زمین آتی ہے تو چاند نظر آنا بند ہوتا ہے زمین چاند کے درمیان میں ڈھائی دن رہتی ہے اس کے لئے انھوں نے پہلے ایک افق بنایا بعد میں یورپ امریکا تک عید بھی ایک یا دو کے حساب کیا پھر شیاع بنایا یعنی بہت سوں نے دیکھا ہے ایک آدمی نے دیکھا اور دیگران نے نہیں دیکھا تو وہ

بھی روزہ نہیں کھول سکتا ہے یعنی اجتماع کے ساتھ کھولے یعنی حکم شرعی سے کھیل کھیلا ہے اس نام سے مصنوعی خوشی تازہ لباس پہننا ایک دوسرے کے گھر میں ملنے جانا بہت سی خرافات بھی مسلمانوں میں پھیلائی ہیں یہ اپنے گردن پے الٹا کے قیامت میں محشور ہونگے اب تو مجتہدین تک نہیں رہے گاؤں کے مولوی بھی مفتی بن گئے ہیں غرض دین کو قرآن سے لینے کی بجائے قیل وقال سے لینے کی سند فقہاء اربعہ سے شروع ہوئی ہے اور حدیث موثق میں تشریح آئی ہم اور یہ بڑا وسیع ملک ایک افق نہیں ہوتے اگر مشرق مغرب افق میں آجائیں شمال جنوب نہیں آتا پاکستان اور ایران ہندوستان سعودی جیسے ملکوں کا ایک افق نہیں ہوتا ہے کہاں کس دلیل سے ان کو ایک افق شرعی قرار دیا ہے۔ حکم حاکم حکم مجتہد شیاع متواتر سب جعلیات بے اسناد ہیں

عید کا جو مظاہر چل رہے ہیں وہ آیت قرآن سے متصادم ہیں لہٰذا قرآن آنے کے بعد یہ مظاہر عید پہلے عکاظوں میں ہوتے تھے اسلام آنے کے بعد ختم ہوئے تھے یہاں تک دور عباسی میں دوبارہ زندہ ہوئے ہیں دور عباس میں عباسیوں نے اہل فارس کو خوش کرنے کے لئے عید کا اعلان کیا جو مسلمانوں کے گلے پڑا ہے اس وقت سے ابھی تک فقہاء نے سنت جاہلیت عرب مجوس صلیبین زندہ کی ہے کسی فقیہ کے پاس کوئی ہاتھ پکڑنے

والی کوئی دلیل جو قرآن سے متصادم نہ ہو آیات محکمات سنت قطعیہ پیش کر کے لکھ کے نشر کی ہو؟ ہم فتویٰ نہیں دیتے لیکن چیلنج کرتا ہوں اصول محکمات قرآنی اعیاد کے خلاف مناظرہ ومکاتبّت کرتے ہیں۔

رمضان کے علاوہ بھی کچھ روزے بطور کفارات واجب ہیں یہ پانچ قسم کے ہیں

۱۔نکث یمین قسم توڑنا تین دن روزہ رکھنا ﴿فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيمانِكُمْ إِذا حَلَفْتُمْ ﴾ مائدہ:۸۹

۲۔قربانی درمنی کے بدلہ دس دن روزہ ﴿ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ إِذا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كامِلَةٌ ﴾ بقرہ:۱۹۶

۳۔کسی انسان کو غلطی سے قتل کیا ہے تو اس کے کفارے میں دو مہینے روزہ رکھنا ہے ﴿ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيامُ شَهْرَيْنِ مُتَتابِعَيْنِ ﴾ نساء:۹۲

۴۔ظہار ہے اپنی بیوی سے ہمبستری نہ کرنے کے لئے کہا میرے لئے تم میری ماں کی کمر مانند ہے ﴿وَ الَّذينَ يُظاهِرُونَ مِنْ نِسائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِما قالُوا فَتَحْريرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَماسَّا ذٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَ اللَّهُ بِما تَعْمَلُونَ خَبيرٌ ﴾ مجادلہ:۳،﴿فَمَنْ لَمْ يَجِدْ

فَصِیامُ شَهْرَیْنِ مُتَتابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ یَتَماسَّا﴾ ۴ میں ہے

احکام ایمانیات معجم مفصل ص ۱۵۷ ﴿وَ لا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَیْمانِکُمْ﴾ بقرہ: ۲۲۴ ﴿لا یُؤاخِذُکُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فی أَیْمانِکُمْ وَ لکِنْ یُؤاخِذُکُمْ بِما عَقَّدْتُمُ الْأَیْمانَ فَکَفَّارَتُهُ إِطْعامُ عَشَرَةِ مَساکینَ مِنْ أَوْسَطِ ما تُطْعِمُونَ أَهْلیکُمْ أَوْ کِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْریرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَصِیامُ ثَلاثَةِ أَیَّامٍ ذلِکَ کَفَّارَةُ أَیْمانِکُمْ إِذا حَلَفْتُمْ وَ احْفَظُوا أَیْمانَکُمْ﴾ مائدہ :۸۹ ﴿وَ لا تَکُونُوا کَالَّتی نَقَضَتْ غَزْلَها مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْکاثاً تَتَّخِذُونَ أَیْمانَکُمْ﴾ نحل :۹۲، ﴿وَ لا تَتَّخِذُوا أَیْمانَکُمْ﴾ ۹۴

کتاب دائرۃ المعارف الشیعی اعلمی جلد ۱۱ ص ۳۳۱ شعبان رمضان رجب میں روزے رکھنے والوں کے لئے بے نہایت اجر وثواب نقل کیا ہے میں یہاں علماء بزرگ دانشمندان اور دانشوران دینداران سے سوال و استفسار کرنا چاہتا ہوں رمضان المبارک میں روزہ اللہ کی کتاب میں آیا ہے اس کے لئے کوئی اجر وثواب نہیں لیکن رجب شعبان و دیگر دنوں کے لئے روزہ رکھنے کے لئے اجر وثواب کیوں؟ ان روزوں کی اسناد کیا ہے؟

یہاں ہم ایک عرصہ طویل سے مفاتیح یا علماء کی زبان میں مستحبات نفلیات مندوبات کی ترغیب سن رہے تھے دل میں خراش اس وقت آئی جب

بعض مستحبات کے لئے اجر وثواب کثیر رکھا ہے اس کا مقصد کیا ہے اللہ نے خود کے واجب کردہ عبادت کے لئے کوئی اجر وثواب نہیں رکھا ہے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ لوگ دھوکہ باز بدنیت ضد دین والے ہیں بدنیتی پرمبنی ہے چنانچہ ہر مہینے تین دن یا پھر رجب شعبان رمضان ملا کے تین مہینے متصل روزہ رکھے یہ لوگ ایک طرف سے نفلیات مستحبات ٹھونستے ہیں اور دوسری طرف سے واجبات میں خلل اور تسامح پیدا کرتے ہیں یہاں سے ہمارے ذہن میں شکوک وشبہات جنم دیئے

احکام قرآنیہ حج بیت اللہ

یہ تینوں عبادات تنہا شریعت اسلام سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ شرائع سابق میں بھی موجود تھیں اگر کوئی جہت وکیفیت میں فرق آیا ہے تو اس کو پیغمبر نے عملاً بیان کیا ہے جیسا کہ ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِى بِبَكَّةَ مُبَارَكاً وَ هُدىً لِلْعالَمِينَ ﴾ عمران:۹۶ میں آیا ہے حضرت ابراہیم سے ہوتا ہوا پیغمبر کے دور تک حج کا سلسلہ جاری تھا دور جاہلیت میں لوگ موسم حج میں حجاج بیت اللہ الحرام کے جان و مال کے تحفظ کی خاطر تین مہینے جنگ نہ کرنے اور سال بھر عمرے کے لئے آتے تھے حج کے موقع پر حج کے لئے آتے تھے اور کسی بھی وقت کہیں بھی نہیں ملتا کہ وہ عمر بھر میں ایک دفعہ کرتے تھے تو یہاں سے یہ سوال ہے کہ یہ ایک دفعہ عمر بھر میں کہاں سے نکالا ہے جو

روایت اس سلسلے میں پیش کرتے ہیں یہ روایت جہاں اس کے راوی مجہول، روایت مرسلہ اور اپنے متن بھی مخدوش ہے روایت میں آیا ہے پیغمبر سے کسی عرب نے سوال کیا کتاب موسوعہ فقہیہ کویتی جلد ۱۷ ص ۲۴ میں آیا ہے مسلم نے ابوھریرہ سے نقل کی ہے کہ پیغمبر نے خطبہ دیا آپ نے فرمایا ایھا الناس قد فرض اللہ علیکم الحج ؛فقال رجل: أکل عام یا رسول اللہ ﷺ تو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا حج ہر سال واجب ہے پیغمبر خاموش رہے جواب نہیں دیا اس آدمی نے پھر پوچھا تیسری دفعہ پیغمبر نے فرمایا اگر میں نعم کہتا تو ہر سال واجب ہوتا ایک آدمی نے پوچھا یہ اپنی جگہ نکرہ ہے اس کا نام کیوں نہیں آیا یہ خلاف سیرت رسول اللہ ہے

۲۔حضرت محمد اللہ کی طرف مأموریت رکھتے ہیں سائلین کا جواب دیں۔

۳۔رسول اللہ کے نعم، لا سے واجب حرام نہیں ہوتا ہے لا سے ساقط نہیں ہوتا وجوب وحرمت، حکم اللہ سے ہوتا ہے۔

۴۔کسی کو رعشہ آیا تو نبی کریم نے اس کو بتایا کہ اجتماع میں اٹھ کر سوال کرے یہاں سے جعل کی بدبو آتی ہے۔

۵۔اس نے دو دفعہ پوچھا جواب نہیں ملا اس کا معنی اس کے ساتھ بے اعتنائی کی یہ عبس کی شان نزول جیسا بنتا ہے۔

۶۔اللہ نے اس آیت میں حج کے وجوب کو استطاعت سے جوڑا ہے چنانچہ آیت کریمہ میں آیا ہے کہ وہ جو استطاعت رکھتے ہیں یہ اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ واجب ہے کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں استطاعت کی اقسام ہیں استطاعت مالی استطاعت جسمانی استطاعت مکانی استطاعت انتظامیہ مکہ سب ملک مستطیع ہوتا ہے جو قرب و بعد مکہ مکرمہ کی نسبت اپنے ملک کی انتظامیہ سے فرق پڑتا ہے حکومت مکہ کی انتظامیہ کی اجازت بھی استطاعت میں فرق پڑتا ہے اپنے ملک کی انتظامیہ کی اجازت بھی استطاعت میں آتی ہے شریعت فقہ اور حدیث نے دین سے کھیل کھیلا ہے ابراہیم جناتی نے کہا ہے ہم نیا آغائے شہرودی کے تین سو فتوی تبدیل کئے ہیں لیکن ہمیں یہاں ایک مسئلہ یاد آتا ہے حیرت کی بات ہے۔

﴿وَ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطاعَ إِلَيْهِ سَبيلاً﴾ عمران:۹۷

﴿إِنَّ الصَّفا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلا جُناحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِما﴾ ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُوماتٌ فَمَنْ فَرَضَ فيهِنَّ الْحَجَّ فَلا رَفَثَ وَ لا فُسُوقَ وَ لا جِدالَ فِي الْحَجِّ وَ ما تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَ تَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوى وَ اتَّقُونِ يا أُولِي الْأَلْبابِ﴾ ۱۹۷، ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُناحٌ أَنْ تَبْتَغُوا

فَضْلاً مِنْ رَبِّکُمْ ﴾

وقوف عرفات و مشعر الحرام کے بارے میں آیت: ﴿ فَإِذا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفاتٍ فَاذْکُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرامِ وَ اذْکُرُوهُ کَما هَداکُمْ وَ إِنْ کُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴾۱۹۸، ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفاضَ النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ ۱۹۹، ﴿ فَإِذا قَضَيْتُمْ مَناسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللَّهَ کَذِکْرِکُمْ آباءَکُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِکْراً فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا وَ ما لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلاقٍ ﴾۲۰۰، ﴿وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنا عَذابَ النَّارِ ﴾۲۰۱، ﴿أُولئِکَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا کَسَبُوا وَ اللَّهُ سَرِيعُ الْحِساب﴾۲۰۲

تمام مناسک بلا استثناء توڑنے کے لئے جعلی مسائل بنائے ہیں حکم وقوف در منیٰ توڑنے کے لئے رات حرم میں عبادت میں گزارنے کی تلقین کرتے ہیں حرم میں نہیں اپنے بستر پر آرام سے سوئیں وقوف منیٰ ساقط ہے ﴿وَ اذْکُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُوداتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ وَ مَنْ تَأَخَّرَ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقى وَ اتَّقُوا اللَّهَ وَ اعْلَمُوا أَنَّکُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴾۲۰۳، وجوب حج بیت اللہ الحرام: ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَکَّةَ مُبارَکاً وَ هُدىً

لِلْعالَمینَ ﴾عمران:۹۶،﴿فیهِ آیاتٌ بَیِّناتٌ مَقامُ إِبْراهیمَ وَ مَنْ دَخَلَهُ كانَ آمِناً وَ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطاعَ إِلَیْهِ سَبیلاً وَ مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعالَمینَ ﴾۹۷

واجبات ومحرمات حج: ﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهیمَةُ الْأَنْعامِ إِلاَّ ما یُتْلى عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ یَحْكُمُ ما یُریدُ ﴾۳۲

حج میں قربانی: مومن مسلمان جہاں کہیں ہوں جس کسی نے اس کتاب کو پڑھا ان سے توجہ کا طالب ہوں اس وقت حج عظیم فریضہ شکوک وشبہات میں ڈوبا ہوا ہے کاروان لوگوں سے قربانی کی رقم وصول کر کے قربانی نہیں کرتے ہیں قربانی مشکوک ہوتی ہے اطمینان سکون قلبی کیلئے قربانی کے بدلے میں روزے رکھیں وہ تسلی بخش ہے﴿وَ الْبُدْنَ جَعَلْناها لَكُمْ مِنْ شَعائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فیها خَیْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَیْها صَوافَّ فَإِذا وَجَبَتْ جُنُوبُها فَكُلُوا مِنْها وَ أَطْعِمُوا الْقانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ كَذلِكَ سَخَّرْناها لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾۳۶﴿لَنْ یَنالَ اللَّهَ لُحُومُها وَ لا دِماؤُها وَ لكِنْ یَنالُهُ التَّقْوى مِنْكُمْ كَذلِكَ سَخَّرَها لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلى ما هَداكُمْ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنینَ ﴾۳۷

مائدہ:۱، ﴿یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تُحِلُّوا شَعائِرَ اللَّهِ وَ لاَ الشَّهْرَ
الْحَرامَ وَ لاَ الْهَدْىَ وَ لاَ الْقَلائِدَ وَ لاَ آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرامَ
يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنْ رَبِّهِمْ وَ رِضْواناً وَ إِذا حَلَلْتُمْ فَاصْطادُوا وَ لا
يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ أَنْ
تَعْتَدُوا ﴾۲، ﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ
الصَّيْدِ تَنالُهُ أَيْدِيكُمْ وَ رِماحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخافُهُ بِالْغَيْبِ
فَمَنِ اعْتَدى بَعْدَ ذلِكَ فَلَهُ عَذابٌ أَلِيمٌ ﴾۹۴، ﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ وَ مَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّداً
فَجَزاءٌ مِثْلُ ما قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْياً
بالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعامُ مَساكِينَ أَوْ عَدْلُ ذلِكَ صِياماً
لِيَذُوقَ وَبالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَ مَنْ عادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ
وَ اللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقامٍ ﴾۹۵، ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعامُهُ
مَتاعاً لَكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ ما دُمْتُمْ حُرُماً وَ
اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴾۹۶ ﴿جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ
الْحَرامَ قِياماً لِلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرامَ وَ الْهَدْىَ وَ الْقَلائِدَ ذلِكَ
لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ ما فِي السَّماواتِ وَ ما فِي الْأَرْضِ ﴾۹۷
، ﴿لِيَشْهَدُوا مَنافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُوماتٍ

عَلی ما رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعامِ فَكُلُوا مِنْها وَ أَطْعِمُوا الْبائِسَ الْفَقِيرَ ﴾۲۸، ﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوفُوا نُذُورَهُمْ﴾

حکم طواف کعبہ: ﴿وَ لْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴾تا۲۹، ﴿ذٰلِكَ وَ مَنْ يُعَظِّمْ شَعائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّها مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴾۳۲، بیان عمرہ ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرامَ إِنْ شاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُؤُسَكُمْ وَ مُقَصِّرِينَ لا تَخافُونَ فَعَلِمَ ما لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحاً قَرِيباً ﴾فتح:۲۷

کلمہ حج ۹ بار آیا ہے ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ ﴾ بقرہ :۱۵۶، ﴿هِيَ مَواقِيتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ﴾۱۸۹

قربانی در حج اور بدل قربانی روزہ دس دن: ﴿أَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰه ..... فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجّ.... ﴾۱۹۶ ﴿ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ ﴾توبہ:۳ ﴿وَ أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ ﴾ حج:۲۷، ۲۶، ۲۸۲۷، ۲۹، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۶۷، ۷۷، عمران:۹۷ ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَ مَنْ كَفَرَ

فَإِنَّ اللَّهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعالَمینَ ﴾اس میں یہ نکات آئے ہیں۔

الف۔ یہ اللہ کے لئے لوگو کے ذمہ واجب ہے کہ وہ بیت اللہ کا حج کرے۔

ب۔ بیت پر الف لام داخل ہے اس سے مراد کعبہ ہے

۳۔ آغاز روزہ اختتام روزہ رویئت ھلال سے ہوتا ہے جیسا کہ تاریخ اسلام اسی بنیاد پر قائم ہے حج قمری کے حساب سے ہوتا ہے ﴿یَسْئَلُونَکَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَواقیتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ﴾ بقرہ :۱۸۹ ﴿وَ أَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ وَ لا تَحْلِقُوا رُؤُسَکُمْ حَتَّی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهُ فَمَنْ کانَ مِنْکُمْ مَریضاً أَوْ بِهِ أَذیً مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْیَةٌ مِنْ صِیامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُکٍ فَإِذا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَی الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَصِیامُ ثَلاثَةِ أَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ إِذا رَجَعْتُمْ تِلْکَ عَشَرَةٌ کامِلَةٌ ذلِکَ لِمَنْ لَمْ یَکُنْ أَهْلُهُ حاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ وَ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدیدُ الْعِقابِ ﴾ ۱۹۶

۴۔ دین اسلام کی تیسری آخری عبادات حج بیت اللہ الحرام ہے اسلام آنے سے پہلے سال کا اختتام حج بیت اللہ الحرام سے کرتے تھے

چنانچہ حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ اپنی بیٹی کا صداق آٹھ حج کو رکھا تھا یا اس وقت سنہ کا حساب حج سے کرتے تھے تحفظ حجاج کی خاطر تین مہینے جنگ بندی رکھتے تھے تاکہ حجاج کا آنا واپسی کا تحفظ کریں

۵۔ اعمال حج طواف بیت سعی بین صفا و مروہ وقوف عرفات مذدلفہ منی میں قربانی ہے تاریخ تأسیس کعبہ کب کس نے کی۔ اس کی دقیق تاریخ قرآن کریم میں نہیں آئی ہے ابراہیم خلیل نے سابقہ بنیاد سے اٹھایا ہے فقہ اسلامی میں حج کا وجوب ان کی سنت جاریہ کے تحت استناد کرتے ہیں۔

۶۔ حج کے بارے میں آیات قرآن کے ساتھ سنت و سیرت رسول اللہ بھی ہے رسول نے بھی حج و عمرہ دونوں کیا ہے دونوں کا احرام میقات مقررہ سے احرام باندھے ہیں گھر سے نہیں ملک کے اڈوں یا شہر سے نہیں۔ دین اسلام پر ایمان صادق رکھنے والے اور اس عظیم فریضہ پر عمل کرنے والوں کو چاہیے کہ خود کو کثیر رقم کے ساتھ کاروانوں کا بکرہ نہ بنائیں کاروان اس وقت قرامطہ سابق، مناسک حج توڑنے اور حاجیوں کو لوٹنے پر تلے ہوئے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں تمام مناسک میں تبدیلی لائیں۔ سیرت و سنت پیغمبر کا واضح مصداق آپ کی سیرت عملی ہے جسے بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے۔ احرام ہوائی جہاز میں باندھنا سیرت پیغمبر کے خلاف ہے آپ کی سیرت عملی جسے بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے لیکن اگر صرف سنت قولی ہے تو اس کی

حجت ہونے کی کوئی دلیل نہیں اس پر ہر مسلمان کو سوچنا چاہیئے اپنے گھر سے بس اسٹاپ سے ریلوے ہوائی جہاز میں احرام باندھنا میقات نہ جانے کا اصرار کرنا سیرت پیغمبر کے خلاف ہے آپ کی سیرت عملی اپنی جس کے شاہد و ناظر امت تھی صرف اس پر مسلمان کو سوچنا چاہیئے۔

تاریخ قرامطیہ میں آیا ہے یہ گروہ منسوب ہے اس کے بانی حمدان قرمط یہ شخص اپنے دور میں مجوسی ضد دین آج کل کے کمیونسٹ عقائد والے تھے اس نے بحرین میں قرامطہ کی حکومت قائم کی ان کو باطنیہ کا بائیں بازو کہا جاتا ہے یہ گروہ بیت اللہ الحرام اور اس کے زائرین سے بغض غلیظ رکھتے تھے چنانچہ چند سال یہ ایام حج میں حجاج کو لوٹتے تھے اور کعبہ کی اہانت و جسارت کرتے تھے آخر میں نوبت یہاں تک پہنچے تھے وہ حجر اسود کو اٹھا کر لے گئے چند سال تک مسجد کوفہ میں لٹکا کے رکھا قرامطہ اسماعیلیوں کا بائیں بازو ہے مجوسیوں سے وابستہ ہے ضد ادیان بالخصوص اسلام کی اساسوں سے عداوت نفرت کراہت جسارت سے لبریز رہتے ہیں ان کو قرآن حضرت محمد کعبہ حج سے بہت چڑ رہتی ہے شیعہ اسماعیلی ہی ہوتے ہیں کیونکہ اثنا عشری کسی بھی حوالے سے نہیں بنتے ہیں چنانچہ ہم نے معجم حج و حجاج میں وجوہات واضح کیں ہیں الغرض اس وقت قرامطہ سے وابستہ کاروانیں اپنے ضد اسلام ضد قرآن ضد محمد ضد کعبہ حقد و کینہ کا جی بھر کر مظاہرہ کرتے ہیں روکنے والوں کے

لئے سعودی وہابی کا طعنہ دیتے ہیں حجاج کو لوٹتے ہیں اعمالِ حج مختلف طریقوں سے خلط ملط خراب کرتے ہیں حاجیوں سے خطیر رقم عوض خدمت لیتے ہیں قربانی کا پیسہ لیکر کھاتے ہیں کعبہ کو زچہ خانہ علی بتاتے ہیں خود ساختہ مزارات امیر المؤمنین بہت سے امام زادوں کی قبر کی زیارت کو حج پر برتری دیتے ہیں میقات توڑنے پر اکڑے رہتے ہیں حرم میں نماز جماعت سے روکنے کے لئے رہائش گاہوں میں جماعت قائم کرتے ہیں حج اعمال عبادی میں سے ہے اس کے تمام عناصر قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔

وجوب حج فقہ اسلامی میں مضحکہ خیز ہے وجوب مانند صلاۃ وصوم نہیں ہے نماز میں دوگنا اضافہ صوم میں اضافہ حج صرف عمر میں ایک دفعہ حج میں مستحب نفل اضافہ نہیں کیا عمرے کا بھی ثواب بیان نہیں کیا وہاں کئی قسم کے مناسک انجام دیتے ہیں شعراء غاوین لے جاتے ہیں بعض نعت خواں لے جاتے ہیں قرآن میں ممنوع مشاعرہ ہوتے ہیں مداح خان منقبت گویاں کو یہاں سے اعزازی طور پر لیجاتے ہے خوف اللہ نہیں، جھوٹے مصائب قصہ کہانیاں ہیں وہ قرآن کو کنارے پر لگا کر حج اور بیت اللہ سے جان چھڑائیں بعض مزار کی زیارت کو حج پر ترجیح دیتے ہیں حرم امام حسین کو کعبہ پر اور زیارت کو مناسک حج پر ترجیح دینے پر اصرار کرتے ہیں وہ اس مطلب کو ایام حج میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ آغائے شیخ محسن نجفی نے فرمایا تھا

جب سے یہ کاروانیں وجود میں آئی ہیں مذھب کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ کہتے ہیں ہمارا حقیقی حج وہاں ہے چنانچہ میدان عرفات میں امام حسین سے منسوب اکاذیب سے رلاتے ہیں۔

اشہر حرم میں جنگ جائز نہیں

﴿الشَّهْرُ الْحَرامُ بِالشَّهْرِ الْحَرامِ وَ الْحُرُماتُ قِصاصٌ فَمَنِ اعْتَدى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدى عَلَيْكُمْ﴾ بقرہ:۱۹۴، ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرامِ قِتالٍ فيهِ قُلْ قِتالٌ فيهِ كَبيرٌ وَ صَدٌّ عَنْ سَبيلِ اللَّهِ وَ كُفْرٌ بِهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَ إِخْراجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَ الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَ لا يَزالُونَ يُقاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دينِكُمْ إِنِ اسْتَطاعُوا وَ مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دينِهِ فَيَمُتْ وَ هُوَ كافِرٌ فَأُولئِكَ حَبِطَتْ أَعْمالُهُمْ فِي الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ﴾ ۲۱۷ ﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا تُحِلُّوا شَعائِرَ اللَّهِ وَ لاَ الشَّهْرَ الْحَرامَ﴾ مائدہ:۲، ﴿جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرامَ قِياماً لِلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرامَ﴾ ۹۷ ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنا عَشَرَ شَهْراً في كِتابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ مِنْها أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلا تَظْلِمُوا فيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَ

قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴾توبہ:۳۶، ﴿إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَاماً وَ يُحَرِّمُونَهُ عَاماً لِيُوَاطِؤُا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ﴾۳۷

عبادات میں نیابت حکم سرقت رکھتا ہے

کیونکہ کلمہ سرقت قرآن کریم میں مطلق دھوکہ دہی تدلیس جھوٹ کو بھی سرقت کہا ہے برادران یوسف نے یعقوب کی اجازت سے دن دیہاڑے دھوکہ دیکر یوسف کو اٹھایا عبادت نماز روزہ حج کی ادائیگی کے لئے قصد تقرب الی اللہ امتثال امر اللہ انجام دینے کا حکم ہے۔ حج روزہ نماز میں نیت قصد قربت الی اللہ شرط ہے جو پیسہ لے کر یہ عبادات انجام دیتے ہیں وہ لیے گئی رقم کی خاطر روزہ رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں ان سے قصد قربت ممکن نہیں یہ عبادات چھوٹ جانے عمداً چھوڑنے کے بعد قضا نہیں ہوتی ہیں

قرآن میں جہاد وقتال

کافرین باقسامہ الحربی و اھل الکتاب والمرتدین عن الاسلام سے مقابلہ مزاحمۃ مقاومۃ کے لئے قرآن کریم میں تین کلمے استعمال کئے ہیں

جہاد جس کا معنی تحمل مشقت ہے انسان ضروری اور ناگزیر چیزوں کے حصول کیلئے مشقتیں کھاتے ہیں جنگ بھی ایک حوالے سے جہاد ہے مزاحمت کرنا ہے۔ دوسرا لفظ حرب ہے حرب کسی سے کوئی چیز چھیننے کو کہتے ہیں۔

تیسرا لفظ قتال ہے جسم کو مارنے کو قتال کہتے ہیں چھیننے کو حرب کہتے ہیں جس طرح گوشت سے چمڑا چھینتے ہیں کسی فرد جماعت سے مقابلہ و مزاحمت مراتب و درجات میں ہوتا ہے پہلا مرتبہ جہاد ہوتا ہے دوسرا مرتبہ حرب ہوتا ہے تیسرا مرتبہ قتال ہوتا ہے تینوں مرتبہ پہلے مرحلے میں مذاکرات مفاھمات ناکام رہنے کے بعد آتے ہیں دعوت اسلام تسلیم رد ہونے کے بعد نوبت حرب آتی ہے اگر ضرورت پڑے تو عقل پر اکتفاء کرتے ہیں خاص کر جان لیوا قتل و کشتار سے گریز کرنا ہے

۱۔ کسی کو اسکے خانہ آشیانہ سے بدر کرنا عقل سلیم اجازت نہیں دیتے جب تک اسلام سے عداوت دشمنی پر اکڑ نہ جائیں۔

۲۔ جہاں تک ہو سکے اسکو صفحہ ہستی سے ختم کرنا ہے اسلام میں کسی کے مال کو چھیننا جائیداد پر قبضہ کرنا انکو مارنے جیسے مقاصد نہیں رکھتے ہیں اسلام انسانوں کی حیات کے دشمن نہیں ہیں اسلام میں مال و منال اور غارت کیلئے جنگ نہیں لڑتے اسلام ابتدائی مراحل میں ہر قسم کی تعدی تجاوز سے گریز کرتے تھے صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ کی الوہیت و ربوبیت عبادت کی دعوت

دیتے تھے انسانی استرقاق استبعاد سے روکتے تھے اسلام صرف اپنی دعوت کو اقصائے روئے زمین تک پہنچانے کا ہدف رکھتے تھے اگر اس راہ میں حائل ہو جائے تو اسکی مزاحمت کرتے بنیادی طور پر دین اسلام امن وامان والا دین ہے دشمنان اسلام منافقین تسلیم شدہ فارس روم عراق نے دین کے چہرے کو مسخ کرنے کی خاطر پروپیگنڈہ کیا ہے اسلام تلوار سے پھیلا ہے اس پروپیگنڈے کا مقصد ایک طرف سے چہرہ اسلامی کو مسخ کرتے تھے اسلام کا آغاز ۴۰ عام الفیل گزرنے کے بعد سرزمین مکہ میں ہوا دعوت کے آغاز سے آپکے خلاف سرد جنگ ساحر، دیوانہ، شاعر، کذاب، ضرب وشتم اہانت و جسارت کا سلسلہ بڑھتا گیا بے یارو مددگار غیر محفوظ افراد خانہ آشیانہ و چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے ۱۳ سال ظلم وستم جنایت کی چھاؤں میں زندگی گزاری مخالفین پر خلوت میں نہ جلوت میں کوئی تیر پتھر نہیں مارا یاران نے اجازہ مزاحمت مانگا تو فرمایا مجھے اجازت نہیں ہے مزاحمت مقابلہ نہیں کیا اپنی دعوت کو آزاد ماحول میں یاران انصار کو حفاظت میں پھیلانے کیلئے پناہ گاہ کی تلاش کیلئے عرب قبائل وعشائر کو دعوت دی مکہ کے گردو پیش والوں نے جواب جاہلانہ غیر اخلاقی دیا ان سے پذیرائی کی امید نظر نہیں آئی یہاں تک مشرکین مکہ آپ کے قتل پر اترے ۵۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع یثرب زمین کے جنگجو جنگ زدہ شیمہ جنگی رکھنے والے اوس وخزرج کو پسند آئی اور اپنے

ہاں دعوت دی آپ بمع اصحاب یثرب پہنچ گئے پہلے دن یہودی قبائل سے صلح وامن وآشتی سے رہنے کا معاہدہ کیا دونوں کے دشمن سے مل کے لڑیں گے ایک دوسرے کی جان ومال کا تحظ کریں گے لیکن مشرکین مکہ کو یہ گوارہ نہیں ہوا مجرمین کو خوف آیا انکے دلوں میں دھڑکن آئی کہیں محمد طاقت ور ہو کر مکہ پر چڑھائی نہ کریں چند بار مدینے کی طرف چشم خیانت کھولی محمد اور یاران محمد کو اپنے نرغے میں رکھنے کا ارادہ کیا یہاں سے محمد اور مہاجرین اپنے مکے میں چھوڑی ہوئی جائیداد معاوضہ بدلا لینے کیلئے انکے تجارتی قافلوں کا پیچھا کیا لیکن قافلہ ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا لیکن مشرکین سے جان لیوا جنگ بدر میں ہوئی اس جنگ کو غزوہ بدر کبراء سے تعارف ہوا اس میں شریک یا قتل ہونے والوں کو اسلام کے فدائیاں شیدایاں کے نام سے معروف ہوئے، کہتے ہیں قرآن کریم میں زیادہ تر کلمہ جہاد استعمال ہوا ہے کلمہ قتال کم استعمال ہوا ہے ان دونوں میں فرق ہے جہاد تمام کاوشوں سے اعلاء کلمہ توحید کے لئے ممکنہ کاوشوں پر عمل پیرا ہونے کو جہاد کہتے ہیں جبکہ قتال اسلحہ جنگ سے مبارزہ کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ جنگ تبوک میں شرکت کرنے کے خواہش مند افراد نبی کریم کے پاس آئے اور قسم کھائی کہ ہمارے پاس زاد وراحلہ نہیں اگر آپ عنایت کریں گے تو ہم جانے کے لئے تیار ہیں جب نبی کریم نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں تو وہ روتے گئے لہٰذا دائرہ جہاد دائرہ جنگ وقتال

سے وسیع تر ہے جہاد اسلام میں ہر فرد مسلمان مرد دعوت پر دشمنان اسلام سے تینوں محاذوں سے لڑتا رہا ہے دلیل و منطق سیکھنا کوئی مشکل دشوار نہیں ہے اپنے معاشرے میں نادار ضعیف ناتوان معذور افراد کی دیکھ بھال کرنا چنداں مشکل نہیں اپنی شناخت پہچان یعنی اسلامی قرآن پاکستانی ثقافت تاریخ کی ترویج چندان دشوار نہیں اس سے ایمان میں پختگی آتی ہے اپنے معاشرے میں اپنے گھر اپنے نفس پر ثقافت اسلامی ثقافت قرآنی کو نافذ کریں جہاں تک ہو سکے ایک انسان کا اپنے بچوں کا نام حضرت محمد مردان اولین اسلام رکھنا کوئی مشکل کام نہیں اس سلسلہ میں انسان دائمی المطالعہ ہو جائے جو مسائل معاشرے میں چل رہے ہیں اس کو درک کریں صحیح اور غلط کا تجزیہ کریں اپنی تمام توانائی کے ساتھ مقابلے کا عزم وارادہ کرے اس میں جیت حتمی و یقینی ہے یہاں شکست کا تصور مفقود ہے مسلمانوں کے لئے کفار سے لڑنے میں ﴿ إِحۡدَى ٱلۡحُسۡنَيَيۡنِ ﴾ ہے توبہ:۵۲ کیونکہ اللہ سبحانہ نے اس جنگ میں فتح مسلمانوں کی ہونے کی خوشخبری دی ہے یہ ہمارا اپنا ذاتی تجربہ ہے پاکستان میں اجتماعی اقتصادی سیاسی اور علمی میدانوں میں بہت اونچا مقام رکھنے والوں نے ہماری کتابوں کے محتویٰ اور مواد کو رد نہ کر سکنے کے بعد اس پر بندش لگائی چنانچہ ہماری تمام کتابیں ابھی پڑی ہوئی ہیں میری کتابیں سنی خریدتے ہیں میرے خلاف پروپیگنڈہ کر کے میری اولادوں کو

مجھ سے چھینا ہے تمام اعزاء اقرباء گھر کو میرے لئے میدان جنگ بنایا ہے اس کے باوجود وہ کچھ نہ کر سکے اللہ کے فضل و کرم سے اللہ نے ہمیں مزید اور توفیقات عنایت کیں ہیں۔

قرآن کریم میں مخالف ادیان ملحدین سے مقابلہ کرنے کے لئے تین کلمے استعمال کئے ہیں کتاب مقائیس الغۃ ابن فارس متوفی ۳۹۵ھ ص ۲۸۷ میں آیا ہے حرف حاء، راء باء اس کے تین اصل ہیں پہلا اصل اور اس کے مشتقات سلب کے لئے استعمال ہوتا ہے سلب یعنی چھینا دوسرا ایک کیڑا ہے ۳، تیسرا معنی مجالست ایک دوسرے سے نشست و برخاست کرنا قرآن کریم میں کلمہ حرب ۴ بار آیا ہے حربکم ۲ دفعہ آیا ہے

دوسرا کلمہ جہاد ہے جہاد جیم، ھاء، دال سے مرکب کا ایک ہی اصل ہے اس کا معنی ہے مشقت پھر اس کو دیگر معانی میں بھی استعمال کرتے ہیں قریب المعنی میں جھدت بنفسی اپنے نفس کو زحمت میں ڈالا بذل طاقت صرف کرنے کو کہتے ہیں جیسا کہ اس آیت کریمہ میں آیا ہے ﴿وَ الَّذِينَ لا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ توبہ:۷۹

تیسرا کلمہ قتل ہے قاف، تاء، لام مقاییس جلد ۲ ص ۳۸۵ اس کی ایک ہی اصل ہے یدل علی الاضلال و اماتۃ کسی کو ذلیل کرنا اور قتل کرنے کے معنی میں آتا ہے قتلہ قتلا جیسا کہ ﴿وَ قَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ

مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَ ما قَتَلُوهُ وَ ما صَلَبُوهُ وَ لكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ إِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فيهِ لَفى شَكٍّ مِنْهُ ما لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتباعَ الظَّنِّ وَ ما قَتَلُوهُ يَقيناً ﴾نساء:۱۵۷ میں آیا ہے

قرآن کریم میں قتال ۱۲ دفعہ آیا ہے قتل ۷ دفعہ آیا ہے

جہاد

﴿لا يَسْتَوِى الْقاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنينَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ وَ الْمُجاهِدُونَ فى سَبيلِ اللَّهِ بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجاهِدينَ بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقاعِدينَ دَرَجَةً وَ كُلاًّ وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنى وَ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجاهِدينَ عَلَى الْقاعِدينَ أَجْراً عَظيماً ﴾نساء:۹۵، ﴿دَرَجاتٍ مِنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَ رَحْمَةً وَ كانَ اللَّهُ غَفُوراً رَحيماً ﴾۹۶ ﴿وَ جاهِدُوا فى سَبيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ مائدہ:۳۵ ﴿أَ جَعَلْتُمْ سِقايَةَ الْحاجِّ وَ عِمارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ جاهَدَ فى سَبيلِ اللَّهِ لا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَ اللَّهُ لا يَهْدِى الْقَوْمَ الظَّالِمينَ ﴾توبہ:۱۹، ﴿الَّذينَ آمَنُوا وَ هاجَرُوا وَ جاهَدُوا فى سَبيلِ اللَّهِ بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَ أُولئِكَ هُمُ الْفائِزُونَ ﴾۲۰، ﴿وَ جِهادٍ فى سَبيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ﴾۲۴ ﴿وَقاتِلُوا

الْـمُشْـرِكيـنَ كَـافَّةً كَـما يُقاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ﴾۳٦،﴿وَ جاهِدُوا
بِـأَمْـوالِـكُـمْ وَ أَنْـفُسِـكُمْ فى سَبيلِ اللَّـهِ ﴾ ۴۱،﴿أَنْ يُـجاهِدُوا
بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ ﴾۴۴

قتال قرآن کریم میں کلمہ قتال: ﴿وَ قاتِلُوا فى سَبيلِ اللَّهِ الَّذينَ
يُـقـاتِـلُونَكُمْ وَ لا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الْمُعْتَدينَ ﴾ بقرہ:۱۹۰
،﴿وَ اقْتُـلُـوهُـمْ حَيْـثُ ثَـقِـفْتُـمُـوهُـمْ وَ أَخْـرِجُوهُمْ مِنْ حَيْـثُ
أَخْـرَجُوكُمْ وَ الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَ لا تُقاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْـحَـرامِ حَتَّـى يُـقـاتِـلُوكُمْ فيهِ فَإِنْ قاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذلِكَ
جَزاءُ الْكافِرينَ ﴾۹۱،﴿فَـإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحيمٌ ﴾۹۲،
﴿وَ قـاتِـلُـوهُمْ حَتَّى لا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَ يَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا
فَـلا عُـدْوانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمينَ ﴾۹۳،﴿الشَّهْـرُ الْحَرامُ بِالشَّهْرِ
الْـحَرامِ وَ الْحُرُماتُ قِصاصٌ فَمَنِ اعْتَدى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ
بِمِثْلِ مَا اعْتَدى عَلَيْكُمْ ﴾۱۹۴،﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتالُ وَ هُوَ كُرْهٌ
لَكُمْ ﴾۲۱٦،،﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرامِ قِتالٍ فيهِ قُلْ قِتالٌ
فيـهِ كَبيـرٌ وَ صَدٌّ عَنْ سَبيلِ اللَّهِ وَ كُفْرٌ بِهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَ
إِخْـراجُ أَهْـلِـهِ مِـنْـهُ أَكْبَـرُ عِنْدَ اللَّهِ وَ الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَ لا
يَـزالُـونَ يُـقـاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دينِكُمْ إِنِ اسْتَطاعُوا ﴾

۲۱۷،﴿وَ قاتِلُوا فی سَبیلِ اللّٰہِ ﴾۲۴۴﴿یا أَیُّھَا الَّذینَ آمَنُوا لا
تَکُونُوا کَالَّذینَ کَفَرُوا وَ قالُوا لِإِخْوانِھِمْ إِذا ضَرَبُوا فِی الْأَرْضِ
أَوْ کانُوا غُزًّی لَوْ کانُوا عِنْدَنا ما ماتُوا وَ ما قُتِلُوا ﴾ اے ایمان
والوں خبردار کافروں جیسے نہ ہوجاؤ جنھوں نے اپنے ساتھیوں کے سفر یا
جنگ میں مرنے پر یہ کہنا شروع کردیا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے
اور نہ قتل کئے جاتے عمران:۱۵۶﴿وَ ما لَکُمْ لا تُقاتِلُونَ فی سَبیلِ
اللّٰہِ وَ الْمُسْتَضْعَفینَ مِنَ الرِّجالِ وَ النِّساءِ وَ الْوِلْدانِ الَّذینَ
یَقُولُونَ رَبَّنا أَخْرِجْنا مِنْ ھذِہِ الْقَرْیَۃِ الظّالِمِ أَھْلُھا وَ اجْعَلْ لَنا مِنْ
لَدُنْکَ وَلِیًّا وَ اجْعَلْ لَنا مِنْ لَدُنْکَ نَصیراً ﴾نساء:۷۵،﴿الَّذینَ
آمَنُوا یُقاتِلُونَ فی سَبیلِ اللّٰہِ وَ الَّذینَ کَفَرُوا یُقاتِلُونَ فی سَبیلِ
الطّاغُوتِ فَقاتِلُوا أَوْلِیاءَ الشَّیْطانِ إِنَّ کَیْدَ الشَّیْطانِ کانَ
ضَعیفاً ﴾۷۶،﴿فَقاتِلْ فی سَبیلِ اللّٰہِ﴾۸۴﴿وَ قاتِلُوھُمْ حَتّٰی لا
تَکُونَ فِتْنَۃٌ ﴾انفال:۳۹﴿وَ إِنْ نَکَثُوا أَیْمانَھُمْ مِنْ بَعْدِ عَھْدِھِمْ وَ
طَعَنُوا فی دینِکُمْ فَقاتِلُوا أَئِمَّۃَ الْکُفْرِ إِنَّھُمْ لا أَیْمانَ لَھُمْ لَعَلَّھُمْ
یَنْتَھُونَ ﴾توبہ:۱۲،﴿أَ لا تُقاتِلُونَ قَوْماً نَکَثُوا أَیْمانَھُمْ وَ ھَمُّوا
بِإِخْراجِ الرَّسُولِ وَ ھُمْ بَدَؤُکُمْ أَوَّلَ مَرَّۃٍ أَ تَخْشَوْنَھُمْ فَاللّٰہُ أَحَقُّ
أَنْ تَخْشَوْہُ إِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنینَ ﴾۱۳،﴿ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَکُوا وَ لَمَّا

يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جاهَدُوا مِنكُمْ وَ لَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّه
قاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ
يَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ﴾۱۴﴿ يُقاتِلُونَ فى سَبيلِ اللَّهِ
فَيَقْتُلُونَ وَ يُقْتَلُون ﴾ ۱۱۱،﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قاتِلُوا الَّذينَ
يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّار ﴾۱۲۳

لا اکرہ فی الدین

مذکورہ بالا سطور کے بارے میں بعض شکوک شبہات پیش کرتے ہیں جہاد وقتال ﴿لا إِكْراهَ فِي الدِّينِ ﴾ سے متصادم ہے اسلام کی تمام جنگوں میں پہلی ترجیح قتل و کشتار نہیں رہا اسلام میں اکراہ جیسا کہ تفسیر شعراوی ص ۱۱۲۶ پر ہے کسی کو کسی ایسے فعل کے انجام دینے پر مجبور کرنے کو کہتے ہیں جس میں وہ اپنے لئے خیر نہیں دیکھتے ہیں۔

ا۔ یہ آیت معاشرے میں رائج جاری چند امور سے متصادم ہے ہم اپنے بچوں کو پڑھائی کے لئے مجبور کرتے ہیں جبکہ بچے اس میں اپنے لئے خیر نہیں دیکھتے ہیں۔

۲۔ شخص مریض کو دواء کھانے پر مجبور کرتے ہیں جبکہ وہ اس میں خیر نہیں دیکھتے ہیں۔

۳۔ حاجت مند بالغ و عاقل مسلمان کو مجبور کرتے ہیں محاذوں پر جا

ئیں اپنے ملک کو غارت گری کے لئے آنے والوں کو روکیں جنگ تبوک کے موقع پر حیلہ بہانہ بنا کر نہ جانے والوں سے واپسی پر ان سے قطع تعلق کیا قرآن کریم میں بھی کثیر آیات میں آیا ہے۔

۴۔ملک میں مقیم غیر مسلمین کو مجبور نہیں کرتے کہ وہ اس ملک کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے نکلیں۔قرآن کریم کی کتنی آیات میں نبی کریم کو جبر واکراہ سے منع کیا ہے۔یہاں حکم منع اگر دو گروہوں سے متعلق ہے تو ایک گروہ وہ ہے جو اللہ و رسول پر ایمان نہیں لایا ہے ایک گروہ وہ ہے جو ایمان لا یا ہے۔عمل کرو۔نہیں کہ سکتے ہیں لہٰذا ان سے خطاب ﴿یا أَیُّھَا النَّاسُ﴾ کہتے ہیں ﴿یا أَیُّھَا الکافِرُونَ﴾ ﴿یا أَیُّھَا الْإِنسانُ﴾ کہتے ہیں یہاں دماغی طور پر تسلیم کرنے کی ضرورت ہے اگر تسلیم نہ ہو جائے تو اس کی جان و مال کا تحفظ نہیں دیتے کوئی آ کر ان کا مال چھین کر لے جائیں یا اس کو مار کر جائیں کیڑے مکوڑے مارنے جیسا ہے

جنگ اسلام اور دیگر ادیان میں فرق ہے

نبی کریم نے مکہ کے تیرہ سالہ دعوت میں ہر قسم کی اذیت آزر شکنجے برداشت کئے یہاں تک بہت سے مؤمنین کو حبشہ اور مدینہ ہجرت کرنا پڑی لیکن مکہ میں پتھر بھی دشمن کو نہیں مارا ہجرت مدینہ کے بعد غزوات سرایا ملا کے ۸۷ جنگیں لڑی ہیں دین اسلام دین محمد دین جنگ وقتال خونریزی، مار دھاڑ

نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان ۸۷ جنگوں میں کل مقتولین ۱۰۱۸ ہوئے اسی طرح جنگ مرتدین مانعین زکوٰۃ ہیں فارس وروم میں بھی اتنی کم جانیں ضائع ہوئی ہیں لیکن استعماری جنگوں میں کتنی جانیں گئیں شرم سے سر نیچے ہوتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے اسلام حافظ خون عاصم نفوس داعی امن ہے اس کی روشن تابناک دلیل فتح مکہ ہے جہاں محمد ﷺ تمام تر قدرت کے ساتھ مکے میں داخل ہوئے تھے سعد بن عبادہ جو انصار ومہاجرین کے پرچم ہاتھ میں لئے ہوئے تھے مرکزی لشکر کے قائد تھے جب ابوسفیان ان کے قریب پہنچے تو یہ نعرہ بلند کیا آج خون کا بدلہ خون سے لیں گے قریش کی ذلت وخواری کا دن ہے جب ابوسفیان نے یہ سن کر پریشان ہو کے نبی کریم سے شکایت کی تو آپ نے فوراً پرچم ان سے لیکر ان کے بیٹے سہل بن سعد کو دیا اور نعرہ بدل دیا آج یوم المرحمۃ ہے آج قریش کی عزت کا دن ہے امن اور تحفظ کا اعلان کیا اور نبی کریم سے کسی کی بات کرتے ہوئے رعشہ طاری ہوا تو آپ نے فرمایا ڈرو نہیں میں بادشاہ نہیں ہوں میں بھی اسی مکہ کی ایک عورت کا بچہ ہوں جو ملخ کھاتی تھیں۔ اللہ سبحانہ کے شکر نعمت کے اتنے خضوع ہو گئے تھے پیشانی اونٹ کے کوہاں پر رکھے تھے کعبے میں داخل ہو کر بتوں کو گرانے کے بعد دروازہ کعبہ پر کھڑے ہو کر مشرکین قریش سے خطاب میں فرمایا بتاؤ آج میں تمھارے ساتھ کس قسم کا سلوک کروں تو سب نے کہا اخ کریم وابن اخ

الکریم ہم آپ سے رحم وکرم ہی کی امید رکھتے ہیں تو فرمایا اذھبوا انتم الطلقاء جاؤتم سب آزاد ہو دیکھو دس سال میں دشمن کے لشکر ۱۵۰۸ مرے جب کہ حضرت مسیح کی بات کرنے والے اخلاق کی بات کرنے والے پورے عالم کو جنگ کی لپیٹ میں لینے والے مختصر عرصے میں سنہ ۱۹۱۴ سے ۱۹۱۸ء پہلی عالمی جنگ دائرہ المعارف بریطانیہ میں لکھا ہے پہلی جنگ میں ۶۴ لاکھ افراد مارے ہیں دوسری جنگ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک جبکہ دوسری جنگ میں ۳۵ ملیین مارے ہیں۔

احکام کفار

احکام قرآنیہ غیر مسلمین کے ساتھ روابط وتعلقات

یکے از احکامات قرآن کریم متعلق یہود ونصاری ہے کیونکہ یہ دونوں اللہ کی طرف سے کتاب رکھتے ہیں یہ دونوں مشرکین نہیں ہیں اللہ کو مانتے ہیں اللہ کی طرف سے نازل کتاب کو مانتے ہیں

۱۔احکام اہل کتاب ﴿اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَ طَعامُ الَّذينَ أُوتُوا الْكِتابَ حِلٌّ لَكُمْ وَ طَعامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ الْمُؤْمِناتِ وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ الَّذينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنينَ غَيْرَ مُسافِحينَ وَ لا مُتَّخِذی

أَخْـدانٍ وَ مَـنْ يَـكْـفُرْ بِالْإيمانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَ هُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرِينَ ﴾ مائدہ: ۵

کفر اور اس کے مختلف صیغوں کی مجموعی تعداد سرسری حساب سے ۴۲۰ بار قرآن کریم میں تکرار ہوا ہے وہ اپنے اندر مختلف متعدد انواع رکھتا ہے اس کے لئے جامع معنی ہے لیکن قیامت کو نہیں مانتے۔

مرتدین اسلام آتے ہے ذیل میں آیات احکام قرآن پیش کریں گے

کفر سے متعلق آیات

﴿إِنَّ الَّـذِيـنَ كَفَرُوا سَواءٌ عَلَيْهِمْ أَ أَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لا يُؤْمِنُونَ ﴾ بقرہ:۶، ﴿خَتَـمَ الـلَّهُ عَلى قُلُوبِهِمْ وَ عَلى سَمْعِهِمْ وَ عَـلـى أَبْصارِهِمْ غِشاوَةٌ وَ لَهُمْ عَذابٌ عَظِيمٌ ﴾ ۷، ﴿﴾۳۶، ﴿وَ الَّـذِيـنَ كَـفَرُوا وَ كَذَّبُوا بِآياتِنا أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فِيها خـالِدُونَ ﴾۳۹، ﴿مَـنْ كـانَ عَـدُوًّا لِـلَّـهِ وَ مَلائِكَتِـهِ وَ رُسُلِـهِ وَ جِبْـرِيلَ وَ مِيكالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكافِرِينَ ﴾۹۸، ﴿ وَ لِلْكافِرِينَ عَذابٌ أَلِيمٌ ﴾۱۰۴، ﴿مـا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتابِ وَ لاَ الْـمُشْـرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ﴾۱۰۵، ﴿وَ مَنْ يَـكْـفُرْ بِهِ فَأُولئِكَ هُمُ الْخاسِرُونَ ﴾۱۲۱، ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ مـاتُـوا وَ هُمْ كُفَّارٌ أُولئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ الْمَلائِكَةِ وَ النَّاسِ

أَجْمَعينَ ﴾۱۶۱،﴿وَ مَثَلُ الَّذينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذى يَنْعِقُ بِما لا
يَسْمَعُ إِلَّا دُعاءً وَ نِداءً صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لا يَعْقِلُونَ ﴾۱۷۱،
﴿زُيِّنَ لِلَّذينَ كَفَرُوا الْحَياةُ الدُّنْيا ﴾۲۱۲،﴿وَ الَّذينَ كَفَرُوا
أَوْلِياؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُماتِ
أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ ﴾۲۵۷﴿إِنَّ الَّذينَ
كَفَرُوا بِآياتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذابٌ شَديدٌ ﴾عمران:۴،﴿إِنَّ الَّذينَ
كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوالُهُمْ وَ لا أَوْلادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً وَ
أُولئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴾۱۱،﴿إِنَّ الَّذينَ يَكْفُرُونَ بِآياتِ اللَّهِ وَ
يَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَ يَقْتُلُونَ الَّذينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ
النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذابٍ أَليمٍ ﴾۲۱،﴿أُولئِكَ الَّذينَ حَبِطَتْ
أَعْمالُهُمْ فِي الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ ما لَهُمْ مِنْ ناصِرينَ ﴾۲۲،﴿﴾
۳۲،﴿فَأَمَّا الَّذينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذاباً شَديداً فِي الدُّنْيا وَ
الْآخِرَةِ وَ ما لَهُمْ مِنْ ناصِرينَ ﴾۵۶،﴿إِنَّ الَّذينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ
عَنْهُمْ أَمْوالُهُمْ وَ لا أَوْلادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً وَ أُولئِكَ أَصْحابُ
النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ ﴾۱۱۶،﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا إِنْ تُطيعُوا
الَّذينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلى أَعْقابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خاسِرينَ ﴾۱۴۹،
﴿إِنَّ الَّذينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإيمانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئاً وَ لَهُمْ

عَذابٌ أَلِيمٌ ﴾۱۷۷، ﴿وَ لا يَحْسَبَنَّ الَّذينَ كَفَرُوا أَنَّما نُمْلي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّما نُمْلي لَهُمْ لِيَزْدادُوا إِثْماً وَ لَهُمْ عَذابٌ مُهينٌ ﴾۱۷۸، ﴿﴾ بنی اسرائیل ۱۸۱، ﴿﴾ ۱۸۲، ﴿﴾ ۱۶۷ ﴿﴾ نساء ۳۹

احکام قرآنیہ کا دوسرا امتیاز مخالفین عاصین منحرفین احکام قرآن کے لیے دردناک سزاؤں کی وعید دی ہے قرآن کریم میں کافرین مجرمین معاندین فاسقین عاصین منافقین کے لیے مختلف متنوع عذابوں کا ذکر آیا ہے۔ بعض جگہ عذاب الیم۔ عذاب عظیم۔ عذاب کبیر۔ عذاب مھین ﴿ وَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ بِما كانُوا يَكْذِبُونَ ﴾ بقرہ ۱۰ ﴿ وَ لِلْكافِرينَ عَذابٌ أَلِيمٌ ﴾ ۱۰۴ ﴿ وَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ ﴾ ۱۷۴

احکامات قرآن کریم یہ احکام پہلے مرحلے میں چند ابواب میں تقسیم ہوتے ہیں تا کہ ہر شق میں بیان احکام میں کسی قسم کے شکوک وشبہات لُبس تلبیس سے پاک خالص حکم قرآن بیان کر سکے پہلے بھی اشارہ کر چکے ہیں احکامات قرآن کی بدایت عبادت سے ہوتا ہے یعنی وہ مراسم جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے خالص بندہ ہونے کا مظاہرہ کرتے ہے جب بندہ بندگی کا اعتراف کریں تو مولا کی طرف سے بندوں پر لاگو احکامات بدون چوں و چرا کی کیا حکمت ہے کیا فلسفہ ہے سوال نہیں آتا جو بھی اللہ حکم کرے گا خالص اس کے مفاد میں ہوگا تو اس کیلئے گراں مشکل پیچیدہ نہیں ہوگا چونکہ مالک جانتا ہے

بندہ کی استطاعت کہاں تک ہے عبدیت کا معنی اس کے لئے جائے فرار نہیں رہتا ہے دنیا میں باغی طاغی غلام مالک سے فرار کر کے ناپید و غائب ہوتا ہے لیکن اللہ کی بندگی سے غائب ہونے کا امکان نہیں ہے

۳۔قرب و جوار ہمسایہ پڑوسیوں کی ایک دوسرے کی ذمہ داری ہے۔

۴۔صلہ ارحام اقرب فالاقرب ایک دوسرے کی ذمہ داری۔

۵۔محلّہ گاؤں علاقہ والوں کی ایک دوسرے کی ذمہ داری۔

۶۔ملک کی سطح کی ذمہ داری ہر ایک اپنی جگہ ملک کے بارے میں اپنا ذمہ داری کا احساس کریں ان سب میں بنیادی رشتہ دین ایمانی کا مظاہرہ سلوک ہے آیات ولایت مؤمنین کے ساتھ کافرین دشمنان اسلام سے عدم ولایت خود اجتماع کی تحلیل کریں ہر انسان جو ایک صالح بے مثال اجتماع دوسروں کے لئے نمونہ بنے انسان انفرادی طور پر خوش حال پسندیدہ اجتماع نہیں بنا سکتا ہے جب تک اجتماع کی تحلیل نہ کریں اجتماع مرکب از چار عناصر ہیں۔

۱۔انسان ہے ۲۔زمین ہے ۳۔ اجتماع ہے۔ اپنا تعلق زمین کیساتھ کس نوع کا ہے

۴۔اپنا تعلقات اجتماع کے ساتھ کس نوع کا ہے انسان کا تعلق زمین سے انسان کا تعلق اجتماع سے ہے

۵۔اجتماع سے تعلقات جتنا بہتر ہونگے زمین سے تعلقات خوشگوار ہونگے۔

احکام اجتماعیہ قرآنیہ میں انسان کے اجتماعی تعلقات

تعلقات مختلف اور متعدد ہوتے ہیں ایک دوسرے میں متداخل ہوتے ہیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں ایسا نہیں کہ غیر مربوط غیر مؤثر ہوتے ہوں اس اصول کے تحت ہر انسان ایک طرف سے مصادر ثروت سے تعلقات میں ہوتا ہے دوسری طرف سے انسانوں سے تعلقات ہوتے ہیں یہ دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز رہتے ہیں

احکام اجتماعی قرآنیۃ

احکام قرآن بیان کرنے سے پہلے خود کلمہ اجتماع کو تحلیل کرنے کی ضرورت ہے تکون اجتماع کا آغاز ابتداء کب وکیسے کتنے افراد سے شروع ہوتا ہے اس کے آغاز وانتہاء کہاں ہوتا ہے اجتماع کا آغاز ازدواج سے ہوتا ہے جہاں میاں بیوی آپس میں باہم زندگی گزارنے ہر ایک اپنا ذمہ دار انتہائی خوشگوار ہونگے گھرانہ مثالی خوشگوار ہوگا معاہدہ ازدواج اس مضمون کے تحت ہونا چاہیے ہر ایک کو اپنی ذمہ داری فرائض کو انتہائی جذبہ وخوش اسلوبی باھم زندگی گزارنے پر اتفاق کرتے ہیں۔احکام اجتماعی کا مطلب دو انسان مل

کے زندگی کرتے وقت ایک دوسرے کا حصہ حق ذمہ داریاں بیان کریں گے احکام اجتماعی میں سب سے پہلے اجتماع مرد و زن ہے عورت کی کیا ذمہ داریاں ہیں شوہر کی کیا ذمہ داریاں ہیں شوہر پر کیا حقوق ہیں یہ واضح کرنا ضروری ہے۔

جاہلیت میں زواج:

عربی زبان میں مرد اور عورت اختلاط اجتماع کے لئے دو کلمے استعمال ہوئے ہے ایک کلمہ نکاح ہے دوسرا زواج۔ مادام الحیات ہو اس کو زواج کہتے ہیں طلوع آفتاب فروزاں اسلام سے پہلے دنیا بھر میں استبعاد انسانی کا دور دورہ تھا بالخصوص جزیرہ عرب میں جہاں کہیں کوئی انسان ضعیف دیکھا اس کو غلامی میں لے لیا خاص کر صنف اناث کو جیسے بضع فروشی کیلئے استعمال کرتے تھے نکاح کہتے ہیں اس وقت کے انواع واقسام اختراع تھے

ا۔ نکاح مشارکہ ہے یعنی ایک عورت چند مردوں کے درمیان بطور اشتراک رکھیں یہ تعداد دس سے زیادہ نہیں ہوتی تھیں جو عورتیں جن کی کفالت کرنے والے نہیں ہوتے تھے سرپرستی کرنے والے نہیں ہوتے تھے وہ چند مردوں سے زواج کرتی تھی تا کہ ان کی زندگی پوری کرے اگر یہ عورت بچہ جنم دے تو عورت یہ حق رکھتی تھی کہ وہ جس زانی سے منسوب کرے اس کا بچہ ہوتا تھا چنانچہ زیاد بن ابیہ کی ماں سمیہ اسی طرح عمر ابن عاص اپنے

دور کے مشہور سیاست مدار ایسے تھے۔ سمیہ کسی غلام رومی کے عقد میں تھی اس کے پاس ابوسفیان بھی آیا کرتا تھا لیکن ابوسفیان نے قبول نہیں کیا یہ بچہ اس سے ہوا ہے لیکن یہ بات معلوم تھی کہ اس عورت کے پاس ابوسفیان آتا تھا۔ معاویہ نے اپنے دور میں اپنی کرسی کی خاطر زیاد جو کہ حضرت علی کی طرف سے فارس میں والی تھا مغیرہ ابن شعبہ کی تجویز پر اس کو اپنے باب ابوسفیان کا بیٹا قرار دیا اپنے بھائیوں میں قرار دیا یہ زواج آج بھی جاری ہے جو عورتیں بچہ جنم دیتی ہیں ان کو کوئی نہیں لیتا ہے اس کے لئے عالمی یا تخریب دین کے بجٹ سے ان کی پرورش ہوتی ہے جس کے لئے اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک کے وزیر خزانہ، خزانہ سے خطیر رقم اس مد میں نکال کے اپنے بیٹے کو دیئے تھے بین الاقوامی الحادی طاقتیں اربوں کھربوں اولاد زنا پیدا کرنے پرورش دینے پر خرچ کرتی ہیں۔

۲۔ نکاح شغار یہ اس نکاح کو کہتے ہیں کہ انسان ایک دوسرے کے ساتھ معاھدہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن یا ماں اس کے عقد میں دے دیں وہ اپنی کسی عزیزہ کو ان کے عقد میں دے دیں یہاں مہر یہ نہیں ہوتا ہے یہ خود ایک دوسرے کے بدلے ہوتے ہیں شغار خالی کرنے کو کہتے ہیں یعنی ہر ایک اپنی ماتحت عورت سے دست بردار ہو جائے اس کی تفصیل ہماری کتاب قرآن میں مذکر و مؤنث ص ۱۰۰ میں ملاحظہ کریں۔

۳۔نکاح استبضاع مادہ بضع سے ہے بضع فرج کو کہتے ہیں محدود عدد کو بھی کہتے ہیں جو ۳ سے ۹ تک کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ﴿فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ﴾ یوسف:۴۲ میں آیا ہے یہ جاھلیت میں رائج ایک رواج کا ابتیضاع کے نام سے تھا کہ کوئی شخص اپنے لئے جرائت مند شجاع دلیر لڑکے کی خواہش میں اپنی بیوی کو ایسے شخص کے پاس بھیجتے تھے تا کہ وہ عورت اس کے نطفے سے حاملہ ہو جائے۔

۴۔نکاح مضاجعہ ضجع پاؤ پھیلا کے سونے کو کہتے ہیں سونے کے جگہ کو مضجع کہتے ہیں جاھلیت میں قحط بھوک فقر کی شکار عورتیں صاحبان مال و ثروت کو دعوت زنا دیتی تھی

۵۔مخادنہ مادہ خدن سے ہے خدن کا معنی دوستی کے ہیں۔ساتھ چلنے ساتھ رہنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے قرآن کریم میں ﴿وَ لا مُتَّخِذاتِ أَخْدانٍ﴾ نساء:۲۵ میں آیا ہے ﴿وَ لا مُتَّخِذِي أَخْدانٍ﴾ مائدہ:۵ میں آیا ہے مخادنہ ان عورتوں سے ازدواج ہے جو دوسروں کو دعوت زنا دیتی ہے ان سے ازدواج کرنے سے منع کیا ہے فی زمانہ لڑکیوں کا زواج نہ ہونا یا ہونے کے بعد جلدی طلاق ہونے کی وجہ یہی ہے کہ کالج یونیورسٹی میں دوسرے لڑکوں کے ساتھ دوستی کرتی ہیں جو دوسرے لڑکوں کو پتہ ہے اس لحاظ سے ایسی لڑکیوں سے زواج نہیں کرتے یا زواج کے بعد ان کو پتہ چلتے

ہیں کہ وہ کسی اور سے دوستی کرتی ہے تو وہ طلاق دیتے ہیں مسلمان یا مشرق زمین والے زمان جاھلیت میں بھی زنا کو اشراف پسند نہیں کرتے تھے اسی وجہ سے انکی طلاق ہوتی ہے یہیں سے ہمارے ملک میں آج کل غیرت کے نام پر قتل جو چل رہا ہے وہ مشرق اور اسلامی غیرت کی بنیاد پر ہو رہا ہے چونکہ مغرب اور مغرب کے پرورده میں غیرت کا خلیہ ختم ہو چکا ہے تو ان کو پرواہ نہیں ہوتی ہے لیکن جن کی غیرت ابھی باقی ہے انکو یہ چیز برداشت نہیں ہوتی ہے۔

۶۔زانیوں سے زواج نہ کرنے کا حکم:﴿مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَ لَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ﴾ النساء کی:۲۵﴿مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَ لَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ﴾ مائدہ:۵، مریم:۲۰ میں ان آیتوں میں زانیہ سے ازدواج کرنے سے منع کیا ہے۔

۷۔زواج باغیہ اس زواج کو کہتے ہیں کہ سابق زمانے میں جن کی کنیزیں بہت ہوتی تھیں ان سے کہا کرتے تھے کہ تم زنا کر کے پیسہ جمع کرو اور اپنا فدیہ دے کر آزاد ہو جاؤ

۸۔زواج المیر اث ہوتے تھے زواج میراث اس زواج کو کہتے تھے جو اپنے باپ کی منکوحہ موطوتہ باپ مرنے کے بعد اپنی وراثت میں لے کر زوجہ بناتے تھے اسلام نے اس سے بھی منع کیا ہے﴿وَ لَا تَنكِحُوا مَا

نَكَحَ آباؤُكُمْ مِنَ النِّساءِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ ﴾النساء:۲۲

۹۔زواج اسراء جاھلیت میں لوگ دوسرے علاقوں پر ڈاکہ ڈالتے تھے اور گھروں سے لڑکیاں چھین کر لاتے تھے ان کا مقصد ان خاندانوں کو ذلیل کرنا ہوتا تھا ان سے بھی زواج کرنا ناجائز ہے خلاف شرافت ہے اسلام نے اس کو مسترد کیا ہے۔

۱۰۔زواج مبادلہ اس کو کہتے ہیں کہ دوانسان میں طے ہوجائیں کہ تم میری بیوی کے ساتھ سوجاؤ میں تمھاری بیوی کے ساتھ سوجاؤں گا یا میری بیوی تم لےلو اور تمھاری بیوی مجھے دیدو اسلام میں ان تمام زواج کو حرام قرار دیا اور صرف ایک ہی زواج باقی رکھا لیکن تیسری صدی اسلامی کے بعد باطنیہ جس کے بانی یہودونصارا مجوس تھے فساد اپنے خودساختہ مذاھب کے ذریعے کئی نام سے محرمات منہیات اسلام کو زواج کو دوسرے نام سے رائج کرنے پر اترے ان میں سے ایک زواج یہ ہے۔

۱۱۔عورت مرد کی قوامیت میں نہیں ہوگی وہ جہاں جانا چاہتی ہے جاسکتی ہے ارث نطفہ نہیں ہوتی ہے نکاحِ باطنیہ جاھلیت لقیطہ قدیم وجدید صرف عمل جنسی کو رواج دیا اس میں ہر قسم کے شرف حقوق ذمہ داری نہیں ہے زنا سے زیادہ سستا بلکہ اجروثواب مہریہ کے لئے کوئی سورہ رکھا ہے

۱۲۔نکاح متعہ۔اقسام انواع نکاح جاھلیت اولی میں شامل نہیں

تھی بلکہ یہ نکاح جاھلیت باطنیہ ملحدہ کافرہ کی ضد اسلام اختلاق کردہ
مبدعات میں سے ہونا اظہر من الشمس ہے چنانچہ آج کل بڑے بڑے علماء
دانشوران اس نکاح کی تائید میں برٹرینڈ رسل ملحد سے بھی اس کی ضرورت کی
تائید اور اس ملحد کے نظریہ سے استناد کرتے ہیں چنانچہ بڑے بڑے مایہ ناز
شہرت عالمی رکھنے والے علم اصول و رجال کے محقق اپنے وقت کے مرجع
کبیر آغائے ابو القاسم خوئی نے اپنی تفسیر البیان میں صحیح مسلم کی منقول
روایات سے استناد کر کے اس کے جواز کا فتویٰ دیا صاحب المیز انا آغائے
طباطبائی ۱۳۶۰ھ ش اور استاد جلیل القدر آغائے صادق تہرانی بزرگ معروف
ومشہور فضلاء نے بھی فتاوی دیئے یہاں نکتہ توجہ طلب ہے مجتہد جب فتاوٰی
دیتا ہے تو اس سے دلیل کا نہیں پوچھ سکتے ہیں ہماری گفتگو بحث جمع فتاوٰی
نہیں ہے بلکہ ہمارا مطالبہ یہ ہے تمام احکام حلال وحرام کا فتویٰ صرف اللہ
کیلئے مخصوص ہے ان میں مذھب شیعہ جو کہ آئمہ سے منسوب کرتے ہیں جن
کا وہ نام لیتے ہیں ان سے بری ہیں چنانچہ وہ لوگ اس کو اپنے اصول الدین
میں شمار کرتے ہیں جس طرح عزاداری کو اصول دین میں شمار کرتے ہیں ان
کے پاس اصول الدین فروع دین حرام در دین تصور مشرکین میں کوئی فرق
نہیں اگر کوئی زیادہ اشکال کریں تو منکر امام وہابی مرتد دین قرار دیتے ہیں

یہ زواج تقریباً دوسری صدی کے آخر میں رواج ہوا ہے اسلام آنے کے بعد

تمام اقسام نکاح کو حرام صرف زواج کو باقی رکھا ہے۔

نکح ۔ ن.ک.ح مقائیس ج ۲ ص.۵۸۱ نکح ن.ک.ح اصل واحد

وهو البضاع نكح ينكح والنكاح يكون للعقد

مفرادات راغب ن.ک.ح اصل واحد هو البضاع و نكح ينكح

نکاح۔ عمدۃ الحفاظ ج ۴ ص ۲۵۱ النکاح التداخل بقرہ:۲۲۱ ﴿وَ لا تَنكِحُوا الْمُشْرِكاتِ﴾ ﴿وَ لا تُنكِحُوا الْمُشْرِكينَ﴾

باطنیہ کی کفریات شرکیات کم کم ظاہر ہونے لگے تو انھوں نے مذاہب کے نام سے رواج دیا یہ سب زنا کے شعبوں میں سے ہے یہ نکاح جعلی خود ساختہ ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس کے لئے بہت زیادہ فضیلت بیان کی ہے اس مذھب کا انتساب مصر قلعہ المموت واسماعیلیان صفوی سے ملتا ہے ضد اسلام ہے بلتستان کے بزرگ علماء کی بدعات مرفوعۃ مروجہ میں سے ایک اپنی بیٹیاں بہنیں ماؤں کا ازدواج اس دلیل پر ختم کیا۔ حقوق سے محرومی کا رواج ہے جس میں عورتیں چند سال ایک کے عقد میں آتی تھیں پھر دوسرے عالم کسی اور کو دیتے تھے۔ ہم نے بہت سے علماء کو دیکھا سنا ہے کہ انہوں نے سو متعہ کیے ہیں ایسے عیاش تاریخ بشریت میں بے دینیوں میں بھی نہیں دیکھے ہونگے۔ اب یہ نکاح اصول دین میں شمار ہوتا ہے۔ زعیم حوزہ علمیہ اپنے دور کے مرجع اعلیٰ نے اپنی کتاب البیان فی تفسیر القرآن میں صحیح مسلم کی

روایات سے استناد کیا ہے جس کو قرآن کریم نے مسترد کیا ہو اس کو روایات سے استناد کرنا عجیب حیرت کی بات ہے آپ علم فقہ میں تبحر ہونے کے علاوہ علم رجال میں بھی بہت تبحر رکھتے تھے آپ کی موسوعہ فقہ رجال کی چھان بین سے میری آنکھ کھلی تھی یہاں بغیر تحقیق رواۃ آپ نے فتویٰ دیا محسوس ہوتا ہے کہ نکاح متعہ اور سجدہ گاہ کیلئے کسی سند کی ضرورت نہیں یہ مذہب کے رموزات ہیں ہر حال میں جاری رکھنے ہیں مجھے اس نکاح پر آغائے محسن نجفی کے استدلال نے حیرت میں ڈالا ہے علماء و آغائے محسن نجفی آغائے صلاح الدین نجفی آغائے جعفری کے حضور میں ان کے تبحر علوم حوزہ سے مجھے احساس کمتری لاحق ہوئی لیکن اس وقت انہیں چھوڑ کر فرار ہو گیا تھا جب انہوں نے فرمایا کہ نکاحِ متعہ، مثل دائم جیسا ہے زبان عربی اور قرآن کریم میں اس کیلئے دو کلمات استعمال ہوئے ہیں ایک نکاح جو عمل جنسی کے متعلق ہے جبکہ دوسرا کلمہ زواج بذات خود دوام انفکاک ناپذیر کیلئے ہے کلمہ زواج اجرت وحقوق پر خود ناطق ہے۔

۱۳۔نکاح مسیار

کتاب فقہ القضایا المعاصر تألیف محمد طاہر اسد اللہ مکی ص ۲۴۱ نکاح مسیار مرکب اضافی ہے مسیار مادہ سیر سے لیا ہے یعنی آنا جانا لفظ مسیار بروزن مفعال اسم مصدر ہے کثرت سیر والے کیلئے صیغہ مبالغہ ہے زیادہ

رفت آمد کرتا ہو سیارہ قافلہ کو کہتے ہیں اصطلاح میں ایک قسم نکاح ہے جو اسی صدی میں ایک عالم سعودی نے اختلاق کیا ہے یہ عورت کے گھر میں آمد و رفت کرتے ہیں شرط کرتے ہیں کہ وہ رات کو نہیں آئیں گے اس کے عوض میں وہ اپنے حقوق سے دست بردار ہوئی ہے۔

۱۴۔نکاح زانی یازانیہ:

اسلام سے پہلے شریف نجیب مشرکین کے پاس بھی یہ مردود رواج تھے نجیب اجتماع میں صاحبان فضل مقام منزلت رکھنے والے مرد عورت اس سے گریز کرتے تھے قرآن کریم میں تکرار سے آیا ہے زواج عفت سے کرے عفت کی تفسیر مفسرین نے دو طریقے سے کی ہے محصنات آزاد عورتوں یا متزوجہ عورتوں کو کہتے تھے محصنہ آزاد عورتوں کو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ زنا جو ہے وہ عورتیں کرتی تھیں جن کے سر پرست نہیں بے سر پرست عورتیں کرتی تھیں ان کو بغایا بھی کہتے تھے آزاد عورتیں اس سے گریز کرتی تھیں دوری اختیار کرتی تھیں جاھلیت میں مشرکین بھی اپنے ناموس کے ساتھ کسی اجنبی کو دیکھنا برداشت نہیں کرتے تھے ھندہ زوجہ ابوسفیان کے بارے میں مشھور ہے ھندہ ابوسفیان سے پہلے کسی اور کے عقد میں تھی ایک دن اس کا دوست ان کے گھر میں آیا جب اس کو بتایا وہ گھر میں نہیں ہے وہ فوراً نکل گئے باہر سے شوہر گھر میں آیا شوہر نے دیکھا کہ میرے غیاب میں یہ کیسے آیا اس نے

فوراً ھندہ کو باہر نکالا جس پر ھند کے خاندان کو شرمندگی ہوئی ھندہ کو کاھن کے پاس لے گئے آیا اس نے یہ فعل انجام دیا ہے یا نہیں کاہن نے ھندہ کو اس فعل شنیع سے بری قرار دیا جس پر ھندہ نے شوہر کے ساتھ گھر جانے سے انکار کیا یہاں تک اس نے طلاق لی وہ ابوسفیان کے عقد میں آئی ابوسفیان کے عقد میں آنے کے بعد ھندہ اُحد میں حمزہ سے اپنے باپ بھائیوں کا انتقام لینے کے لئے غلام حبشی کو آمادہ کیا حمزہ قتل ہونے کے بعد حمزہ کے کلیجے کو چبایا جس پر پیغمبر اکرم ﷺ نے ھندہ کو فتح مکہ کے موقع پر اس کے خون کو ھدر کیا فتح مکہ کے بعد دیگر خواتین کے بھیس میں ھندہ نقاب ڈال کے آئی عورتوں سے بیعت لینے کے لئے قرآن میں آیت اتری ﴿یا أَیُّهَا النَّبِیُّ إِذا جاءَ کَ الْمُؤْمِناتُ یُبایِعْنَکَ عَلی أَنْ لا یُشْرِکْنَ بِاللَّهِ شَیْئاً وَ لا یَسْرِقْنَ وَ لا یَزْنینَ وَ لا یَقْتُلْنَ أَوْلادَهُنَّ وَ لا یَأْتینَ بِبُهْتانٍ یَفْتَرینَهُ بَیْنَ أَیْدیهِنَّ وَ أَرْجُلِهِنَّ وَ لا یَعْصینَکَ فی مَعْرُوفٍ فَبایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ﴾ ممتحنہ:۱۲ کہ یہ کام نہیں کرے گی ھندہ بے دھڑک بولی کہ آزاد عورتیں زنا نہیں کرتیں ان کو محصنہ کہنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں اس فعل شنیع سے محفوظ ہیں لہذا قرآن نے ﴿وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ الْمُؤْمِناتِ وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ الَّذینَ أُوتُوا الْکِتابَ مِنْ قَبْلِکُمْ إِذا آتَیْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنینَ غَیْرَ مُسافِحینَ وَ لا مُتَّخِذی

أَخْـــدانٍ ﴾ مائدہ:۵ میں کہا ہے محصنات مؤمنین کی ہو یا محصنات اھل کتاب کی عورتیں اور مسلمان عورتیں دونوں سے زواج صحیح ہیں اس سے واضح ہوا فعل زنا حرام صرف اسلام میں نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ میں بھی یہ فعل شنیع مردود تھے ان سے زواج نہ کریں فعل زنا ایک فعل قبیح ہے مردود منفور عمل ہے۔قرآن کریم نے زنا کو شرک کے برابر قرار دیا ہے بلکہ شرک کو زنا سے پست قرار دیا ہے یہاں سے واضح ہوتا ہے انسان زواج کرتے وقت زانیہ کافرہ مشرک سے ازدواج نہ کرے اس کو پرانے زمانے میں اجتہاد عصر معاصر میں احکام وضعی کہتے ہیں۔زواج قرآن کریم میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔

زواج بہت جگہ استعمال ہوا ہے میاں بیوی کے درمیان متبادل حقوق پر قائم کیا ہے۔ بلکہ قرآن میں زواج تکوینیات سے شروع ہوتا ہے کائنات کا ہر مادہ زوج ہے جیسا کہ﴿وَ مِـنْ كُـلِّ شَـيْءٍ خَـلَـقْـنـا زَوْجَيْـنِ ﴾ ذاریات:۴۹ میں آیا ہے زواج انفکاک ناپذیر ہے﴿وَ أَخَـذْنَ مِـنْـكُـمْ مِيثـاقـاً غَـلِيظـاً ﴾اوران عورتوں نے تم سے بہت سخت قسم کا عہد لیا ہے نساء:۲۱ جب اللہ سبحانہ نے میثاق غلیظ کہا ہے تو دیکھنا ہوگا میثاق غلیظ کیسے ہوتا ہے مخلوقات کے لئے باعث ارتقائی ہے اللہ کے لئے نقص وعیب ہے کوتاہ فکر لوگ کلمہ زواج کے لطائف دقائق باریک بینی سے ناواقف ہے وہ

لوگ اپنے اس عمل نامشروع مطعون سے دفاع کے لئے اس کو بے عیب و
بے نقص لکھا ہے کلمہ متعہ جیسا کہ آقائی محسن نجفی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے
متعہ مثل دائم ہے اگر مثل دائم ہے تو آپ اس کو نکاح موقت کیوں کہتے ہیں
کلمہ نکاح موقت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ صرف عمل جنسی کیلئے مخصوص معنی
میں نکاح ہے کہیں بعنوان زوجہ استعمال نہیں ہوا جز وقتی یعنی اس میں اور زنا
میں کوئی فرق نہیں ہے نفقہ ارث صداق میں دیر ہوتی ہے تو زوجین مفقود ہے
کلمہ زواج میں معانقہ معاشقہ وابستگی دل بستگی ہمیشگی الفت محبت جدا ناپذیری
والے تمام مفاہیم زواج میں مندمک و مندمج ہے لہٰذا زواج قرآن میں
ٹھوس ستونوں پر استوار و غیر متزلزل ہے ملک میں جاری رسومات فاسدہ
موجب تأخیر زواج بنا ہے مغرب نے اسلام کے خلاف ایک محاذ خواتین کی
وکالت یا دفاع میں کھولا ہے۔ کتاب نہج البلاغہ میں حضرت علی سے منسوب
ایک خطبہ ہے جس میں خواتین کو ناقص العقل والایمان کہا ہے جس پر آج کل
کی پڑھی لکھی خواتین اعتراض کرتی ہیں کہ پڑھی لکھی خواتین ناقص العقل
نہیں ہوتی ہیں لیکن میرے پاس کوہ ہمالیہ مانند محکم دلیل ہے جو دنیا بھر کے
دانشگاہوں سے فارغ خواتین بھی رد نہیں کرسکیں گی پچھلے سالوں میں اخبار
میں آیا تھا ہندوستان کی ایک لڑکی نے جہیز نہ ملنے پر خودسوزی کی تھی کیا کوئی
لڑکی ہے جو یہ کہے کہ میرے میں کونسا عیب و نقص ہے اس کو پورا کرنے کیلئے

اتنی مالیت ساتھ لے جاؤں وہ بھی انسان ہے ہم بھی انسان ہیں وہ میری محتاج ہے میں اس کا محتاج ہوں انسان ہونے میں برابر ہیں کیونکر اپنے ساتھ اتنی مالیت کے تحفہ میں ساتھ لے جاؤں۔ زواج اور صداق مسلم معاشرے میں مسئلہ ہے ہر آئے دن مسائل کا سامنا کر رہے ہیں اس پر ہر مسلمان مرد و عورت کو سوچنا چاہیے اور اسباب و علل دیکھنا چاہیے۔

۲۔ زواج شخصی ضمانت پر قائم نہیں قرآن کریم نے اس معاہدہ کو عقد غلیظ کہا ہے معاہدہ اتنا گھاڑا ہے آسانی سے جڑ نہیں سکتا نہ آسانی سے ٹوٹ سکتا ہے ایک دوسرے کی حق تلفی نہیں کریں گے قرآن کریم نے چند عہد و پیمان کو عقد غلیظ کہا ہے ان میں سے ایک عقد زواج ہے ٹوٹنے کے لئے بھی شرائط غلیظ رکھی ہے برملا ہو گا انکار کی گنجائش نہیں ہوتی ہے فقہاء نے عنوان کے لئے کلمہ نکاح انتخاب کیا ہے جو کہ تہذیب کے خلاف ہے۔ ہم نے تأسی قرآن کرتے ہوئے زواج انتخاب کیا ہے کیونکہ نکاح صرف پہلے مقصد کی ترجمانی کرتا ہے بین عقد اور عمل نا قابل ذکر ہے لہذا یہ کلمہ صرف تین چار دفعہ استعمال ہوا ہے کوئی شخص مکر بھی سکتا ہے بھول بھی سکتا ہے مر بھی سکتا ہے اگر مرد نے کہیں تشدد کیا گھر سے باہر نکالا یہاں شخصی ضمانت ناکافی ہے ترک وطن کیا ہو یا جانب داری میں مکر جائے یا مر جانے کی صورت میں ان کی ضمانت بے سود ہوگی بغاوت نشوذ تنہا عورت کی طرف سے نہیں ہوتی مرد کی

طرف سے بھی ہوتی ضمانت زری رکھنا پڑے گی فقہاء علماء نے صداق کی تقلیل پر زور دیا ہے وہ درست نہیں یہ کسی درد کی دوا نہیں ہے اس کی مقدار دیت کے قریب ہونی چاہیے خسیس قلیل ضمانت کافی نہیں اس سلسلے میں ان کی مستندات فلسفہ تراشی قصہ کہانی خود ساختہ احادیث یا مفتیوں کے فتاوی تقلیل مہر عفو مہر عورت سے کھیل مذاق دھوکہ دہی خیانت ہوگی جو آیات محکمات کے خلاف ہے ابھی تک علماء نے توجہ ہی نہیں دی اللہ سبحانہ تعالیٰ کھڑ پینچوں کا سلسلہ ختم کریں اب تک کسی نے اعتراض تک نہیں کیا ہے جڑ پر مارتول مارا ہے لوہے کے ستون کی جگہ ریت کی بنی ہوئی کچی اینٹ لگائی ہے جس کا نام مہر یہ رکھا ہے کلمہ مہر یہ غش وتدلیس فراڈ دہی ہے اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے قرآن نے اس زر کیلئے کلمہ صداق استعمال کیا ہے۔اس سلسلے میں فرقہ باطنیہ نے اس کو توڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔صداق چھوڑ کر مہر یہ کی رٹ لگانا دھوکہ ہے عربی معاجم میں یہ کلمہ نہیں آیا ہے۔صداق اور مہر یہ میں کوئی تناسب رشتہ نہیں ہے مہر یہ عنوان صداق سے توجہ ہٹانے کیلئے گھڑا ہے علماء دانشوران وثیقہ جات معاھدات میں انتخاب کلمات میں زیادہ توجہ دیتے ہیں تا کہ عند متنازع مسئلہ نہ بن جائیں کلمہ مہر یہ فارسی الاصل ہے بمعنی پیار محبت ہے۔اگر کوئی کہے یہ تو سینکڑوں روایات میں آیا ہے تو ہم کہتے ہیں روایت سازی کوئی مشکل عمل نہیں خاک پر سجدہ بھی سینکڑوں

روایات پر قائم ہے اور متعہ بھی۔ سینکڑوں روایات جعلی خود ساختہ ہوسکتی ہیں جب وقت اثبات آجائیں تو متعہ، مسیار، سری والے سر نیچے ہوجائیں علامہ نجفی جیسے علوم عربیہ میں نبوغت والے سر توڑ کوشش کرتے تھے متعہ کے بارے میں بالائے منبر سے اعلان کریں اگر شرم وحیاء نہیں آتی ہے باعث شرمندہ ہو وسائل الشیعہ اور مستدرک میں چار سو پانچ سو روایات متعہ کے بارے میں ہے لیکن فقیہ و مجتہد استدلال کرتے وقت صحیح مسلم کی پندرہ سے استناد کرتے ہیں تالی تلو قرآن کہنے والے کہ ہم سنت رسولِ اہلبیت سے لیتے ہیں سنیوں سے نہیں لیتے ہیں کیونکہ وہ صحابہ سے نقل کرتے ہیں ۱۵ روایات کو کیوں قبول کیا ہے کتب لغت میں ہر لغت کے ریشے کو بتایا ہے اس کا ریشہ نکالیں پھر دیکھیں مہر یہ کیوں کہا ہے علماء نے اس زر ضمانت کو صداق کہنے کی وجہ بتائی ہیں کہ صداق کس کلمہ سے بنا ہے۔ دوسرا اجرت کہا ہے اجرت کتنی ہونی چاہیے صداق قرآن میں ہے عورت جب شوہر کے عقد میں جانے پر راضی و آمادہ ہو جاتی ہے تو وہیں پر اللہ نے شوہر کے ذمے اس آمادگی اور قبول کی عوض میں ایک معاوضہ معین کیا ہے اس کو قرآن میں اجرت کہا ہے اجرت عمل انسانی کے مقابل میں دی جاتی ہے جیسا کہ ان آیات میں آیا ہے ﴿ وَ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴾ اور عمل کرنے کی یہ جزا بہترین جزا ہے عمران: ۱۳۶ ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ﴾

پس جو بھی ان عورتوں سے تمتع کرے ان کی اجرت انہیں بطور فریضہ دے دیں نساء:۲۴ ﴿ إِذا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ﴾ بشرطیکہ تم ان کی اجرت دے دو پاکیزگی کے ساتھ - مائدہ:۵ ادا کرنے کے بعد اسے صداق کہتا ہے اجرت کا معنی مقدار معین ہے اس کا معنی ادائیگی واجب ہے۔

نکاح خوانوں کو پتہ نہیں ہے شاید اس نے اپنی عمر میں صدھا بار علی المہر المعلوم کہا ہے لیکن مہر کے اصل معنی کیا ہیں کتب معاجم دیکھنے کی زحمت یا ضرورت محسوس نہیں کی ہے جس طرح ایک جاہل و نادان انپڑھ نمازی کو اپنی پانچ وقت کی نماز میں دو دو دفعہ پڑھنے والے حمد سورہ اذکار نماز معلوم نہیں ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِين ﴾ نماز پڑھنے کے بعد علَم کو پکڑ کر حاجتیں مانگتے ہیں۔

۲۔ کتب فقہ میں سب نے لکھا ہے ہم یہاں بطور نمونہ کتاب العرض القرآنی لقضایا النکاح مؤلفہ زینب عبد السلام ابوالفضل ص ۲۰۳ سے نقل کرتے ہیں شریعت اسلامی میں مہر کی اعلیٰ حد معین نہیں ہوئی ہے یہ بات ایک ایسے عالمۃ محققہ وہ بھی اپنی پایان نامۃ لکھنے وال کو پتہ نہیں شریعت میں مافوق حد کا ذکر کیا ہے مقدار رائج کا ذکر نہیں کیا ہے کیونکہ وہ دائم تغیر ہے چنانچہ مصارف حج مقدار زکات معین نہیں کر سکتے ہیں نبی کریم نے اپنی زندگی میں اپنی زوجات کے صداق دیئے ہیں اپنی بیٹیوں کے صداق لیے

ہیں اس وقت ایک غلام کی قیمت چار سو درھم میں خرید تے تھے بطور مثال ایک انسان کی دیت ہمیشہ ایک مقدار محدود نہیں ہوتی ہے گزشت زمان کے تحت بدلتی رہتی ہے۔

نساء:۲۰ ﴿وَ إِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَ آتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَاراً ﴾ میں اسکا حد اعلیٰ کا تعین ہوا ہے وہ قنطار ہے بچھڑے یا گائے بھینس کے چمڑے کو مشکیزہ کی طرح تھیلہ بناتے تھے وہ بھرا درہم دینار دے دیں تو یہ زیادہ نہیں ہے

ج۔ چنانچہ تفسیر شعراوی جلد۴ ص ۲۰۰۹۳ پر آیا ہے قنطار وہ مال ہے جو گائے کے چمڑے سے بننے والی تھیلی بھر ہو کو قنطار کہتے ہیں اگر اتنا مال عورت کو دیا ہے تو نہ سمجھیں کہ آپ نے عورت کو بہت دیا ہے چنانچہ اس وقت ایران سعودی عرب میں فریاد بلند ہے کہ حق مہر میں غلو ہوا ہے اگرچہ وہاں اس وقت لاکھوں ریال سے گزر گیا ہے ایران میں میلیون تومان کے علاوہ سونے کا اسکناس بھی دیا جاتا ہے۔لغت میں کلمہ قنطار کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے مال عظیم بہت گراں قدر قابل قدر، اگر قابل قدر مال دیا ہے تب بھی زیادہ نہیں ہے یہاں سے اندازہ ہوتا ہے حد اعلیٰ بیان ہوئی ہے اگر یہ زیادہ ہوتا تو مبالغہ ہوتا ہے اس کو عرف عام میں انصاف کہتے ہیں یہاں سے زوج اور زوجہ کے درمیان توازن ہوتا ہے۔

ب۔اس کو اجرت کہا ہے اجرت میں تعین ہوتا ہے اگر تعین نہیں ہوا تو یہ مسخرہ ہے گویا کوئی شخص بازار میں جا کر کوئی قیمتی چیز لے کر گھر آ جائے پھر آپس میں اختلاف کریں قیمت کا تعین نہیں ہوا تھا تو عقد کیسے پڑھا گھر کیسے آئی ایک انسان کی قیمت ہمیشہ سے انسان ہی رہا ہے لہٰذا قتل کی صورت میں قصاص ہے قصاص سے تنازل دیت ہے دیت گزشت زمان کے ساتھ متغیر ہے ہمیشہ ایک مقدار میں نہیں رہتا ہے صداق بھی اسی طرح ہے یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے آپ کیوں نہیں کہتے شریعت میں دیت کا تعیّن کیوں نہیں ہوا ہے چونکہ شریعت دائمی عالمی مال کی قدر و قیمت وقت اور علاقے کے حوالے سے متغیر ہے جیسے قتل میں دیہ متغیر ہے کوئی کہہ سکتا ہے دیہ کی حد اعلیٰ بیان نہیں ہوئی ہے کیا نبی کریم نے دیت نہیں لگائی ہے کیا نبی کریم نے اپنی زوجات اور بیٹیوں کے لئے صداق نہیں دیئے نہیں لیے ہیں اگر پیغمبر نے مقدار دیہ پانچ سو درھم معین کیا تھا تو آج امارات والے پانچ سو درھم دیں گے یا کئی ہزار بلکہ لاکھ درھم دینگے آج پاکستان میں دیت کی مقدار کیا ہے فرض کریں پیغمبر اپنے زمانے میں ایک معمار کو ایک دن بھر کام کے لئے اجرت دس درھم دیتے تھے تو آج کوئی شخص یہ کہہ سکے گا مزدور کی اجرت دس درہم ہے لہٰذا پیغمبر کے بعد یہ اجرت مدینہ مکہ حجاز میں کہاں تک پہنچی ہے اس تناسب سے صداق ہوگا یہ بات کہ ہزار دینار سے اس وقت کیا چیز خرید

سکتے ہیں ہمیں قوت خرید کے مطابق دینا پڑے گا قنطار بھر سونے کی قیمت ہو گی اتنی سونے کی قیمت پاکستان میں کیا ہوگی برطانیہ میں کیا ہوگی ایک دوسرے علاقے کے حوالے سے وقت وحالات کے حوالے سے فرق ہوتا ہے یہ حق شوہر کی قدرت استطاعت کی بنیاد پر نہیں ہوتا ہے تو یہ حق محدود نہیں ہوسکتا ہے یہ بات اپنی جگہ غلط ہے اس میں تدلیس غش دھوکہ اغفال ہے۔ حق صداق ہمیشہ لوگوں کی قوت خرید کے برابر ہوگا جس طرح ایک تھیلا ایک ڈرپ یا خون کی بوتل کی قیمت امیر وغریب میں فرق نہیں ہوتا ہے سکولوں میں بچوں کی فیس ڈاکٹروں کے امیر وغریب میں فرق نہیں ہوتا ہے قتل بالخطاء کی دیت امیر وغریب میں فرق نہیں ہوتا ہے ضرورت کی قیمت میں تغیر کے ساتھ صداق میں تغیر ہوگا۔ اس میں امیر غریب نہیں ہوتا ہے۔ ہم یہاں کلمہ شادی کہنے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ یہ مسلمانوں کیلئے گالی یا کفر ہے یہاں خوشی ہے لڑکی انسان ہے لڑکا بھی انسان ہے یہاں ایک سوال دونوں انسان ہوتے ہوئے لڑکی اپنی جگہ احساس کمتری میں مبتلا کیوں ہے والدین بھائیوں میں پریشانی کیوں ہے لڑکا پسند کریگا یا نہیں۔

صنف اناث

صنف اناث کو لاحق خطرات کی پرسان پروانہیں ہے

افسوس ہوتا ہے ملت اسلامیہ کی صنف اناث جو ہماری مائیں بہنیں بیٹیاں پھوپھی خالہ زوجہ کے باپ اولاد عزیز و اقارب غیور نہیں معلوم ہوتے ہیں مسلمان نہیں مجوسی نما ہیں لہٰذا ان کو کنیز بنانے سے کوئی روکنے والا نظر نہیں آتا ہے یہاں بطور نمونہ چند خطرات کا ذکر کرتے ہیں

ا۔زواج نہ ہونا

کلمہ زواج، زوج متعدد صیغوں میں کل ۲۸ بار آیا ہے جبکہ نکاح صرف تین بار آیا ہے لہٰذا سوچنا پڑے گا عقد زواج کس بنیاد پر قائم ہے۔تعدد زوجات لیس من مخترعات مبدعات الاسلام بل کان قبل ذالک بلکہ ایران حجاز مغربی ملکوں میں میسیحیت میں طلاق سے منع تعدد زواج سے بھی منع کلمہ زوج ،ازدواج ،ازواجکم ،۸۱ بار آیا ہے نساء ۳۸ بار ،نسائکم ۴ بار ،نساء ۵ بار ، نسائہم ۲ بار ،نکاح ۵ بار اور طلاق ۱۲ بار آیا ہے

۲۔نان نفقہ حق صداق سے محروم زنا سے سستا بدنام زمانہ شرم آور نکاح موقت ماں باپ بھائیوں سے چھپا کے بڑے اجر وثواب والے نکاح کا رواج ہے یہ نکاح سستا مفت کے علاوہ فیلسوف ملحد برٹرینڈ رَسل برٹش کی تائید کی سند دیتے مرتضیٰ مطھری جیسے پائے کے عالم اور عوام زدہ علماء کے ڈر سے متعہ کو برٹرینڈ رَسَل سے امام مہدی کو تاریخ کے مفاد پرستان قوم کی سند دی ہے کالج درسگاہوں اسمبلیوں میں چور درواز سے دفتروں میں آمنے

سامنے آراستہ و پیراستہ بھی زواج کے نان ونفقہ ارث سے چھٹکارا اور آخر میں ثواب ہی ثواب سے ازدواج خسارہ زیاں آور ثابت ہوئی ہے

۲۔زواج کے بعد جلدی طلاق ہوتی ہے۔

۳۔یا جان سے مارتا ہے۔

۴۔خودکشی کرتی ہیں۔

۵۔غیرت ناموس غیرت دینی رکھنے والے اعزاء کے ہاتھوں قتل ہوتی ہیں لیکن ہم یہاں ان خطرات کے اسباب وجوہات بیان کرنے سے پہلے عقد زواج میں کلمات غلط فاحش جو اس وقت استعمال کرتے ہیں اور رسومات فاسدہ جو استعماری مراسم کو فروغ دے رہی ہیں بیان کریں گے اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں ایک انکحت مؤکلتی پڑھنا ہے شرم آور اور بدتہذیب کلمہ ہے۔دوسرا علی المہر المعلوم پڑھنا ہے۔

اعراف:۱۶۹﴿ أَ لَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ ميثاقُ الْكِتابِ أَنْ لا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلاَّ الْحَقَّ وَ دَرَسُوا ما فيهِ وَ الدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذينَ يَتَّقُونَ أَ فَلا تَعْقِلُونَ ﴾ رعد:۲۰﴿الَّذينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَ لا يَنْقُضُونَ الْميثاقَ ﴾نساء:۲۱﴿وَ كَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَ قَدْ أَفْضى بَعْضُكُمْ إِلى بَعْضٍ وَ أَخَذْنَ مِنْكُمْ ميثاقاً غَليظاً ﴾احزاب:۷﴿وَ إِذْ أَخَذْنا مِنَ النَّبِيِّينَ ميثاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُوحٍ وَ إِبْراهيمَ وَ

مُوسى وَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ أَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقاً غَلِيظاً ﴾

صداق زوجات و بنات نبی کریم

نبی کریم نے پندرہ بیویاں کیں ہیں کسی بھی بیوی کے لئے ایک چادر ایک کلو گندم مٹھائی نہیں دی ہے انسان اگر اس دین کے ساتھ درد ہوتا والہانہ گرائش ہوتی ملک کی تمام خواتین کی عفت وطہارت کے خواہش مند صاحب غیرت ناموس ہیں تو ان مسائل میں کوئی حل تلاش کرنے والا ہوتا تو اس کے گرد و پیش تمام چیزوں پر توجہ دیتے ملک میں قائم اثاثوں کے گرد دور سے محافظین رکھتے ہیں نقل وحرکت پہ نظر رکھتے ہیں آپ کے دین کی اساس معاشرے کی اساس زواج ہوتی ہے اس بارے میں خسیس پست بے معنی الفاظ استعمال نہیں کرتے آپ کو پرواہ نہیں ملک میں غیرت ناموس نہ ہونے غیرت دینی بھی نہ ہونے سے تعدی تجاوز چھوٹی چھوٹی بچیوں تک پہنچی ہے ملک میں شرح زنا، طلاق زیادہ بڑھ گئے ہیں زواجیں ٹوٹ رہی ہیں منگنیاں گر گئی ہیں لیکن کبھی علماء ومؤمنین اس مسئلہ پر غور وخوض کے لئے کوئی اجلاس طلب کیا ہو سنا نہیں یہ اس بے غیرتی بے دردی کا واضح ثبوت ہے اس کا تدارک کیسے ممکن ہے جو شخص اپنے گھر کی ناموس کے لئے بے غیرت ہو اس سے دیگراں کی ناموس کے لئے کیا توقعات رکھ سکتے ہیں۔ منگنیاں نہ ہونا طلاق ہونا اسباب وجوہات ہوتا ہے صاحبان عقل وخرد کو پیشانی تھام کر

سوچنا چاہئے ایسا کیوں ہوتا ہے اس کی وجوھات بے اساس بے معنی لوازمات وشرائط ہے جہیز کی بدعت میں روز افزوں رونق جدت آرہی ہے حق صداق کی مقدار کونظر انداز کرر ہے ہیں طلاق کوآسان بنایا ہے عقد کرنا مشکل بنایا ہے انھوں نے کہا ہے یہ اجرت نہیں ہے یہ کسی چیز کے مقابل میں نہیں ہے بلکہ یہ مٹھائی ہے شیرینی ہے یہ بھی قرآن کے خلاف ہے۔

۱۔قرآن میں اجرت کہا ہے اللہ فرماتا ہے﴿ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ﴾ فقیہ کہتے ہیں اجرت نہیں ہے۔اللہ فرماتا ہے اجرت ہے کون صحیح کہتا ہے؟

۲۔قرآن نے کہا اس کو واپس لینا ایک تہمت بہتان ہے کھلا گناہ ہے ﴿ فَلا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئاً أَ تَأْخُذُونَهُ بُهْتاناً وَ إِثْماً مُبيناً ﴾

۳۔قرآن میں آیا ہے معاوضہ ہے کس چیز کا معاوضہ ہے عورت کے جوعلاقے ہیں وہ پوری دنیا کے لئے ممنوعہ ہیں اللہ نے حکم دیا ہے اس علاقے کو چھپا کے رکھو سوائے شوہر کے کسی اور کو نہ دکھائیں قرآن نے فرمایا اس عورت نے اپنے ممنوعہ علاقے کو تمھارے لئے کھولا تھا یہ صداق اس کا عوض ہے اس کا واپس لینا متاع فروخت شدہ کی قیمت واپس لینے کے مترادف ہے۔

۴۔سوال ہے کہ یہ ایک عقد محکم کیسے ہوتا ہے اس میں اور دیگر معاملات میں فرق کتنا ہے اس میں صداق ہے صداق کی مقدار ایک جان کی

خریداری میں آتا ہے کیا معاہدے میں مٹھائی آتی ہے شیرینی بھی دینا معاہدے میں آتا ہے ملک میں خواتین کا استحصال دفتروں میں نہ آنے سے نہیں خواتین کا استحصال ووٹ نہ دینے میں نہیں خواتین کا استحصال سینما گھروں میں جانے نہ دینے سے نہیں خواتین کا استحصال اللہ کے بتائے ہوئے حقوق کا ہڑپ ہے جسے آج نام نہاد حقوق خواتین کے علم بردار اپنے مقاصد شوم کیلیئے خواتین کو استعمال کرنے والے سیاستدان اور نام نہاد علماء دین مروّجین دین مفتیاں ضد قرآن ہیں انھوں نے خواتین کو انسان سے نکال کے ربڑ مشین پلاسٹک مشین بنایا ہے وہ حاجت روائی کرنے کی حد تک استعمال کرتے ہیں

نبی کریم نے صداق دیئے ہیں اور لئے بھی ہیں دیکھیں کتنے دیئے ہیں اور کتنے لئے ہیں

صداق خدیجہ: کتاب نساء اھل البیت فی ضوء القرآن احمد خلیل جمعۃ ص ۲۸ خدیجہ کے صداق میں ابو طالب نے ساڑے ۱۲ اوقیہ سونا دیا ہے پیغمبر کی طرف سے ابو طالب تھے جبکہ خدیجہ کی طرف سے ورقہ بن نوفل خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے خدیجۃ الکبریٰ کے چچازاد بھائی یا چچا نے زید بن حارثہ کو چار سو درھم میں خریدا تھا خود خدیجہ کا صداق بھی اتنا تھا یہاں سے یہ فکر مستر د

ہوتی ہے عورت اگر بیوہ عاقلہ ہو تو اس کو ولی کی ضرورت نہیں ہے خدیجہ بیوہ بھی تھی عاقلہ بھی تھی اس کے باوجود خدیجہ کو زوجیت میں دینے والا اس کا چچا زاد بھائی تھے اگر باپ نہیں تو خاندان کے کوئی اور مرد جو سب سے قریب ہو چنانچہ قرآن میں آیا ہے ﴿ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِن ﴾ خاندان کے برگزیدہ ولی عورت ہوتی ہے

صداق عائشہ : نساء اھل البیت ص ۱۱۸ میں آیا ہے آپ کی صداق ۵۰۰ سو درھم تھی پیغمبر کی تمام زوجات کی صداق ساڑے ۱۲ اوقیہ سونا تھے۔ ساڑھے چار سو پانچ سو درھم معادل تھے

صفیہ بنت حی بن اخطب : رئیس قبیلہ بنی نضیر دشمن سرسخت اسلام و رسول اللہ فتح خیبر کے بعد صفیہ جس صحابی کی اسیرہ بنی تھی پیغمبر نے ان کو دو چیزوں میں حق انتخاب دیا خود اپنے آپ کو فدیہ دے کر آزاد کرے اور اپنے خاندان کے پاس جائے یا میری زوجیت انتخاب کرے تو ہم تمھاری آزادی کو تمھارا صداق قرار دیں گے صفیہ کی صداق اسکی آزادی قرار دیا تو معلوم ہوا کہ صداق معمولی نہیں ہوتا صداق جان کے برابر ہوتا ہے۔

امّ حبیبہ: کتاب نساء النبی ص ۳۸۱ بادشاہ حبش نے امّ حبیبہ کا صداق پیغمبر کی طرف سے چار سو دینار دئے جو پیغمبر کی تمام زوجات کی صداق میں سب

سے زیادہ ہے

حضرت زہرا: کا حق صداق چار سو درہم تھے جسے نبی کریم نے علی سے لیکر فاطمہ زہراء کی ضروریات خریدی۔

خیزران ایک اسیرہ تھی مہدی عباسی کی والدہ نے اپنے بیٹے کو دی اس نے انکی آزادی کو ان کا صداق قرار دیا۔

حق صداق بھاری بھر کم مال برابر چلتے آیا ہے

عقد زواج ظالمانہ جائرانہ عدول از شریعت محمد ہے فرسودہ بیہودہ حقد و کینہ بغض وعداوت باطنیہ نے زواج جو کہ مرد عورت دونوں کے لئے جتنا ناپذیر ہے اسی میں سہل انگاری بہت برے نتائج کا سبب بن سکتی ہے جیسے نکاح زواج قمر در عقرب کے دنوں میں منع ہے چاند جن دنوں میں برج عقرب میں ہو بعض نے اس کے علاوہ طاق راتوں میں بعض نے اس سے زیادہ کراہت قرار دیا ہے یہ ستارہ پرستوں کا دین ہے اسلام میں علم نجوم کا سلسلہ منصور دوانقی نے شروع کیا ہے یہ علم مجوسیوں کی ابتکارات میں سے ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے ستارہ شناسی فلک شناسی ایک علم ہے اس کے آثار انھوں نے کہاں سے استنتاج کیا ہے یہ ابھی تک ثابت نہیں۔

کتاب مستمسک عروۃ الوثقیٰ جلد ۱۴ ص ۱۵۲ پر مسئلہ ۱۷ پر آیت اللہ سید محسن الحکیم لکھتے ہیں زانیہ عورت کا زواج اشکال نہیں ہے بعد میں حاشیہ میں

لکھتے ہیں یہ مشہور علماء کا فتویٰ ہے بلکہ اس جواز پر اجماع کا دعوی کیا ہے یہاں یہ بات کروں تو چنداں مضائقہ نہیں ہو گا تمام مصطلحات دینی عقائد فروعات دینی میں غش وتدلیس پایا جاتا ہے مصطلح اجماع تواتر مستفیض سنیوں کی اتنی کتابوں میں ہیں شیعوں کی اتنی کتابوں میں ہے مشہور یہ ہے سب غش وتدلیس پر مبنی ہیں وجود خارجی نہیں رکھتے ہیں اگر فرض کریں ہزاروں علماء جمع تھے وہ اجماع کریں مکھی مارنا حرام ہے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔

۲۔ انھوں نے جو درخت کی مثال دی ہے وہ قیاس مع الفارق ہے ان دونوں میں قیاس درست نہیں ہے۔

۱۔ حجت قرآن ہے اور سیرت عملی حضرت محمد ہے ان دو کے بعد کسی کا بھی حکم حجت نہیں ہے امام صادق کا فتویٰ جب تک قرآن وسنت رسول سے استناد نہ ہو حجت نہیں ہونگے

۳۔ یہ فتویٰ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے متصادم ہے ﴿الزَّانی لا یَنکِحُ إِلاَّ زانِیَةً أَوْ مُشْرِکَةً وَ الزَّانِیَةُ لا یَنکِحُها إِلاَّ زانٍ أَوْ مُشْرِکٌ وَ حُرِّمَ ذلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنینَ﴾ زانی مرد اور زانیہ یا مشرکہ عورت ہی سے نکاح کرے گا اور زانیہ عورت زانی مرد یا مشرک مرد ہی سے نکاح کرے گی کہ یہ صاحبان ایمان پر حرام ہیں نور:۳ ہر وہ شخص جو کسی عورت کو اپنی زوجیت میں لانا چاہتے ہیں عقد سے پہلے اس کے محاسن کو

دیکھنا جائز ہے کتاب مستمسک عروۃ الوثقیٰ جلد۱۴ باب نکاح ص۱۳ مسئلہ ۲۶ جائز ہے جس عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں اس کے چہرے ہاتھ بال و دیگر خوبیوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں شرح لمعہ میں بھی ہے یہ اس آیت کریمہ سے متصادم ہے﴿ وَ لا يُبْـدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبائِهِنَّ أَوْ آباءِ بُعُـولَتِهِـنَّ أَوْ أَبْـنـائِهِـنَّ أَوْ أَبْـنـاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْـوانِهِـنَّ أَوْ بَـنِي أَخَواتِهِنَّ أَوْ نِسائِهِنَّ أَوْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَـلـى عَـوْراتِ النِّساءِ ﴾اور اپنی زینت کو اپنے باپ دادا. شوہر . شوہر کے باپ دادا. اپنی اولاد, اور اپنے شوہر کی اولاد اپنے بھائی اور بھائیوں کی اولاد اور بہنوں کی اولاد اور اپنی عورتوں اور اپنے غلام اور کنیزوں اور ایسے تابع افراد جن میں عورت کی طرف سے کوئی خواہش نہیں رہ گئی ہے اور وہ بچّے جو عورتوں کے پردہ کی بات سے کوئی سروکار نہیں رکھتے ہیں ان سب کے علاوہ کسی کیلئے ظاہر نہ کریں نور :۳۱۔ جامعۃ الزہرا کے نام سے قائم درستگاہ سے صادر پیام زینب کے مجہولہ خرافات پھیلانا شروع کیا جامعہ زہراء کے درسگاہوں سے خرافات نئی تسہیلات آ گئی۔

۳۔ یہ فتویٰ قرآن کریم کی نور :۳۱ عورتیں اپنی زینت سوائے شوہروں کے کسی کو نہ دکھائیں عورت کی کل زینت بال اور چھاتی ہیں محسوس

ہوتا ہے یہ فتوی حکم قرآن کو چیلنج کرنے والوں نے دیا ہے۔

اگر عورتوں کو دیئے گئے صداق حقوق روک لیں معافی کرائیں تو جائز نہیں حق صداق جو زواج کے موقع پر دئے گئے کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو واپس لینا معاف کروانا حرام ہے ﴿وَ كَيفَ تَأْخُذُونَهُ وَ قَدْ أَفْضى بَعْضُكُمْ إِلى بَعْضٍ وَ أَخَذْنَ مِنكُمْ ميثاقاً غَليظاً﴾ اور آخر کس طرح تم مال کو واپس لوگے جب کہ ایک دوسرے سے متصل ہو چکا ہے اور ان عورتوں نے تم سے بہت سخت قسم کا عہد لیا ہے نساء:۲۱

یکے از احکام خواتین کنیزیں ہیں اگر کسی کنیزہ نے زنا دیا تو کنیز کی جو حد ہے وہ آزاد عورت کی نصف کا حد ہے مرد عورت میں ایک دوسرے کے حق اطاعت سے باہر ہو جائے ﴿الرِّجالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ وَ بِما أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوالِهِمْ فَالصَّالِحاتُ قانِتاتٌ حافِظاتٌ لِلْغَيْبِ بِما حَفِظَ اللَّهُ وَ اللاَّتي تَخافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَ اهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضاجِعِ وَ اضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبيلاً﴾ نساء : ۳۴، ﴿وَ إِنِ امْرَأَةٌ خافَتْ مِنْ بَعْلِها نُشُوزاً أَوْ إِعْراضاً فَلا جُناحَ عَلَيْهِما أَنْ يُصْلِحا بَيْنَهُما صُلْحاً وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ وَ أُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ وَ إِنْ تُحْسِنُوا وَ تَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كانَ بِما تَعْمَلُونَ خَبيراً﴾ ۱۲۸، ﴿وَ

لَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّساءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوها كَالْمُعَلَّقَةِ وَ إِنْ تُصْلِحُوا وَ تَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كانَ غَفُوراً رَحِيماً ﴾ ۱۲۹ ،﴿وَ إِنْ يَتَفَرَّقا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ وَ كانَ اللَّهُ واسِعاً حَكِيماً ﴾۱۳۰

مرد عورت پر فوقیت رکھتا ہے یعنی امور یات گھر میں امر و نہی روکنا مرد کو حاصل ہے ﴿وَ لا تَتَمَنَّوْا ما فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلى بَعْضٍ لِلرِّجالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَ لِلنِّساءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَ سْئَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ﴾نساء:۳۲

مرد عورت میں اختلاف کی صورت میں دونوں طرف سے حکم انتخاب کرے ﴿وَ إِنْ خِفْتُمْ شِقاقَ بَيْنِهِما فَابْعَثُوا حَكَماً مِنْ أَهْلِهِ وَ حَكَماً مِنْ أَهْلِها إِنْ يُرِيدا إِصْلاحاً يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُما ﴾نساء:۳۵

سب سے پہلے اجتماعی تعلقات زوج وزوجہ ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے خلقت آدم کے بعد اس کے لئے زوجہ خلق کیا ان دونوں کے تعلقات سے حسنہ وسنہ اولاد پر پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو دشمن کہا ہے ہم ان سے دوستی کرتے ہیں۔ یہ پہلا عدول از حکم قرآن ہے۔

نظام اجتماعی کا آغاز زواج سے شروع ہوتا ہے جیسا کہ آدم وحوا سے شروع ہوا جیسا کہ ﴿ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ واحِدَةٍ ﴾ ﴿يا أَيُّهَا

النّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ واحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْها زَوْجَها وَ بَثَّ مِنْهُما رِجالاً کَثیراً وَ نِساءً ﴾نساء:۱

زواج از ضروریات لامحیص لہ استغنا نا پذیر اجتناب باعث خطرہ ایمان موجب قطع حرث ونسل ہے کھانے پینے لباس ومسکن کے بعد اس کی نوبت آتی ہے نظام ازدواج کو مثالی بنانے کے لئے پہلی ترجیح دینداری ہے گھر میں نظام خانہ داری قرآنی اپنانی ہے﴿الرِّجالُ قَوّامُونَ عَلَی النِّساءِ ﴾ زواج قرآنی امکان پذیر نہیں جب تک زواج جاھلیت اولیٰ اور جاھلیت معاصر کی ترجیحات سے نہ نکلے ہیں لہٰذا پہلے مرحلے میں زمانہ جاھلیت اولی کو ذکر کرتے ہیں

نکاح مشرک ومشرکہ: ﴿وَ لا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکاتِ حَتَّی یُؤْمِنَّ وَ لَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِنْ مُشْرِکَةٍ وَ لَوْ أَعْجَبَتْکُمْ وَ لا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکینَ حَتَّی یُؤْمِنُوا وَ لَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ مِنْ مُشْرِکٍ وَ لَوْ أَعْجَبَکُمْ أُولئِکَ یَدْعُونَ إِلَی النَّارِ وَ اللَّهُ یَدْعُوا إِلَی الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ﴾ بقرہ:۲۲۱

ایام ماہواری میں ہمبستری: ﴿وَ یَسْئَلُونَکَ عَنِ الْمَحیضِ قُلْ هُوَ أَذیً فَاعْتَزِلُوا النِّساءَ فِی الْمَحیضِ وَ لا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّی یَطْهُرْنَ فَإِذا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَیْثُ أَمَرَکُمُ اللَّهُ﴾ بقرہ:۲۲۲

محرم خواتین سے نکاح: ﴿وَ لا تَنكِحُوا ما نَكَحَ آباؤُكُمْ مِنَ النِّساءِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَ مَقْتاً وَ ساءَ سَبيلاً ﴾نساء:۲۲،
﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ وَ عَمَّاتُكُمْ وَ خالاتُكُمْ وَ بَناتُ الْأَخِ وَ بَناتُ الْأُخْتِ وَ أُمَّهاتُكُمُ اللاَّتي أَرْضَعْنَكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ مِنَ الرَّضاعَةِ وَ أُمَّهاتُ نِسائِكُمْ وَ رَبائِبُكُمُ اللاَّتي في حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ اللاَّتي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ وَ حَلائِلُ أَبْنائِكُمُ الَّذينَ مِنْ أَصْلابِكُمْ وَ أَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كانَ غَفُوراً رَحيماً ﴾۲۳، ﴿وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ النِّساءِ إِلَّا ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ كِتابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ أُحِلَّ لَكُمْ ما وَراءَ ذلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوالِكُمْ مُحْصِنينَ غَيْرَ مُسافِحينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَريضَةً وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ فيما تَراضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَريضَةِ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَليماً حَكيماً ﴾۲۴، ﴿وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلاً أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَناتِ الْمُؤْمِناتِ فَمِنْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ مِنْ فَتَياتِكُمُ الْمُؤْمِناتِ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإيمانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَ آتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَناتٍ غَيْرَ مُسافِحاتٍ وَ لا

مُتَّخِذاتِ أَخْدانٍ فَإِذا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ ما عَلَى الْمُحْصَناتِ مِنَ الْعَذابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَ أَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ ﴾۲۵

زواج قرآنی

زواج قرآن میں ایک معاہدہ اجتماعی ہے اس معاہدے کو اللہ نے میثاق غلیظ فرمایا﴿وَ كَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَ قَدْ أَفْضى بَعْضُكُمْ إِلى بَعْضٍ وَ أَخَذْنَ مِنْكُمْ ميثاقاً غَليظاً ﴾النساء:۲۱ یعنی معاہدے طے پانے کے بعد اس کا توڑنا آسان نہیں ہوگا اس معاہدہ کے گاڑھا غلیظ و سنگین ہونے کی وجوہات یہ ہیں مرد اور عورت از خود طے نہیں کرتے ہیں بلکہ عورت کی طرف سے اس کے باپ داد بھائی یا خاندان کے رئیس بزرگ کی اجازت سے گواہ رکھتے ہیں لہٰذا اجتماع کے حضور میں انجام پاتے ہیں اس جیسے معاہدہ کی تاریخ جامعات بشری میں کم نظیر ہے بلکہ ہے ہی نہیں۔ بڑے بڑے ملکوں میں بڑے بڑے مسائل پر معاہدہ طے ہوتا ہے بعد میں مکر جاتے ہیں ثابت نہیں کر پاتے ہیں سر نیچے ہوتا ہے لہٰذا قرآن نے اس معاہدے کو میثاق غلیظ کہا ہے لہٰذا مسیار سری متعہ زواج میں نہیں آتا ہے چونکہ یہاں معاہدہ علانیہ نہیں ہوتا ہے بلکہ بہ شرط خفاء ہوتا ہے یہ جو کہتے ہیں یہاں معاہدہ ہوتا ہے۔ یہ معاہدہ زنا جیسا ہے مرد اور عورت کے درمیان میں طے ہوتا ہے۔ یہ جھوٹ

بولتے ہیں اگر خدانخواستہ اس نکاح سے تولید مثل ہو گیا تو طرفین کو منہ دکھانے کی جگہ نہیں رہتی ہے وہ نسل غیر منسوب مثل زیاد بن ابیہ ہوگی۔

جن سے نکاح جائز نہیں: ﴿وَ لا تَنكِحُوا الْمُشْرِكاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَ لَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَ لَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَ لا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَ لَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَ لَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَ اللَّهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَ يُبَيِّنُ آياتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُون﴾ بقرہ۲۲۱، ﴿نِساؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ﴾ ۲۲۳، ﴿وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ فِيما عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّساءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلاً مَعْرُوفاً وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ وَ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ ما فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ﴾ ۲۳۵

محرمات نکاح: ﴿وَ لا تَنكِحُوا ما نَكَحَ آباؤُكُمْ مِنَ النِّساءِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَ مَقْتاً وَ ساءَ سَبِيلاً﴾ نساء۲۲، ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ وَ عَمَّاتُكُمْ وَ خالاتُكُمْ وَ بَناتُ الْأَخِ وَ بَناتُ الْأُخْتِ وَ أُمَّهاتُكُمُ اللَّاتِي

أَرْضَعْنَكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ مِنَ الرَّضاعَةِ وَ أُمَّهاتُ نِسائِكُمْ وَ
رَبائِبُكُمُ اللاَّتى فى حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ اللاَّتى دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ وَ حَلائِلُ أَبْنائِكُمُ
الَّذينَ مِنْ أَصْلابِكُمْ وَ أَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلاَّ ما قَدْ سَلَفَ
إِنَّ اللَّهَ كانَ غَفُوراً رَحيماً ﴾۲۳،﴿وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ النِّساءِ
إِلاَّ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ كِتابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ أُحِلَّ لَكُمْ ما وَراءَ
ذلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوالِكُمْ مُحْصِنينَ غَيْرَ مُسافِحينَ فَمَا
اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَريضَةً وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ
فيما تَراضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَريضَةِ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَليماً حَكيماً ﴾
۲۴،﴿وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلاً أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَناتِ
الْمُؤْمِناتِ فَمِنْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ مِنْ فَتَياتِكُمُ الْمُؤْمِناتِ وَ اللَّهُ
أَعْلَمُ بِإيمانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَ
آتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَناتٍ غَيْرَ مُسافِحاتٍ وَ لا
مُتَّخِذاتِ أَخْدانٍ فَإِذا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ
ما عَلَى الْمُحْصَناتِ مِنَ الْعَذابِ ذلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ
مِنْكُمْ وَ أَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾۲۵﴿وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ
الْمُؤْمِناتِ وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ الَّذينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذا

آتَیۡتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحۡصِنِینَ غَیۡرَ مُسافِحِینَ وَ لا مُتَّخِذی أَخۡدان ﴾ مائدہ:۵ ﴿هُوَ الَّذی خَلَقَکُمۡ مِنۡ نَفۡسٍ واحِدَةٍ وَ جَعَلَ مِنۡها زَوۡجَها لِیَسۡکُنَ إِلَیۡها فَلَمَّا تَغَشَّاها حَمَلَتۡ حَمۡلاً خَفیفاً فَمَرَّتۡ بِهِ فَلَمَّا أَثۡقَلَتۡ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُما لَئِنۡ آتَیۡتَنا صالِحاً لَنَکُونَنَّ مِنَ الشَّاکِرینَ ﴾ اعراف:۱۸۹ ﴿إِلاَّ عَلی أَزۡواجِهِمۡ أَوۡ ما مَلَکَتۡ أَیۡمانُهُمۡ فَإِنَّهُمۡ غَیۡرُ مَلُومینَ ﴾ مومنون:۶

احکام زواج

زواج انسانوں سے پہلے تمام اصناف حیوانات حتی نباتات تک زواج ملتے ہیں بلکہ جمادات میں بھی زواج سے تکون پاتے ہیں کائنات بغیر زواج کوئی موجود نہیں تفرد توحید صرف مخصوص ذات الٰہی ہے لیکن انسانوں میں زواج بغیر عہد و پیمان حضور اولیاء زر ضمانتی وقوع ناپزیر ہے قرآن کریم میں اس کے تمام جوانب واطراف کے بارے میں احکام وھدایات جاری کیں ہیں۔زواج جمع زوج ہے زوج میاں بیوی دونوں کو کہتے ہیں اس عقد کے لئے قرآن کریم میں دوکلمہ آئے ہیں کلمات کے معانی لغت میں دیکھے بغیر پڑھنے والے کلمہ انکحت تکرار سے پڑھتے ہیں جوکہ انتہائی قباحت نازیب ہے نظام اجتماعی کا آغاز اکائی سے نکل کر دہائی میں داخل از دواج سے ہوتا ہے جہاں مرد اور عورت دونوں اپنی خاندان سے نکل کر نئے خاندان کی تأسیس

کرتی زواج عصر معاصر میں امت مسلمہ کے لئے درپیش مشکلات معضلات بنی ہے جس کی وجہ سے امت مسلمہ اور دین خطرے میں پڑے ہیں۔
زواج مثالی کے لئے مراسم شیطانی چھوڑنے کی ضرورت ہے مسلمان ملک کو عقلی قرآنی ھدایت سے باہر خودنمائی مالداروں اور سرمایہ داروں کی خودنمائی کی تقلید نہیں کرنی چاہیے خاندان کے لئے ضرر رساں زیاں اور اغیار کے لئے باعث خوشنودی غریب والدین ذی ربط افراد کے لئے پریشانی افراء تفری اتراؤ چڑھاؤ عداوت وبغضاء کی وجوہات بن سکتی ہے معاشرے میں اشاعہ فحشاء کی شرح نمو میں اضافہ کا باعث بنتی جارہی ہے صالح مثالی زواج ہی ضامن وکفیل مثالی اجتماع ہے اس لئے نظام ازدواج پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ناقابل نظر انداز ہے انسان کو اگر کھانے پینے کی ضروریات ملنے میں تاخیر ہو جائے تو چوری ڈاکہ غصب سلب کر کے انسانی زندگی میں کھانا پینے لباس کے بعد زواج آتا ہے اس میں بھی تأخیر کھانے میں تأخیر جیسا نہیں بلکہ فساد اور دمار آور ہوتا ہے لہٰذا زواج بر وقت ہونا چاہیے تاخیر ازدواج کے راستے میں روکاوٹ رسومات ابلیسی محرمات قرآن سنت و سیرت نبی کے خلاف جاہلیت اولی ثانوی کے علاوہ علاقے کے کھڑپینچ مفت خور جن کی پشت پر علاقے کے نام نہاد علماء دین ہیں جو کسی بھی اصلاح کے مقابل میں حائل ہیں ازدواج میں صندوق بھرا لباس سونا چاندی زیورات

گھر کی آرائش عزیز واقارب کے لئے جوڑا جن گھروں میں صنف اناث کی کثرت ہو تذلیل و تحقیر یہاں تک خودسوزی تک پہنچا ہے لباس علماء پہننے والے اسلام قرآن ناخواندہ متکبر بھی اس کی ترویج کرتے ہیں زواجِ اسلامی کو اس وقت بادخزاں یا صرصر عاتیہ لگی ہے یا اس کی خرمن کو آگ لگی ہے جب سے امت اسلامیہ سے ادیان منسوخہ دختر باطنیہ طاقت وقدرت میں آنے کے بعد ام الفساد ضد قرآن، خواتین کو آگے لاؤ پر عمل پیرا ہیں ہم خواتین کی عزت و کرامت کے خلاف نہیں بلکہ ان کی عزت و شرافت کا داعی ہوں باطنیہ جب سے وجود میں آئی ہے باطنیہ نے اس نظام کے اندر نفوذ کرنے کے لئے کئی سرنگین لگائی ہے اس کو ضروریات زندگی سے نکال کر عیاشی خود نمائی مقابلہ نمائی کا مظاہر بنایا ہے دین اسلام پر لگنے والی سب سے بڑی آسیب اسلام وقرآن سے نابلد ناآگاہ ناآشنا باطینہ کی وکالت کرنے والے دانشوران علماء نے اسلام کے خلاف بغاوت کی تحریک شروع کی ہے انھوں نے دین مبین اسلام کو تہہ و بالا کیا ہے انہوں نے آزادی شہوت کی تحریک شروع کی ہے کیونکہ زواج ایک ضرورت استثناء ناپذیر ہے اعمال وافعال ضروری کیلئے اجر وثواب نہیں ہوتا ہے کتب روائی یا فتاویٰ میں نکاح کی جو فضیلت اجر وثواب کی جو بارش برسائی ہے وہ جعلیات ابلیس ہیں دنیا کی نعمتوں میں اپنی صحت وسلامتی کے بعد دوسری نعمت زواج ہے جس سے بڑھ

کر کوئی نعمت نہیں دنیا کے بڑے بڑے مقتدر جابر سلاطین اس نعمت میں محو ہوئے ہیں بلکہ بہت سے علماء و زھاد بھی اس میں مستغرق ہوئے ہیں خاندانوں پر غاشیہ لگی ہے یہ تمہاری دشمن بھی بن سکتی ہے یہ تمہیں جہنم بھی لے جاسکتی ہے شاید چھٹی حس گھنٹی دیتی ہے۔

کتاب جامع موضوعات قرآن کریم ص ۵٦٦ میں آیا ہے دودھ پلانا اور دودھ پینا اور مدت حمل اور مدت فصال دودھ بند کرنے کا حکم: ﴿وَ الْوالِداتُ يُرْضِعْنَ أَوْلادَهُنَّ ﴾ بقرہ ۲۳۳۔ مائیں اولاد کو دودھ پلائیں گی پورے دو سال ﴿وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسانَ بِوالِدَيْهِ إِحْساناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَ وَضَعَتْهُ كُرْهاً وَ حَمْلُهُ وَ فِصالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً ﴾ احقاف: ۱۵ ﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَ لا تُضارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَ إِنْ كُنَّ أُولاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَ أْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ وَ إِنْ تَعاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرى ﴾ طلاق: ٦ یہ دودھ پلانے کا حکم ان تین سوروں میں بیان ہوا ہے

۲۔ عورتیں جن کی شوہر وفات پاتے ہیں وہ عدت منائے گی جیسا کہ ﴿وَ الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُونَ أَزْواجاً يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً فَإِذا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ فيما

فَعَلْنَ فی أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾بقرہ:۲۳۴

قرآن کریم میں احکام اجتماعیات

﴿الَّذینَ یَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ میثاقِهِ وَ یَقْطَعُونَ ما أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ یُوصَلَ وَ یُفْسِدُونَ فِی الْأَرْضِ أُولئِکَ هُمُ الْخاسِرُونَ ﴾بقرہ:۲۷﴿وَ إِذْ أَخَذْنا میثاقَ بَنی إِسْرائیلَ لا تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللَّهَ وَ بِالْوالِدَیْنِ إِحْساناً وَ ذِی الْقُرْبی وَ الْیَتامی وَ الْمَساکینِ وَ قُولُوا لِلنَّاسِ ﴾ ۸۳،﴿لَیْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لکِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ وَ الْمَلائِکَةِ وَ الْکِتابِ وَ النَّبِیِّینَ وَ آتَی الْمالَ عَلی حُبِّهِ ذَوِی الْقُرْبی وَ الْیَتامی وَ الْمَساکینَ وَ ابْنَ السَّبیلِ وَ السَّائِلینَ وَ فِی الرِّقابِ وَ أَقامَ الصَّلاةَ وَ آتَی الزَّکاةَ وَ الْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذا عاهَدُوا وَ الصَّابِرینَ فِی الْبَأْساءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ حینَ الْبَأْسِ أُولئِکَ الَّذینَ صَدَقُوا وَ أُولئِکَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴾ ۱۷۷،﴿یَسْئَلُونَکَ ما ذا یُنْفِقُونَ قُلْ ما أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ فَلِلْوالِدَیْنِ وَ الْأَقْرَبینَ وَ الْیَتامی وَ الْمَساکینِ وَ ابْنِ السَّبیلِ وَ ما تَفْعَلُوا مِنْ خَیْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلیمٌ ﴾ ۲۱۵،﴿﴾ ۱،﴿﴾ ۸،﴿وَ الَّذینَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَ هاجَرُوا وَ جاهَدُوا مَعَکُمْ فَأُولئِکَ مِنْکُمْ وَ أُولُوا

الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلى بِبَعْضٍ فى كِتابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَليمٌ ﴾انفال۷۵ ﴿وَ الَّذينَ يَصِلُونَ ما أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخافُونَ سُوءَ الْحِسابِ ﴾رعد:۲۱ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسانِ وَ إِيتاءِ ذِى الْقُرْبى وَ يَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴾نحل:۹۰ ﴿وَ لا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِى الْقُرْبى وَ الْمَساكينَ وَ الْمُهاجِرينَ فى سَبيلِ اللَّهِ وَ لْيَعْفُوا وَ لْيَصْفَحُوا أَ لا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَ اللَّهُ غَفُورٌ رَحيمٌ ﴾نور:۲۲ ﴿لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ ما عَمِلُوا وَ يَزيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَ اللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ ﴾۳۸،

احکام قرآنیہ زنا

﴿قُلْ إِنَّما حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَواحِشَ ما ظَهَرَ مِنْها وَ ما بَطَنَ وَ الْإِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ أَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ ﴾اعراف:۳۳ ﴿وَ لا تَقْرَبُوا الزِّنى إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَ ساءَ سَبيلاً ﴾اسراء:۳۲ ﴿الزَّانِيَةُ وَ الزَّانى فَاجْلِدُوا كُلَّ واحِدٍ مِنْهُما مِائَةَ جَلْدَةٍ وَ لا تَأْخُذْكُمْ بِهِما رَأْفَةٌ فى دينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لْيَشْهَدْ عَذابَهُما طائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنينَ ﴾نور:۲

قرآن میں ایک حکم زنان فاحشہ کا ہے

﴿وَ الَّذانِ یَأْتِیانِها مِنْكُمْ فَآذُوهُما فَإِنْ تابا وَ أَصْلَحا فَأَعْرِضُوا عَنْهُما إِنَّ اللَّهَ كانَ تَوَّاباً رَحيماً. نساء. ۱۶﴾ ﴿وَ لا تَقْرَبُوا الزِّنى إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَ ساءَ سَبيلاً. اسراء. ۳۲﴾ ﴿الزَّانی لا يَنْكِحُ إِلاَّ زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَ الزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُها إِلاَّ زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَ حُرِّمَ ذلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنينَ. نور. ۳﴾ ﴿وَ الَّذينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلهاً آخَرَ وَ لا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتی حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَ لا يَزْنُونَ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذلِكَ يَلْقَ أَثاماً. فرقان. ۶۸﴾ ﴿يا أَيُّهَا النَّبِیُّ إِذا جاءَكَ الْمُؤْمِناتُ يُبايِعْنَكَ عَلى أَنْ لا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئاً وَ لا يَسْرِقْنَ وَ لا يَزْنينَ وَ لا يَقْتُلْنَ أَوْلادَهُنَّ وَ لا يَأْتينَ بِبُهْتانٍ يَفْتَرينَهُ بَيْنَ أَيْديهِنَّ وَ أَرْجُلِهِنَّ وَ لا يَعْصينَكَ فی مَعْرُوفٍ فَبايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحيم. ممتحنه. ۱۲﴾، ﴿وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذينَ لا يَجِدُونَ نِكاحاً حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ الَّذينَ يَبْتَغُونَ الْكِتابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ فَكاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فيهِمْ خَيْراً وَ آتُوهُمْ مِنْ مالِ اللَّهِ الَّذی آتاكُمْ وَ لا تُكْرِهُوا فَتَياتِكُمْ عَلَى الْبِغاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّناً لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَياةِ الدُّنْيا وَ مَنْ

يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾۳۳

حدقذف

کسی کوتہمت زنا دینے پر حد جاری کرنے کا حکم ہے﴿وَ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَ لا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَداً وَ أُولئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ ﴾نور:۴ جن عورتوں کی شوہر وفات پاتے ہیں تو عورت ایک سال تک عدہ کرے گی ان کو خرچہ دینگے اگر﴿وَ الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُونَ أَزْوَاجاً وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتاعاً إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ فِي ما فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ ﴾بقرہ:۲۴۰

احکام زنا سوزی زنا یا تہمت بزنا سوتازیانہ ہے

﴿الزَّانِيَةُ وَ الزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُما مِائَةَ جَلْدَةٍ وَ لا تَأْخُذْكُمْ بِهِما رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لْيَشْهَدْ عَذابَهُما طائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ نور : ۲، ﴿إِلَّا الَّذِينَ تابُوا مِنْ بَعْدِ ذلِكَ وَ أَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾ ۵، ﴿وَ الَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَداءُ إِلَّا

أَنْفُسُهُمْ فَشَهادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهاداتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴾ ٦ ،﴿وَ الْـخامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كانَ مِنَ الْكاذِبِينَ ﴾ ٧،﴿وَ يَـدْرَؤُا عَـنْهَـا الْـعَذابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهاداتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكاذِبِينَ ﴾٨،﴿وَ الْخامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْها إِنْ كانَ مِنَ الـصَّادِقِينَ ﴾ ٩،﴿وَ لَوْ لا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهُ وَ أَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴾١٠،

حدزناء

﴿وَ اللاَّتـى يَـأْتِيـنَ الْـفـاحِشَةَ مِـنْ نِسـائِـكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَـلَيْهِـنَّ أَرْبَـعَةً مِـنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِى الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَـوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً ﴾نساء:١٥،﴿فَإِنْ أَتَيْنَ بِـفاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ ما عَلَى الْمُحْصَناتِ مِنَ الْعَذابِ ذلِكَ لِـمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ﴾٢٥﴿الـزَّانِيَةُ وَ الزَّانى فَاجْلِدُوا كُلَّ واحِـدٍ مِنْهُما مِائَةَ جَلْدَةٍ وَ لا تَأْخُذْكُمْ بِهِما رَأْفَةٌ فى دِينِ اللَّهِ إِنْ كُـنْتُـمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لْيَشْهَدْ عَذابَهُما طائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾نور:٢

برائت عائشہ از فعل قبیحہ

﴿إِنَّ الَّذِينَ جاؤُ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنكُمْ لا تَحْسَبُوهُ شَرًّا
لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَ
الَّذى تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذابٌ عَظيمٌ ﴾۱۱، ﴿لَوْ لا إِذْ
سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَ الْمُؤْمِناتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْراً وَ قالُوا
هذا إِفْكٌ مُبينٌ ﴾۱۲، ﴿لَوْ لا جاؤُ عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَداءَ فَإِذْ لَمْ
يَأْتُوا بِالشُّهَداءِ فَأُولئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكاذِبُونَ ﴾۱۳، ﴿وَ لَوْ
لا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهُ فِى الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فيما
أَفَضْتُمْ فيهِ عَذابٌ عَظيمٌ ﴾۱۴، ﴿إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَ تَقُولُونَ
بِأَفْواهِكُمْ ما لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَ تَحْسَبُونَهُ هَيِّناً وَ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ
عَظيمٌ ﴾۱۵، ﴿وَ لَوْ لا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ ما يَكُونُ لَنا أَنْ نَتَكَلَّمَ
بِهذا سُبْحانَكَ هذا بُهْتانٌ عَظيمٌ ﴾۱۶، ﴿يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ
تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَداً إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنينَ ﴾۱۷، ﴿إِنَّ الَّذينَ يَرْمُونَ
الْمُحْصَناتِ الْغافِلاتِ الْمُؤْمِناتِ لُعِنُوا فِى الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ
لَهُمْ عَذابٌ عَظيمٌ ﴾۲۳، ﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَ أَيْديهِمْ
وَ أَرْجُلُهُمْ بِما كانُوا يَعْمَلُونَ ﴾۲۴،

حجاب خواتین سے متعلق

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصارِهِمْ وَ يَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذلِكَ أَزْكى لَهُمْ﴾نور:۳۰، ﴿وَ قُلْ لِلْمُؤْمِناتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَ لا يُبْدينَ زينَتَهُنَّ إِلاَّ ما ظَهَرَ مِنْها وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلى جُيُوبِهِنَّ وَ لا يُبْدينَ زينَتَهُنَّ إِلاَّ لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبائِهِنَّ أَوْ آباءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنائِهِنَّ أَوْ أَبْناءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَني إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَني أَخَواتِهِنَّ أَوْ نِسائِهِنَّ أَوْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ أَوِ التَّابِعينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلى عَوْراتِ النِّساءِ وَ لا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ ما يُخْفينَ مِنْ زينَتِهِنَّ وَ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَميعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾۳۱،۱۴۲ ﴿وَ إِذا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتاعاً فَسْئَلُوهُنَّ مِنْ وَراءِ حِجابٍ ذلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَ قُلُوبِهِنَّ﴾احزاب:۵۳، ﴿لا جُناحَ عَلَيْهِنَّ في آبائِهِنَّ وَ لا أَبْنائِهِنَّ وَ لا إِخْوانِهِنَّ وَ لا أَبْناءِ إِخْوانِهِنَّ وَ لا أَبْناءِ أَخَواتِهِنَّ وَ لا نِسائِهِنَّ وَ لا ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ﴾۵۵، ﴿يا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْواجِكَ وَ بَناتِكَ وَ نِساءِ الْمُؤْمِنينَ يُدْنينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَبيبِهِنَّ ذلِكَ أَدْنى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلا يُؤْذَيْنَ﴾۵۹

احکام نکاح کنائز

﴿وَ أَنْكِحُوا الْأَيامى مِنْكُمْ وَ الصَّالِحينَ مِنْ عِبادِكُمْ وَ إِمائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَراءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾نور:۳۲

جو شخص ازدواج نہیں کر سکتے تو ازدواج نہ کریں گنجائش نہیں ﴿وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذينَ لا يَجِدُونَ نِكاحاً حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ﴾نور:۳۳

مملوکہ عورتوں سے مکالمہ کرنا حق قیمت ادا کریں تھوڑا تھوڑ کر کے ادا کریں

﴿وَ لا تُكْرِهُوا فَتَياتِكُمْ عَلَى الْبِغاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّناً لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَياةِ الدُّنْيا وَ مَنْ يُكْرِهْهُنَّ﴾نور:۳۲

کنیزوں کو زنا کی طرف رغبت دینا

احکام ظہار یا احکام متبنی

﴿ما جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فى جَوْفِهِ وَ ما جَعَلَ أَزْواجَكُمُ اللاَّئى تُظاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهاتِكُمْ وَ ما جَعَلَ أَدْعِياءَكُمْ أَبْناءَكُمْ ذلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْواهِكُمْ وَ اللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِى السَّبيل ﴾احزاب۴، ﴿ادْعُوهُمْ لِآبائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آباءَهُمْ فَإِخْوانُكُمْ فِى الدِّينِ وَ مَواليكُمْ وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُناحٌ فيما أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَ لكِنْ ما تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ﴾ ۵،

﴿ما كانَ مُحَمَّدٌ أَبا أَحَدٍ مِنْ رِجالِكُمْ وَ لكِنْ رَسُولَ اللّهِ وَ خاتَمَ النَّبِيِّينَ ﴾۴۰ ﴿قَدْ سَمِعَ اللّهُ قَوْلَ الَّتى تُجادِلُكَ فى زَوْجِها وَ تَشْتَكى إِلَى اللّهِ وَ اللّهُ يَسْمَعُ تَحاوُرَكُما إِنَّ اللّهَ سَمِيعٌ بَصيرٌ ﴾مجادلہ:۱، ﴿الَّذينَ يُظاهِرُونَ مِنْكُمْ مِنْ نِسائِهِمْ ما هُنَّ أُمَّهاتِهِمْ إِنْ أُمَّهاتُهُمْ إِلَّا اللَّائى وَلَدْنَهُمْ وَ إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَراً مِنَ الْقَوْلِ وَ زُوراً ﴾۲، ﴿وَ الَّذينَ يُظاهِرُونَ مِنْ نِسائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِما قالُوا فَتَحْريرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَماسَّا ذلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَ اللّهُ بِما تَعْمَلُونَ خَبير ﴾۳، ﴿فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيامُ شَهْرَيْنِ مُتَتابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَماسَّا فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعامُ سِتِّينَ مِسْكيناً ذلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللّهِ وَ رَسُولِهِ وَ تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ وَ لِلْكافِرينَ عَذابٌ أَليمٌ ﴾۴

متبنی کی بیوی کو عقد میں لینا

﴿وَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّهَ وَ تُخْفى فى نَفْسِكَ مَا اللّهُ مُبْديهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَ اللّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشاهُ فَلَمَّا قَضى زَيْدٌ مِنْها وَطَراً زَوَّجْناكَها لِكَيْ لا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنينَ حَرَجٌ فى أَزْواجِ أَدْعِيائِهِمْ إِذا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَراً وَ كانَ أَمْرُ اللّهِ مَفْعُولاً ﴾احزاب:۳۷ ﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا إِذا

جاءَکُمُ الْمُؤْمِناتُ مُهاجِراتٍ فَامْتَحِنوهُنَّ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِإيمانِهِنَّ
فَإنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِناتٍ فَلا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لا هُنَّ حِلٌّ
لَهُمْ وَ لا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَ آتُوهُمْ ما أَنْفَقُوا وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ
أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَ لا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ
الْكَوافِرِ وَ سْئَلُوا ما أَنْفَقْتُمْ وَ لْيَسْئَلُوا ما أَنْفَقُوا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ﴾ممتحنہ:۱۰، ﴿وَ إِنْ فاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْواجِكُمْ إِلَى
الْكُفَّارِ فَعاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذينَ ذَهَبَتْ أَزْواجُهُمْ مِثْلَ ما أَنْفَقُوا وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذى أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُون ﴾۱۱﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتى
تُجادِلُكَ فى زَوْجِها وَ تَشْتَكى إِلَى اللّٰهِ وَ اللّٰهُ يَسْمَعُ
تَحاوُرَكُما إِنَّ اللّٰهَ سَميعٌ بَصيرٌ ﴾ مجادلہ:۱﴿الَّذينَ يُظاهِرُونَ
مِنْكُمْ مِنْ نِسائِهِمْ ما هُنَّ أُمَّهاتِهِمْ إِنْ أُمَّهاتُهُمْ إِلَّا اللَّائى وَلَدْنَهُمْ
وَ إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَراً مِنَ الْقَوْلِ وَ زُوراً وَ إِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ
﴾۲﴿وَ الَّذينَ يُظاهِرُونَ مِنْ نِسائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِما قالُوا
فَتَحْريرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا ذٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَ اللّٰهُ بِما
تَعْمَلُونَ خَبيرٌ ﴾۳ میں عورتوں کی ظہار کا مسئلہ اٹھایا ہے جن مردوں نے
اپنی زوجات سے قطع تعلق کے لیے ان کی پشت کو اپنی ماں سے تشبیہ دیا ہے۔
زواج جمع زوج ہے زوج میاں بیوی دونوں کو کہتا ہے اس عقد کے لئے

قرآن کریم میں دو کلمہ آئی ہیں کلمات کے معنی لغات میں دیکھے بغیر پڑھنے والے کلمہ انکحت تکرار سے پڑھتے ہیں جو کہ انتہائی قباحت ہے نازیب ہے نظام اجتماعی کا آغاز اکائی سے نکل کر دہائی میں داخل از دواج سے ہوتا ہے جہاں مرد اور عورت ایک خاندان سے نکل کر نئی خاندان کی تأسیس کرتی ہے زواج کے بعد اگلا مرحلہ والدین آتا ہے۔

سورۃ مجادلۃ کی پہلی آیت ایک ضعیف عورت جس نے اپنے شوہر کی شکایت کی اللہ نے اسکو قرآن میں شامل کیا ہے۔

احکام زواج قرآنی

قرآن کریم میں جن عورتوں سے زواج حرام قرار دیا گیا ہے ان کا ذکر قرآن کریم کی ان آیات میں آیا ہے۔

﴿وَ لا تَنكِحُوا ما نَكَحَ آباؤُكُم مِنَ النِّساءِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَ مَقْتاً وَ ساءَ سَبيلاً. نساء ۲۲﴾

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ وَ عَمَّاتُكُمْ وَ خالاتُكُمْ وَ بَناتُ الْأَخِ وَ بَناتُ الْأُخْتِ وَ أُمَّهاتُكُمُ اللاَّتى أَرْضَعْنَكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ مِنَ الرَّضاعَةِ وَ أُمَّهاتُ نِسائِكُمْ وَ رَبائِبُكُمُ اللاَّتى فى حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ اللاَّتى دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ وَ حَلائِلُ أَبْنائِكُمُ

الَّـذيـنَ مِنْ أَصْلابِكُمْ وَ أَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّـهَ كـانَ غَـفُوراً رَحيماً. نساء ۲۳ ﴾﴿وَ قُـلْ لِـلْمُؤْمِناتِ يَغْـضُـضْنَ مِنْ أَبْصارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَ لا يُبْدينَ زينَتَهُنَّ إِلَّا مـا ظَهَـرَ مِنْها وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلى جُيُوبِهِنَّ وَ لا يُبْدينَ زيـنَتَهُـنَّ إِلَّا لِبُـعُولَتِهِنَّ أَوْ آبائِهِنَّ أَوْ آباءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنائِهِنَّ أَوْ أَبْـنـاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَني إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَني أَخَواتِهِنَّ أَوْ نِسـائِهِـنَّ أَوْ مـا مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ أَوِ التَّابِعينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الـرِّجـالِ أَوِ الـطِّفْلِ الَّذينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلى عَوْراتِ النِّساءِ وَ لا يَـضْـرِبْـنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ ما يُخْفينَ مِنْ زينَتِهِنَّ وَ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَـميعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. نور ۳۱ ﴾﴿لَيْسَ عَلَى الْأَعْـمـى حَـرَجٌ وَ لا عَـلَـى الْأَعْـرَجِ حَـرَجٌ وَ لا عَلَى الْمَريضِ حَرَجٌ وَ لا عَلى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبائِكُمْ أَوْ بُيُـوتِ أُمَّهـاتِـكُـمْ أَوْ بُيُـوتِ إِخْوانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَواتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خـالاتِـكُمْ أَوْ ما مَلَكْتُمْ مَفاتِحَهُ أَوْ صَديقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُناحٌ أَنْ تَـأْكُـلُـوا جَـمـيعـاً أَوْ أَشْتـاتاً فَإِذا دَخَلْتُمْ بُيُوتاً فَسَلِّمُوا عَلى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبارَكَةً طَيِّبَةً كَذلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ

الْآياتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. نور. ٦١ ﴾﴿لا جُناحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبائِهِنَّ وَ لا أَبْنائِهِنَّ وَ لا إِخْوانِهِنَّ وَ لا أَبْناءِ إِخْوانِهِنَّ وَ لا أَبْناءِ أَخَواتِهِنَّ وَ لا نِسائِهِنَّ وَ لا ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ وَ اتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيداً. احزاب. ٥٥﴾

احکام قرآنیہ میں محرمات خواتین

نساء۲۳ میں آیا ہے ان خواتین سے نکاح نہ کریں

۱۔ منکوحات والدین بہت برا فعل ہے نساء :۲۳ تمھاری مائیں بیٹیاں خالائیں پھوپھیاں بھائی کی بیٹی بہین کی بیٹی جن عورتوں کی دودھ پیا ہے تمھاری دامن میں پرورش پائی ہے جن کو تمہاری بیوں نے دودھ پلائی ہے۔﴿وَ لا تَنْكِحُوا ما نَكَحَ آباؤُكُمْ مِنَ النِّساءِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَ مَقْتاً وَ ساءَ سَبِيلاً. نساء. ٢٢﴾﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ وَ عَمَّاتُكُمْ وَ خالاتُكُمْ وَ بَناتُ الْأَخِ وَ بَناتُ الْأُخْتِ وَ أُمَّهاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ مِنَ الرَّضاعَةِ وَ أُمَّهاتُ نِسائِكُمْ وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ وَ حَلائِلُ أَبْنائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلابِكُمْ وَ أَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ

كَانَ غَفُوراً رَحِيماً. نساء. ۲۳ ﴾﴿وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلاً أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَ آتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَ لا مُتَّخِذَاتِ أَخْدانٍ فَإِذا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ ما عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذابِ ذلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَ أَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَ اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. نساء. ۲۵ ﴾﴿الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَ طَعامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ حِلٌّ لَكُمْ وَ طَعامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسافِحِينَ وَ لا مُتَّخِذِي أَخْدانٍ وَ مَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَ هُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرِين. مائده. ۵ ﴾﴿ادْعُوهُمْ لِآبائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آباءَهُمْ فَإِخْوانُكُمْ فِي الدِّينِ وَ مَوالِيكُمْ وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُناحٌ فِيما أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَ لكِنْ ما تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَ كانَ اللَّهُ غَفُوراً رَحِيماً. احزاب. ۵ ﴾

احکام محرمات نکاح

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ وَ عَمَّاتُكُمْ وَ خالاتُكُمْ وَ بَناتُ الْأَخِ وَ بَناتُ الْأُخْتِ وَ أُمَّهاتُكُمُ اللَّاتي أَرْضَعْنَكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ مِنَ الرَّضاعَةِ وَ أُمَّهاتُ نِسائِكُمْ وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتي في حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ اللَّاتي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ وَ حَلائِلُ أَبْنائِكُمُ الَّذينَ مِنْ أَصْلابِكُمْ وَ أَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا ما قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كانَ غَفُوراً رَحيماً﴾ نساء:۲۳

۱۔ محرمات عارضی جو مرد یا عورت زانیہ ان سے ازدواج حرام ہے

نکاح: ﴿الزَّاني لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَ الزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُها إِلَّا زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَ حُرِّمَ ذلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنينَ﴾ نور:۳، ﴿وَ لا يُبْدينَ زينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبائِهِنَّ أَوْ آباءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنائِهِنَّ أَوْ أَبْناءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَني إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَني أَخَواتِهِنَّ أَوْ نِسائِهِنَّ أَوْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ أَوِ التَّابِعينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلى عَوْراتِ النِّساءِ وَ لا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ ما يُخْفينَ مِنْ زينَتِهِنَّ وَ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَميعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

۳۱،

وَ أَنْكِحُوا الْأَيامى مِنكُمْ وَ الصَّالِحينَ مِنْ عِبادِكُمْ وَ إِمائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَراءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ اللَّهُ واسِعٌ عَليمٌ ﴾۳۲

احکام قرآنیہ میں زواج یا نکاح مشرک ومشرکات

﴿وَ لا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَ لَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَ لَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَ لا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَ لَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَ لَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَ اللَّهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَ يُبَيِّنُ آياتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُون. بقره. ۲۲۱﴾

احکام قرآنیہ جنسیات

اپنی بیویوں کے ایام حیض یا دبر میں ﴿وَ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحيضِ قُلْ هُوَ أَذىً فَاعْتَزِلُوا النِّساءَ فِي الْمَحيضِ وَ لا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابينَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرين. بقره. ۲۲۲﴾

مجادلہ۔۱۔۲۔۳ ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتي تُجادِلُكَ في زَوْجِها وَ تَشْتَكي إِلَى اللَّهِ وَ اللَّهُ يَسْمَعُ تَحاوُرَكُما إِنَّ اللَّهَ سَميعٌ بَصير

﴿الَّذينَ يُظاهِرُونَ مِنكُم مِن نِسائِهِم ما هُنَّ أُمَّهاتِهِم إِن أُمَّهاتُهُم إِلَّا اللّائي وَلَدنَهُم وَ إِنَّهُم لَيَقُولُونَ مُنكَراً مِنَ القَولِ وَ زُوراً وَ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴾ ﴿وَ الَّذينَ يُظاهِرُونَ مِن نِسائِهِم ثُمَّ يَعُودُونَ لِما قالُوا فَتَحريرُ رَقَبَةٍ مِن قَبلِ أَن يَتَماسَّا ذلِكُم تُوعَظُونَ بِهِ وَ اللَّهُ بِما تَعمَلُونَ خَبير﴾ میں عورتوں کی کا ظہار کا مسئلہ اٹھایا ہے جن مردوں نے اپنی زوجات سے قطع تعلق کے لیے ان کی پشت کو اپنی ماں سے تشبیہ دیا ہے۔

یہ دونوں جاهلیت میں چلتا تھا جدید میں بھی چل رہا ہے اسلام آنے کے بعد زواج ہمیشگی کے علاوہ باقیوں کو ممنوع قرار دیا۔

احکام زواج میں ایک حکم تعدد زوجات ہیں

مشکلتہ تعدد زوجات وطلاق

اگر کوئی انسان دل کی عمق گہرائی سے اپنے خالق ورازق پر ایمان راسخ رکھتا ہو قرآن کریم کو اس خالق رؤف ومہربان کا کلام سمجھتا ہو ایمان غیر مردود رکھتا ہے اس کے نزدیک اپنے بندوں میں سے کوئی عزیز کوئی ذلیل حقیر نہیں۔ جو کچھ احکامات اس نے اس کتاب میں نازل کیے ہیں وہ تمام انسانوں کے مفاد میں ہیں دنیا وآخرت دونوں میں موجب سعادت ہیں کسی

کیلئے رحمت کسی لئے نقمت شقاوت نہیں بطور مثال اگر قرآن کریم میں ارث مرد، عورت سے دوگنا حصہ رکھا ہے جبکہ ضروریات زندگی برابر مساوی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے اللہ کے نزدیک عورت ذلیل حقیر ہے بلکہ دونوں برابر ہیں مرد کو دوگنا دیا کیونکہ اس نے زوجہ لانی ہے اس کے اخراجات اس کے ذمہ ہیں جبکہ عورت آدھا حصہ یہاں سے لیتی ہے اپنا خرچہ شوہر سے لیتی ہے اور شوہر مرنے کی صورت میں ان سے ارث ان کی کل جائیداد کا ایک چوتھائی کا ثمن لیتی ہے غرض یہ سمجھیں جو احکام قرآن میں مرد اور عورت کے درمیان فرق نظر آتے ہیں وہ دوسری طرف سے جبران ہوتی ہے بطور مثال تعدد زوجات اور طلاق عورتیں سمجھتی ہیں یہ ان کیلئے ناانصافی ہے اگر نام نہاد تنظیمات حقوق خواتین ہیں ان کو چاہیے کہ ملک میں تعدد زوجات کی تحریک چلائیں رواج ہونا چاہیے تاکہ وہ خواتین جو نعمت زواج سے محروم ہیں انہیں بھی حق زوجیت ملنا چاہیے مسلمان خواتین خود مسلمان ہوتی ہیں دین محرف نصاریٰ کی حمایت وتائید کیوں کرتی؟ یہ تعیش جنسیات نہیں بلکہ ناگزیر حالات کا حل ہے بہت ساری خواتین ازدواج سے محروم ہیں بہت سے مرد اولاد سے محروم ہیں ملکوں میں مردوں کی نسبت خواتین کی اکثریت ہے حالت جنگ میں بہت سی خواتین بیوہ ہو جاتی ہیں بعض خواتین انتہائی شدت سے سرپرستی کی نیازمند ہیں

﴿وَ إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتامى فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ مَثْنى وَ ثُلاثَ وَ رُباعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَواحِدَةً أَوْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ ذلِكَ أَدْنى أَلَّا تَعُولُوا (3)﴾نساء:۳، ﴿وَ آتُوا النِّساءَ صَدُقاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنيئاً مَريئاً ﴾۴

نگاہ نامحرمان

مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھنا حرام ہے ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصارِهِمْ وَ يَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذلِكَ أَزْكى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبيرٌ بِما يَصْنَعُونَ ﴾نور:۳۰، ﴿وَ قُلْ لِلْمُؤْمِناتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَ لا يُبْدينَ زينَتَهُنَّ إِلَّا ما ظَهَرَ مِنْها وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلى جُيُوبِهِنَّ وَ لا يُبْدينَ زينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبائِهِنَّ أَوْ آباءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنائِهِنَّ أَوْ أَبْناءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَني إِخْوانِهِنَّ أَوْ بَني أَخَواتِهِنَّ أَوْ نِسائِهِنَّ أَوْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ أَوِ التَّابِعينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلى عَوْراتِ النِّساءِ وَ لا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ ما يُخْفينَ مِنْ زينَتِهِنَّ وَ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَميعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾۳۱، ﴿وَ أَنْكِحُوا

الْأَيامى مِنكُمْ وَ الصَّالِحينَ مِنْ عِبادِكُمْ وَ إِمائِكُمْ إِنْ يَكُونوا فُقَراءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ اللَّهُ واسِعٌ عَليمٌ ﴾۳۲

قرآن کریم میں حکم رضاع

﴿وَ الْوالِداتُ يُرْضِعْنَ أَوْلادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كامِلَيْنِ لِمَنْ أَرادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضاعَةَ وَ عَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلاَّ وُسْعَها لا تُضَارَّ والِدَةٌ بِوَلَدِها وَ لا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَ عَلَى الْوارِثِ مِثْلُ ذلِكَ فَإِنْ أَرادا فِصالاً عَنْ تَراضٍ مِنْهُما وَ تَشاوُرٍ فَلا جُناحَ عَلَيْهِما وَ إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلادَكُمْ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ إِذا سَلَّمْتُمْ ما آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ ﴾ بقرہ کی آیت ۲۳۳ میں آیا ہے ایک بچہ ہے اس کو دودھ دینا ماں کی ذمہ داری ہے اللہ نے دودھ کو ماں کی چھاتی میں جمع کیا ہے دودھ نہ دیں تو بچے کو نقصان ہے اور دودھ کے لئے غذا چاہئے غذا کی ذمہ داری باپ پر عائد کی گئی ہے اگر ماں نے زیادہ مانگی تو یہ حق ماں کو نہیں ہے بچے کو نقصان ہو نہ باپ کی ذمہ داری اس کی طاقت سے باہر نہ ہو

احکام اجتماعی میں مردوں کا عورتوں کو طلاق دینے کا حکم

﴿فَإِنْ طَلَّقَها فَلا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ

فَإِنْ طَلَّقَها فَلا جُناحَ عَلَيْهِما أَنْ يَتَراجَعا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقيما حُدُودَ اللَّهِ وَ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُها لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴾بقرہ:۲۳۰،﴿لا جُناحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّساءَ ما لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَريضَةً وَ مَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتاعاً بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنينَ ﴾۲۳۶،﴿وَ إِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَريضَةً فَنِصْفُ ما فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذى بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكاحِ وَ أَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوى وَ لا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ﴾﴿﴾۲۳۷،﴿وَ لِلْمُطَلَّقاتِ مَتاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقينَ ﴾۲۴۱﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا إِذا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِناتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَما لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَها فَمَتِّعُوهُنَّ وَ سَرِّحُوهُنَّ سَراحاً جَميلاً ﴾احزاب:۴۹﴿يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذا طَلَّقْتُمُ النِّساءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ أَحْصُوا الْعِدَّةَ وَ اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَ لا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتينَ بِفاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لا تَدْرى لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذلِكَ أَمْراً ﴾طلاق۱،

فَإِذا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ

وَ أَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَ أَقِيمُوا الشَّهادَةَ لِلَّهِ ذلِكُمْ يُوعَظُ
بِهِ مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
مَخْرَجاً ﴾۲، ﴿وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لا يَحْتَسِبُ وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى
اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ
قَدْرا ﴾۳، ﴿وَ اللاَّئى يَئِسْنَ مِنَ الْمَحيضِ مِنْ نِسائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاثَةُ أَشْهُرٍ وَ اللاَّئى لَمْ يَحِضْنَ وَ أُولاتُ الْأَحْمالِ
أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرا
﴾۴، ﴿ ذلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ وَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ
سَيِّئاتِهِ وَ يُعْظِمْ لَهُ أَجْراً ﴾۵،۷ ﴿رَبَّنا لا تَجْعَلْنا فِتْنَةً لِلَّذينَ
كَفَرُوا وَ اغْفِرْ لَنا رَبَّنا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزيزُ الْحَكيمُ ﴾ممتحنہ:۵ ﴿يَوْمَ
يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَميعاً فَيُنَبِّئُهُمْ بِما عَمِلُوا أَحْصاهُ اللَّهُ وَ نَسُوهُ ﴾
مجادلہ:۶ ﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَ لا
تُضآرُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَ إِنْ كُنَّ أُولاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا
عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ
وَ أْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ وَ إِنْ تَعاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرى ﴾
طلاق:۶ تحریم

یہاں ضمانت مالی کے علاوہ شہودہ کثیر ہوتے ہیں عقد غیر محدود زمان مادام

الحیات ہوتے ہیں عقد ذمہ داری فرائض واجبات عائد ہوتا ہے عقد زوج
تحقیقات تصورات کے بعد انجام دیتا ہے عقد نکاح کے لئے کفو شرط ہے
اصل میں ہمارے ہاں غیر جانبدار نہیں ہوتا ہے یہ ناگوار نا قابل تحلیل پیش
آمد کی صورت میں ہوتا ہے یہاں شوہر کو بندش کرنا روکنا طلاق سے منع کرنا
ان پر زیادتی ہے اس کے ساتھ ان کو رہنا ہے لہٰذا اللہ بقرہ :۲۲۹ میں
﴿الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمساكٌ بِمَعرُوفٍ أَو تَسرِيحٌ بِإِحسانٍ﴾
چھوڑنا ہے معروف مانوس طریقے سے چھوڑیں تنگ نہ کریں یا معروف
طریقے سے رکھیں لہٰذا طلاق کی مذمت میں وارد روایات مسیحی مذہب کی
تائید میں لائے ہیں چونکہ ان کی بڑھتی ہوئے صورت حال کے پیش نظر
روکنے کے لئے جتنی اس پر پابندی لگائی اتنا ہی وہ بڑھتی گئی طلاق کی مذمت
میں وارد روایات مرسلات ہے ابو داود ۲۔۶۳۱ نبی کریم نے چند بیویوں کو
طلاق دی طلاق مسلمانوں میں ابھی بھی کم ہے تاہم یہ صورت حال جب
سے تنظیموں نے مداخلت کرنا شروع کیا جب سے ملک میں این جی اوز کی
آمد ہوئی ہے زیادہ ہوگئی ہے۔طلاق امت اسلامی میں استعمار غربی یا
صلبیوں کے تسلط کے بعد ان کے دباؤ میں آکر طلاق کو مذموم قرار دیا ہے
انسان کی کمزوری کا ایک پہلو یہ ہوتا ہے کہ وہ دشمن کی ملامت مذمت کو دیکھ کر
اپنے دین سے دفاع کرنے کی بجائے اپنے دین کے خلاف دشمن کی تائید

میں پیش کرتے ہیں الٹا کہتے ہیں ہمارے ہاں اس کی مذمت ہے طلاق سے عرش الٰہی لرزتا ہے وغیرہ طلاق کی مذمت میں گھڑی ۔ یہ اقوال زیادہ تر مسیحیوں کے دباؤ میں آکر گھڑے ہیں بجائے اس کے کہ مسیحیوں کی مذمت کریں کہ تمہاری شریعت میں طلاق نہیں اس وجہ سے تمہارے گھر میاں بیوی کے لئے جھنم کا کھڈا بنے ہوئے ہیں تمہارے گھر محاذ جنگ بنے ہوئے ہیں طلاق نہ ہونے کی وجہ سے تمہارے گھر زندان بنے ہیں جہاں قاتل مقتول باغض ومبغوض کا اجتماع بنے ہیں اللہ جانتا ہے اگر طلاق نہ ہوتے تو میاں بیوی پر کیا کیا گزرتی ۔ یہ منطق روز روشن کی طرح باطل ہونے کی ثبوت یہ ہے جس دین میں طلاق پر پابندی ہے اس میں ہفتہ مہینہ میں کتنی طلاقیں ہو تی ہوگی اور جس دین میں طلاق پر پابندی نہیں اس دین والوں کے ہاں کتنی طلاق ہوتی ہے لہذا مسیحیوں کو اسلام کے اصول کی طرف برگشت کرنا پڑھا ہے یہ ہے اعجاز اسلام ہے۔ لیکن قرآن کریم کی آیات میں جہاں طلاق کو چھیڑا ہے کہیں بھی یہ بو نہیں آئی ہے کہ طلاق ایک مذموم ہے۔ حتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شا کی عورت کو نبی کریم نے ڈانٹا ہو عرش الٰہی میں لرزہ آیا ہو نہیں ملتا ہے قرآن کریم میں تکافو توازن رکھنے کے لئے خواتین کے لئے زرضانت ہے چونکہ مرد کو حق طلاق دیا ہے تا کہ عورتیں جذبات میں آکر یا کسی کی کہنے میں آکر بہتر زندگی خواہش میں از خود طلاق دے کے نہ چلی

جائیں لیکن مرد مغرور متکبر نہ ہو جائیں اس کو سمجھایا جائے اس سے کہا ہے عدت کے دوران عورت کی ماہانہ اخراجات ادا کریں اگر پشیمان ہو جائیں دوبارہ زوجیت میں واپس لے لیں

شریعت اسلام آنے کے بعد تمام اقسام زواج و نکاح کو باطل قرار دے کر صرف ایک زواج ہمیشگی کو جاری رکھا گیا ہے یہ زواج چند حوالے سے زواج جاہلیت قدیم و جدید سے ممتاز ہے

۴۔طلاق: امیں آیا ہے﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ أَحْصُوا الْعِدَّةَ وَ اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْراً﴾ طلاق کے بارے میں عورت طلاق لینے کے بعد عدت گزارے گی ایک مدت تک اس شوہر کی نگرانی میں رہے گی۔اگر خواتین میں این جی اوز مثل ہاروت ماروت جیسا تفرقہ نہ ڈالتے مغرب کو خوش کرنے کے لئے حکومتی مداخلت نہ کریں تو طلاق برائے نام رہ جاتے۔طلاق برا عمل ہے ایسی کوئی آیت نہیں آئی ہے اگر طلاق نہ ہوتی تو گھر میں میاں بیوی ناچاقی اور نفرت کی زندگی گزرتی ہے وہاں دنیا کی کونسی خوشی چلتی ہے نہ کھانے کی خوشی ہے نہ اچھے لباس کی خوشی نہ

سیر و سیاحت کی خوشی ہے حتیٰ پیدا ہونے والی اولاد کی خوشی ہے بلکہ طلاق کی نوبت آنے کے بعد ہر ایک کو اپنی اولاد بری لگتی ہے کاش یہ اولاد نہ ہوتی تو ہم آسانی سے جدا ہوتے شریعت میں طلاق اس معاہدہ میثاق غلیظ کو کھولنے کا نام ہے جسے اللہ نے غلیظ کہا ہے اس کو اللہ نے شرافت مند مردت عزت و احترام احتیاط سے کھولنے کا کہا ہے ﴿الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمْساكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسانٍ﴾ طلاق دو مرتبہ دی جائے گی اس کے بعد یا نیکی کے ساتھ روک لیا جائے گا یا حسنِ سلوک کے ساتھ آزاد کر دیا جائے گا بقرہ: ۲۲۹ مشکلات حل کرنے کے لئے اس کو ایک دوسرے پر تعدی تجاوز انتقام بند کرنے کے لئے اچھے طریقے سے جوڑا تھا اچھے طریقے سے الگ ہو جائیں قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسباب طلاق دو ہیں ایک اسباب معمولی جذباتی ہے کچھ کلمات غصّے کے نتیجے میں ہوا ہے تو کہا غصہ ختم کرنے کے لئے ناچاقی کے مرارت کرواہٹ کو جانچنے کے لئے تھوڑی دیر سوچنے کے لئے الگ ہو جائے لیکن جلدی نہ کریں کچھ دیر سوچنے کا موقع دیا جائے تاکہ ایک دوسرے کو باعث پشیمانی نہ ہو جائے دوسری بنیاد یہ عقد جو ہوا تھا۔ بغیر تحقیق نا آشنائی میں ہوا تھا ہے یہ عقد استخارہ سے ہوا تھا سابق زمانے میں یہ صاحب بت کرتے تھے آج یہ عمل حجت الاسلام مرجع اعلی کرتے ہیں ایک انسان گھریلو ضروریات کو لیتے وقت ماہرین سے پوچھ کے

لیتا ہے تحقیق کر کے لیتا ہے اس کی کتنی گارنٹی ہے۔لیکن شریک حیات انتخاب کرتے وقت دین ناخواندہ مولانا کے استخارہ سے کرتے ہیں معاشقہ جنونی میں ہوتا ہے جب سے مخلوط تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا ہے سکول کالجوں میں طے پاتے ہیں جب سے خواتین کو آگے لانے کا سلسلہ شروع ہوا ہے ملک کی تقدیر آئین بنانے والے اسمبلیوں میں دفتروں میں طے ہوتا ہے زواج کا بنیادی فلسفہ باہم زیستی باہم زندگی کے خاطر ہوتا ہے لیکن مغرب کے مسلط کردہ افکار ونظریات کی وجہ سے ازدواج و بچار کا وقت کھویا ہے پکا مؤمن ہو گیا ہے جنسیات کا درجہ حرارت گرنے کے بعد ہوش میں آتا ہے ایک دوسرے کے مستقبل کی زندگی کی سوچ آتی ہے یہاں سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ مستقبل میں ان سے گزرنا محال ناممکن ہے مستقبل کی زندگی خطر میں نظر آتی ہے تو باہم زندگی گزارنے پر زور دینا ایک قسم کی اجبار بنتی ہے اکراہ بنتی ہے خاص کر بڑی بڑی خرابیوں کے انکشاف ہونے کے بعد ساتھ رہنا دشوار نظر آتا ہے طلاق مذموم ہونے کی ایک وجہ مطلقات سے عدم زواج ہے دونوں کے ماخذ ومصدر کی برگشت مغرب ہے۔

جب انسان مسلمان اپنے مسائل کو اپنے دینی اصول ومبانی کی روشنی میں چلانے کی بجائے مغرب کی اندھی تقلید کریں گے تو وہ کرب واضطراب وفتنہ و فساد وحشت دہشت میں مبتلا ہونا ایک حتمی ہے چونکہ آپ دشمن کی عینک لگا

کے دیکھتے ہیں دشمن کی دی ہوئے فکر سے سوچتے ہیں اورانھی کی زبان بولتے ہیں ورنہ مطلقہ زواج قبیح ہونے کی کوئی منطق نہیں بنتی اور جاہلیت جدید سے ممزوج فکر سے نکلی ہے۔ پھر بھی مسلمان ملکوں میں مغرب کی نسبت کفر والحاد کی بہ نسبت بہت کم ہے بعض نے بڑھتی ہوئی طلاق کے اسباب کو اقتصادی بتایا ہے یہ انتہائی بے بنیاد بات ہے اگر ایسا ہوتا گاؤں میں کیوں نہیں بڑھتی ہے پسماندہ علاقوں میں کیوں نہیں ہوتی ہے خاص کر ثروت مند دولت مند ملکوں میں ترقی یافتہ ملکوں میں جیسے ایران سعودی عرب عرب امارات زواج کا بنیادی فلسفہ باہم زیستی ہے باہم زندگی ہے فوراً طغیان جنسیات تأخیر پذیر نہیں ہے لہٰذا ازدواج کے موقع پر پہلی ترجیح جنسیات ہوتی ہے جنسیات کی لہر حرارت کے گرنے کے بعد ہوش میں آتے ہیں ایک دوسرے کے مستقبل کی زندگی کی سوچ آتی ہے یہاں سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ مستقبل میں ان سے گزارا ناممکن نہیں ہے علیحدگی ناگزیر ہے لہٰذا ان کے خطور میں جب زندگی مشکل نظر آتی ہے تو باہم زندگی گزارنے پر زور دینا ایک قسم کی اکراہ بنتی ہے خاص کر بڑی بڑی خرابیوں کے انکشاف ہونے کے بعد ساتھ رہنا درست نہیں ہے جب انسان مسلمان اپنے مسائل کو اپنے خطے کی روایات خاص کر دین اسلام کے اصول ومبانی کی روشنی میں چلانے کی بجائے مغرب کی اندھی تقلید کریں گے تو وہ کرب واضطراب وفتنہ وفساد

وحشت دہشت میں ہونا ایک حتمی ہے۔

طلاق وحشت دہشت خانے سے نجات

موسوعۃ فقہیہ کویتیہ ج ۲۹ ص ۵ پر آیا ہے طلاق لغت میں گرہ عقد کو کھولنے کو کہتے ہیں اس حل کا جواز قرآن کریم کی ﴿الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمْساكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْريحٌ بِإِحْسانٍ وَ لا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئاً إِلاَّ أَنْ يَخافا أَلاَّ يُقيما حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ يُقيما حُدُودَ اللَّهِ فَلا جُناحَ عَلَيْهِما فيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلا تَعْتَدُوها وَ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولئِكَ هُمُ الظَّالِمُون﴾ بقرہ:۲۲۹ اور طلاق کی پہلی آیت میں آیا ہے ﴿إِذا طَلَّقْتُمُ النِّساءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ أَحْصُوا الْعِدَّةَ﴾ طلاق اس عقد نکاح کو کھولنے کو کہتے ہیں عقد نکاح کو عقد غلیظ کہا ہے جیسا کہ نساء:۲۱ میں آیا ہے ﴿وَ أَخَذْنَ مِنْكُمْ ميثاقاً غَليظاً﴾۔

طلاق: ﴿﴾ بقرہ:۲۲۹، ﴿﴾ ۲۳۰، ﴿﴾ ۲۳۶، ﴿﴾ ۲۳۷، نساء ۱۹، ﴿﴾ ۲۰، ﴿﴾ ۲۱، ﴿﴾ ۱۳۰۔ سورۃ طلاق

سب سے اہم تحدی قانون سازی میں کی ہے اس کی واضح مثال قانون قصاص قانون دیہ قانون نظام مالی کسب وصرف یہی طلاق جتنے قوانین بنائی ذہ جنایتی ہے عنوان طلاق ہے صلیبوں نے مسلمان گھرانے

میں فتنہ قائم کرنے خود کو جانب دار خواتین ثابت کرنے کے لئے طلاق کی مذمت کی ہے اور طلاق پر پابندی زوال کلیسا کا سبب بنے طلاق پر پابندی کی وجہ سے کلیسا میں زنا کی شور شرابہ ہوگیا مجبور ہوگیا جواز طلاق کا قانون بنے طلاق کوئی غیر طبیعی نہیں ہے بلکہ پیچیدہ گھمبیر مسئلہ کا حل ہے اختلاف طبیعت مزاج طبع بشر میں ہوتا ہے سرد گرم ہوتا ہے ایک باب ایک ماں کے دو بیٹے آپس میں نہیں بنتے عمر بھر قطع تعلقات کی زندگی گذارتے ہیں مسلمان معاشرے میں طلاق نہ ہونے کے برابر تھے جب سے ملک میں این جی اوز کو کھلی چھٹی ملی خواتین کے لئے سونے کی چوڑی بالی ہار ملنے کے بعد اپنے کو قابو رکھنا مشکل ہوتا ہے سعودی ایران جیسے سرمایہ دار ملک بڑے گھرانوں کی خواتین این جی اوز کی ممبر بنی ہے اکثر و بیشتر طلاق دونوں طرفین سے ایک کی اس فعل قبیح کی ارتکاب سے ہوتی ہے ہر عورت مطلقہ بری نہیں ہوتی ہے جس طرح ہر مرد مطلق بے دین نہیں ہوتے ہیں مطلقہ سے ازدواج بری نہیں اگر فعل قبیح موجب طلاق نہ ہو۔

حقوق خواتین یا اشاعہ فحشاء

۱۔حقوق خواتین یا اشاعہ فحشاء کے منصوبے ملک میں مغرب سے ملنے والی امداد کا بیشتر حصہ مشروط آزادی خواتین ہے۔

۲۔خواتین اپنے آپ کو گھروں سے نکلتے وقت اپنے آپکو ہر قسم کی

آرائش زیبائش سے آراستہ نکلنے کی تشویق۔

۳۔حجاب جو مسلمانوں میں واجب ہے اب تو مغرب نشین علماء اس کو اسلام سے غیر مربوط قرار دیتا ہے

۴۔حجاب مخصوص ازواج نبی تھے امت کے لئے نہیں۔

۵۔عام مرد عورت مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں

۶۔خواتین منصب اعلیٰ کے لئے بے حرج ہے۔

۷۔خواتین اسمبلیوں میں چور دروازے ممبر بناتے ہیں سر سید احمد خان رفاعی طحطاوی خیر الدین تونسوی محمد عبدہ سے شروع ہوتے ہوئے ابھی تک کے مجددین مستغربین کی کاوش رہے ہیں منصوبے کو ایک نکتے پر اتفاق کر کے فروعات میں اختلافات دکھا کر چلاتے آئے ہیں اتفاقی نکتہ یہ ہے کہ مغرب سے تعلقات اچھی ہونا چاہئے عقلانیت کو کتاب وسنت پر مقدم رکھا جائے اجتہاد کو آگے بڑھایا جائے اس سلسلے میں مصر میں ایک موسوعہ ۶ جلد کی کتاب تالیف کی ہے کتاب کا نام تحریر المرء فی العصر حاضر مؤلف شیخ عبدالرحیم ابوشعہ ہے کتاب کو عرب ممالک کے دانش گاہوں میں مصادر کے طور پر رائج کی ہے بہت سے علماء سے اس کی تائید لی ہے کتاب میں لکھا ہے عورتوں کو نازک صاف لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں جس سے انکی جسم عکاس کرے اور انھوں نے عورتوں کی گردن ہاتھ پاؤں دیگران کو دکھانے میں

بے حرج قرار دینے کا فتویٰ صادر کئے یہ چیزیں خواتین کے لئے بھاری ہورہی ہے اس چیز میں کوئی حرج نہیں کہ عورتیں گھروں سے اپنی تزیین و آرائش کر کے نکلے اور اجنبی مردان کو دیکھے اس کے لئے انھوں نے احادیث پیش کی ہے یہ تمام منصوبے کل کے کل صریح آیات سے اعراض ہیں۔

۱۔قرآن کو برائے نام مصدر گردانتے میدان عمل میں مصدر صرف حدیث اس کے بعد فتویٰ چلانے سے یہ صورت حال بنی ہے خواتین کے حقوق کے نام سے خواتین کو اسلام کے دائرے سے نکالنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہیں لوگوں کا کہنا ہے ملک کی آبادی ۵۲ فیصد خواتین گھروں میں حبس ہیں لیکن دین کے نام سے وجود میں لانے والی تنظیموں کا حلقہ جاتوں کا گروہ بندیوں کی منطق بھی انھیں سے ملتی ہے ملک میں بڑھتی ہوئی اشاعہ فحشاء ارتکاب محرمات سے ان مؤمنین کے بال تک نہیں ہلتے بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا قہر الٰہی ان پر نازل بھی ہو جائے تو ان کو احساس نہیں ہوگا کہ یہ ہماری شریعت سے دوری کے نتیجے میں ہوا ہے مادام الحیات شرف و افتخار لذت وعزت سے محروم آخرت میں قعر جھنم میں جائیں گی۔

کبھی تعدد زواج کو اٹھایا کبھی طلاق کو اٹھاتے ہیں کبھی ارث میں مردوں کے مقابل میں نصف کو اٹھایا بچے کچے جو مقام خواتین کو فقہاء علماء نے اپنے پاؤں تلے روند دیا حکم قرآن کو نظر انداز کیا اور خواتین بغیر سرپرست

مرد کے ازخود ازدواج کو جائز گردانتے ہیں لہٰذا اس کے علاوہ خواتین کو ارث نہ دینا اس سے بہت سی مسائل نصف جامعہ کو لاحق ہوا ہے ہم یہاں ازدواج کے علاوہ دیگر مسائل خواتین کے بارے میں حکم قرآن کو اٹھائیں گے

خواتین کی خودکشیوں کی ذمہ دار این جی اوز

ایک عرصے سے ملک میں خواتین کی خودکشی اور دیگر دلسوز قساوت شقاوت کی بدترین نمونوں کا ذکر اخباروں میں آتے رہتے ہیں ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ کے دنیا اخبار صفحہ ۲ پر ۱۲ سال کی دور میں غیرت کے نام پر پندرہ ہزار خواتین قتل ہوئیں ہیں ایک ہزار پانچ سو پینتیس خواتین کو جلانے ایک ہزار آٹھ سو تینتالیس کو گھریلو تشدد کا نشانہ بنانے کا ذکر ہے چار ہزار سات سو چونتیس جنسی ہراساں ایک ہزار پانچ سو پینتیس کو جلانے ایک ہزار آٹھ سو تینتالیس کو گھریلو تشدد پانچ ہزار پانچ سو آٹھ اغوا کرنے پینتیس ہزار نو سو پینتیس خودکشی کرنے کی واقعات رونما ہوئے ہیں اس بات کا انکشاف کیا ہے اخباری خواتین پر ہونے والی جرم و جنایت کی اعداد و شمار پیش کرنے والے اپنی جگہ مجرم ہونے کی وجہ سے شرمندہ نہیں ہے کیونکہ خواتین پر جو جرم و جنایت ہو رہی ہے اس میں اخبارات کالم نگاراں اسمبلیوں کے نمائندہ گان سب اس عمل فحشاء میں برابر کے شریک ہیں جس پر دل میں اعتقاد عمل بارکان نہ کرنے والوں کو کافر گردانا گیا ہے کافرین میں مشرکین ملحدین اھل

الکتاب آتے ہیں کافرین کے ساتھ ہر قسم کی تعلقات گرائش سلوک حتی کہ دلی محبت سے منع کیا ہے ان سے محبت کو منافی اسلام قرار دیا ہے حتیٰ اینکہ عزیز و اقارب ہی کیوں نہ ہو باپ بیٹا ہی کیوں نہ ہو بیوی بھائی بہن ہی کیوں نہ ہو مجادلہ:۱۲﴿یا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا إِذا ناجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَىْ نَجْواكُمْ صَدَقَةً ذلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَ أَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحيمٌ﴾ مائدہ :۵۱ میں آیا ہے﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَ النَّصارى أَوْلِياءَ﴾ یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بنائے کافرین کو اپنا دوست اصحاب سر نہ بناؤ وہ کسی صورت میں تمہارا دوست نہیں بنتا خیر خواہ نہیں بنتا آل عمران :۷۳﴿وَ لا تُؤْمِنُوا إِلاَّ لِمَنْ تَبِعَ دينَكُمْ﴾ گرز رہ بران کے ساتھ جھکاؤ کیا تو آپ کے لئے خطرناک ہے﴿مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِياءَ وَ لكِنَّ كَثيراً مِنْهُمْ فاسِقُونَ﴾ مائدہ :۸۱

احکام ارث

﴿يُوصيكُمُ اللَّهُ في أَوْلادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِساءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثا ما تَرَكَ وَ إِنْ كانَتْ واحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَ لِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ واحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَ وَرِثَهُ أَبَواهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصي

بِهـا أَوْ دَيْـنٍ آبـاؤُكُمْ وَ أَبْناؤُكُمْ لا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً فَـرِيضَـةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَليماً حَكيما ﴾ جوفرق مقدار وراثت میں آیا ہے خواتین اس کا تدارک دوسری جگہ شوہر سے لیتی ہے بھائی کو بیوی کو دینا ہوتا ہے نساء۱۱، ﴿وَ لَكُمْ نِصْفُ ما تَرَكَ أَزْواجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِها أَوْ دَيْنٍ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِها أَوْ دَيْنٍ وَ إِنْ كانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَ لَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ واحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذلِكَ فَهُمْ شُرَكاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصى بِها أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَ اللَّهُ عَليمٌ حَليمٌ ﴾۱۲، ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْري مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدينَ فيها وَ ذلِكَ الْفَوْزُ الْعَظيمُ ﴾ ۱۳ زوجین ایک دوسرے سے ارث لیتے ہیں شوہر اولاد دار ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ بغیر اولاد کی صورت میں ایک چوتھائی حصہ بیوی صاحب اولاد ہونے کی صورت میں ایک چوتھائی حصہ بغیر اولاد نصف حصہ پاتے ہیں

الف ۔وراثت ہے جو کسی عزیز کی موت وفوت کی وجہ سے اس کی طرف منتقل ہوتی ہے اللہ نے اس کے مرنے کے بعد اس اموال کو قرآن کریم میں بیان کردہ وارثین کو دینے کا حکم دیا ہے

یکے از احکام قرآنیہ ارث خواتین ہے

شوہر وفات پائے زوجہ ارث لے گی زوجہ اگر وفات پائے تو شوہر ارث لے گی ﴿وَ لْيَخْشَ الَّذينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعافاً خافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَ لْيَقُولُوا قَوْلاً سَديداً ﴾نساء:۹،
﴿يُوصيكُمُ اللَّهُ في‏ أَوْلادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِساءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثا ما تَرَكَ وَ إِنْ كانَتْ واحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَ لِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ واحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَ وَرِثَهُ أَبَواهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصي بِها أَوْ دَيْنٍ آباؤُكُمْ وَ أَبْناؤُكُمْ لا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً فَريضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَليماً حَكيماً ﴾۱۱،﴿وَ لَكُمْ نِصْفُ ما تَرَكَ أَزْواجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصينَ بِها أَوْ دَيْنٍ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ

بَعۡدِ وَصِیَّةٍ تُوصُونَ بِها أَوۡ دَیۡنٍ وَ إِنۡ كانَ رَجُلٌ یُورَثُ كَلالَةً أَوِ
امۡرَأَةٌ وَ لَهُ أَخٌ أَوۡ أُخۡتٌ فَلِكُلِّ واحِدٍ مِنۡهُمَا السُّدُسُ فَإِنۡ كانُوا
أَكۡثَرَ مِنۡ ذٰلِکَ فَهُمۡ شُرَكاءُ فِی الثُّلُثِ مِنۡ بَعۡدِ وَصِیَّةٍ یُوصی
بِها أَوۡ دَیۡنٍ غَیۡرَ مُضارٍّ وَصِیَّةً مِنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلیمٌ حَلیمٌ ﴾۱۲،
﴿تِلۡکَ حُدُودُ اللّٰهِ وَ مَنۡ یُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ یُدۡخِلۡهُ جَنّاتٍ
تَجۡری مِنۡ تَحۡتِهَا الۡأَنۡهارُ خالِدینَ فیها وَ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظیمُ
﴾۱۳،﴿وَ مَنۡ یَعۡصِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ وَ یَتَعَدَّ حُدُودَهُ یُدۡخِلۡهُ ناراً
خالِداً فیها وَ لَهُ عَذابٌ مُهینٌ ﴾۱۴،﴿وَ لِكُلٍّ جَعَلۡنا مَوالِیَ مِمّا
تَرَکَ الۡوالِدانِ وَ الۡأَقۡرَبُونَ وَ الَّذینَ عَقَدَتۡ أَیۡمانُكُمۡ فَآتُوهُمۡ
نَصیبَهُمۡ ﴾۳۳،﴿یَسۡتَفۡتُونَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفۡتیكُمۡ فِی الۡكَلالَةِ إِنِ
امۡرُؤٌ هَلَکَ لَیۡسَ لَهُ وَلَدٌ وَ لَهُ أُخۡتٌ فَلَها نِصۡفُ ما تَرَکَ وَ هُوَ
یَرِثُها إِنۡ لَمۡ یَكُنۡ لَها وَلَدٌ فَإِنۡ كانَتَا اثۡنَتَیۡنِ فَلَهُمَا الثُّلُثانِ مِمّا
تَرَکَ وَ إِنۡ كانُوا إِخۡوَةً رِجالاً وَ نِساءً فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ
الۡأُنۡثَیَیۡنِ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ أَنۡ تَضِلُّوا ﴾۱۷۶

فقہ اسلامی اور احکام قرآن میں تعارض تضاد ہونا بلکہ تنافی ہونا زیادہ قرین قیاس ہے جس کا ایک نمونہ عقد زواج ہے عقد زواج میں فقہاء نے لکھا ہے یائیسہ خواتین اپنے عقد جس کسی سے کریں وہ آزاد خود مختار ہیں ان

کے اوپر کسی کی طرف سے پابندی نگرانی نظارت نہیں ہوتی ہے جو لڑکیاں کنواری ہیں وہ بھی اگر بالغہ ہوا پنا فیصلہ خود کر سکتی ہو تو وہ بھی آزاد ہیں اگر ان سے سوال واستفسار کریں کہ اس جواز کی سند کیا ہے تو جواب یہ ہوگا یہ میری اپنی رائے ہے اس کیلئے چوں چرا نہیں ہوتی ہے جب کہ حکم قرآن یہ ہے ﴿الرِّجالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ﴾ النساء:۳۴ آیت میں باکرہ یا بیوہ کا ذکر نہیں ہے نساء ہے رسول اللہ کی سنت جاریہ بھی ایسی رہی ہے طبیعت مرد طاقت قدرت عقلیات و تجربات رکھتے ہیں جبکہ عورت عطوفت مہربانی نرمی رحم دل ایک لحاظ سے مردوں کو ایک برتری عورتوں پر حاصل ہے مرد عورتوں پر اپنا کمائی خرچ کرتا ہے ﴿بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ وَ بِما أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوالِهِمْ﴾ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت چاہے بیوہ ہو یا کنوری لڑکی ہو یا بہن یا ماں ہو جو بھی ہو مرد اس کا سرپرست ہے۔کوئی عورت اپنے آپ کسی سے عقد نہیں کر سکتی ہے کیونکہ مرد قیم ہے تفسیر شعراوی جلد ۴ ص ۲۰۰۱ شعراوی نے لکھا ہے کہ قوام قیام کا صیغہ مبالغہ ہے لفظ قیام کسی پر قیام کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ زحمت مشقّت تعب سے ان کی حفاظت کرتا ہے اس حوالے سے بے چین رہتا ہے مرد اللہ کے نزدیک مکلّف ہے خواتین کی نگرانی کرے خواتین بغیر کسی مرد سرپرستی کے زندگی نہیں گزار سکتی ہے یہ جس

دن اپنے شوہر سے طلاق لے کر گھر جاتی ہیں جہاں حکم قرآن کے مقابل میں فتویٰ آتی ہے اس کو ہمارے ملکوں میں مغربی استعمار نے نافذ کیا ہے ۔

فقہ میں ایک فتویٰ زانی اور زانیہ کے درمیان جواز عقد ہے بعض نے اس کو جائز اور بعض نے اس کو کراہت قرار دیا ہے جب کہ یہ حکم سورہ نور کی آیت ۳ میں حرام قرار دیا ہے ﴿الزَّانی لا یَنْکِحُ إِلاَّ زانِیَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَ الزَّانِیَةُ لا یَنْکِحُها إِلاَّ زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَ حُرِّمَ ذلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنینَ ﴾ مفسر کبیر علامہ شعراوی نے رجم کو تازیانے کے علاوہ کو پیغمبر اکرم کی توسط سے ثابت کیا ہے جہاں آپ نے اس کے ثبوت میں جو دلائل دئے ہیں نظریہ تفوض ہے قرآن کریم میں چندیں بار کہ آپ ہمارے وکیل نہیں ہے

احکام محرمات

جو چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے لئے حرام قرار دی ہیں جیسے مردار خون خنزیر کا گوشت حرام گوشت حلال گوشت جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہیں ﴿إِنَّما حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزيرِ وَ ما أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ باغٍ وَ لا عادٍ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ اس نے تمہارے اوپر بس مفدار خون سور کا گوشت اور جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے اس کو حرام قرار دیا ہے پھر بھی اگر کوئی مضطر ہو جائے اور حرام کا طلب گار اور ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے والا نہ ہو تو اس کے لئے

کوئی گناہ نہیں ہے بقرہ:۱۷۳

﴿إِنَّما حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزيرِ وَ ما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ باغٍ وَ لا عادٍ﴾

اس نے تمہارے لئے صرف اَمفِدار، خون، سور کا گوشت اور جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے اسے حرام کر دیا ہے اوراس میں بھی اگر کوئی شخص مضطر و مجبور ہو جائے اور نہ بغاوت کرے نہ حد سے تجاوز کرے نحل:۱۱۵

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزيرِ وَ ما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطيحَةُ وَ ما أَكَلَ السَّبُعُ إِلاَّ ما ذَكَّيْتُمْ وَ ما ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ أَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلامِ ذلِكُمْ فِسْقٌ﴾

اللہ سبحانہ تعالیٰ عالم سر والخفایا نے ان مذکور چیزوں کو حرام کر دیا ہے مردار، خون، سور کا گوشت اور جو جانور غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے اور منخنقہ اور موقوذۃ اور متردیہ اور نطیحہ اور جس کو درندہ کھا جائے مگر یہ کہ تم خود ذبح کرلو اور جو نصاب پر ذبح کیا جائے اور جس کی تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کرو کہ یہ سب فسق ہے اور آج کافرین تمہارے دین سے مایوس ہو گئے ہیں لہذا تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام

کو پسندیدہ بنادیا ہے لہٰذا جو شخص بھوک میں مجبور ہو جائے اور گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے مائدہ:۳﴿وَ لا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾اور دیکھو جس پر نام خدا نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھانا کہ یہ فسق ہے۔انعام:۱۲۱﴿قُلْ لا أَجِدُ فِي ما أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلى طاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ باغٍ وَ لا عادٍ﴾آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی طرف آنے والی وحی میں کسی بھی کھانے والے کے لئے کوئی حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مُردار ہو یا بہایا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو کہ یہ سب نجس اور گندگی ہے یا وہ نافرمانی ہو جسے غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اس کے بعد بھی کوئی مجبور ہو جائے اور نہ سرکش ہو نہ حد سے تجاوز کرنے والا ۱۴۵

ماٴ کولات حرام کے بارے میں آیا ہے

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَ ما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيحَةُ وَ ما أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا ما ذَكَّيْتُمْ وَ ما ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ أَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلامِ ذلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ﴾ مائدہ:۳ ﴿مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ وَ مَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَ مَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَ اللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ﴾ احزاب:۴

احکام اجتماعی قرآن

تمام احکامات قرآن کریم سوائے صلاۃ صوم حج اجتماعیات کی طرف برگشت کرتے ہیں اوامر ونواہی حقوق کی پاسداری تجاوزات سے گریزی ہے ہرایک کے فرائض وحدود کا تعین کیا ہے جامعہ بشری میں انسان دوسری مخلوقات سے مختلف متنوع تعلقات رکھتا ہے۔اس اختلاف وتنوع کی چند وجوہات ہیں اور دیگر مخلوقات بالواسطہ بلا واسطہ ان کی خلقت غرض وغایت انسانوں کیلئے ہے دوسری وجہ وہ مخلوقات ان کے وسائل تعیش آمادہ وتیار ہیں تگ ودو کی ضرورت نہیں باہر آمادہ وتیار ہیں کھانا ہے سونا ہے اٹھنا ہے اور یہیں مرنا ہے یا کوئی اس کو کھاتا ہے چوتھا ان کے وسائل تعیش زیادہ نہیں لباس نہیں چاہیے گھر نہیں چاہیے پانچواں کوئی کسی اور کیلئے ذمہ داری نہیں چھٹا ان سے کسی قسم کی سوال پرسی نہیں ہے جبکہ تخلیق انسان کسی غرض وغایت کیلئے ہے انسانوں کو کسی اور عالم کیلئے خلق کیا ہے وہاں ان سے سوال

استفسار ہوگا اس کو وہاں ہمیشہ رہنا ہے یہاں انسان وسائل زندگی از خود تیار کرتے ہیں یہاں انسانوں کی زندگی کیلئے تین چیزیں انتہائی ناگزیر ہیں ا۔ کھانے پینے کا خود بندوبست کرنا ہے ۲۔رہائش بنانی ہے ۳۔لباس بنانا ہے اس کے علاوہ اللہ کی طرف سے عائد فرائض ذمہ داریاں انجام دینی ہیں اگر کوتاہی کریں گے تو اگلے عالم میں دردناک عذاب اور سزائیں بھگتنا ہونگیں۔دیگر مخلوقات کو اللہ سبحانہ نے غریزہ عنایت کیا ہے وہ اس غریزہ کے تحت زندگی گزارتے ہیں جہاں اس کیلئے ضرر و نقصان ہو وہ وہاں رک جاتے ہیں کسی بھی صورت میں نقصان میں نہیں کودتے ہیں غریزہ ایک قسم کا خصلت جبری ہے گدھا کبھی دریا میں نہیں کودتا ہے بلندیوں سے چھلانگ نہیں مارتا ہے جبکہ بہت سے انسان تیرتے ہوئے مرتے ہیں لیکن انسان کو اللہ نے غریزہ پر نہیں چھوڑا ہے اللہ نے انسان کو عقل دی ہے عقل جو ہے اس کو تنہا ہدایت نہیں کرتی بلکہ عقل انسان کو کبھی ظلالت و گمراہی بدبختی میں بھی لے جاتی ہے لیکن بہت سے انسانوں کا غریزہ عقل پر غالب آتا ہے تو انسان کو اللہ نے عقل دی ہے کہ وہ خیر و شر کی تمیز کرے خیر و شر کی تمیز حیات دنیا کے حوالے سے ہو تو وہ ہمیشہ یا اکثر و بیشتر برائی میں کودے گا عقل والے زیادہ تر وقتی فائدے کو دیکھتے ہیں دیرینہ یا کسی اور عالم کیلئے نہیں دیکھتے ہیں اللہ نے انسان کو عقل دی ہے عقل کے ساتھ اللہ نے وحی نازل کی ہے اور انبیاء بھیجے

ہیں کہ اس راستہ پر چلو اور اس راستے پر نہ چلو انسان کو اللہ نے مخاطب بنایا ہے اس سے کلام کیا ہے برائی اور اچھائی دونوں کو واضح انداز میں بتایا ہے جیسا کہ آیت میں آیا ہے ﴿وَ هَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْن﴾ ہم نے انسان کو برائی اچھائی دونوں دکھائی ہیں اگر انسان کی عقل تابع وحی ہوتی تو وہ ہدایت پاتا ہے اگر وہ وحی سے نہیں مستقل عقل چلائے گا تو وہ گمراہی کی طرف جائے گا پھر زنا کہیں چور کہیں ڈاکہ، مار پیٹ سرقت کہیں تمام کی تمام برائی کیلئے عقل کہتی ہے کہ اس طرح کرو اس طرح کرو وقتی فائدے کیلئے کرتا ہے لیکن وحی نے کہا ہے کہ وقتی کو مت دیکھیں آپ نے ابدی زندگی گزارنی ہے تو انسان اور دیگر مخلوقات کی تمیز میں یہ کہ انسان کی عقل قاصر ہے لہٰذا انسان کی عقل قاصر ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ جس نے میلاد مسیحی سے پہلے ذرہ کشف کیا فلاسفہ آئے سقراط، بقراط، افلاطون اور ارسطو سب شرک پر دنیا سے گزرے ہیں اور عصر حاضر کے فیلسوف اور اس کے منشی عارف بھی گمراہ ہو گئے۔

عقل کے علم کو فلسفہ کہتے ہیں جتنے فلسفہ پڑھنے والے ہیں وہ سب گمراہ ہیں تو بہر حال دیگر مخلوق اور انسان میں فرق صرف وحی کا ہے انسان کو یہاں کے فائدے کو نہیں دیکھنا فائدہ آخرت کو دیکھنا ہے اب آتے ہیں ایک تحلیل کرتے ہیں وہ تحلیل یہ ہے

۱۔ ایک کائنات ہے جو انسانوں کی نظر میں آتی ہے آسمان زمین ہے پہاڑ، اشجار درخت، پرند و چرند، برو بحر یہ سب اللہ کے خزانے ہیں کسی کی ملکیت میں نہیں ہیں ہر انسان جتنا اٹھا سکتے ہیں اتنے ہی کا وہ مالک ہے ﴿وَ أَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسانِ إِلَّا ما سَعى﴾ نجم:۳۹

۲۔ دیگر خود جیسے انسان ہیں

۳۔ مالک کائنات ہے تو یہاں انسان کا ایک رشتہ کائنات نیچر سے ہے طبیعت سے ہے دوسرا رشتہ خالق کائنات سے ہے کیونکہ آسمان ستارے سورج چاند سب اس کی ملکیت میں ہیں یہ سب انسان کیلئے کردار رکھتے ہیں اس کے دنیوی زندگی گزر اوقات اس طبیعت سے اٹھانا ہے طبیعت کو استعمال کرنا اس سے لینا ہے لیکن انسان تن تنہا طبیعت سے اپنی تمام ضروریات حاصل نہیں کرسکتا ہے اس کو کھانا چاہیے اس کو لباس چاہیے اس کو گھر چاہیے لہٰذا حالت مجبوری میں وہ دیگر انسانوں کا نیازمند ہے اس کو اجتماعی کہتے ہیں انسان انفرادی طور پر زندگی نہیں گزار سکتا ہے اجتماعی زندگی اس کی مجبوری ہے لہٰذا جب تک طبیعت کی طرف تگ و دو نہیں کریں گے اس کو کچھ نہیں ملے گا جب تک دیگر انسانوں کے ساتھ نیک سلوک نہیں کریں گے اس کی ضرورت پوری نہیں ہوگی وہ بھی ایک چیز کسب کرتے ہیں آپ بھی ایک چیز کسب کرتے ہیں تو لہٰذا انسان کا جتنے تعلقات روابط طبیعت سے ہونگے

اتنا اسے فائدہ ہوگا اس کو اس زیادہ ملتا ہے جتنا انسانوں سے تعلقات بہتر ہونگے اتنا فائدہ ہوگا جتنا زیادہ فائدہ ہوگا اتنا زیادہ انسانوں کو خدمت میں لے سکتا ہے اب آتے ہیں دیگر مخلوق اور انسان کے درمیان۔ اس کائنات میں انسان تنہا خود کما کر خود کھاتا نہیں ہے اس کو زوجہ کی ضرورت ہے اس کو پالنا ہے اس کو اولاد کی ضرورت ہے اولاد کو پالنا ہے لہٰذا تنہا کمائی نہیں کر سکتا بلکہ تین چار ہیں تو اس طرح سے معاشرے میں رہتا ہے اب دیکھتے ہیں کہ یہ جو طبیعت ہے اس کی ملکیت ہے یا وہ مزارع جیسا ہے طبیعت اس کی ملکیت نہیں ہے آپ زمین پر لات ماریں آپ زمین کے مالک نہیں ہیں زمین کس کی ہے؟ اللہ کی ہے زمین کو پانی چاہیے دنیا سائنس والے ٹیکنالوجی والے ترقی والے انسانوں پر یا پسماندہ علاقوں پر افتخار کرتے ہیں کہ ہم نے پائپ لائن کا بندوبست کیا ہے دور دراز جگہوں سے پانی کھینچ کر لاتے ہیں لیکن ان سے کہیں کہ دور دراز سے جو پانی کھینچ کر لاتے ہیں وہاں پانی کہاں سے آیا ہے پانی آسمان سے آتا ہے آسمان پر پانی کو کون لے گیا ہے؟ پانی تو سمندر میں ہوتا ہے زمین میں ہوتا ہے تو علم پانی کو اوپر نہیں لے گیا ہے پانی کو اوپر لے جانے والا اللہ ہے لہٰذا پانی اللہ کا ہے ﴿أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۞ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ﴾ الواقعہ: ٦٨ زمین بھی اللہ کی ہے لہٰذا انسان یہاں کاشتکار ہے کسی چیز کا مالک نہیں

ہے جب کاشتکار ہے تو ایک حصہ اللہ کا ہے ایک حصہ تمہارا ہے لہٰذا قرآن میں آیا ہے﴿وَ الَّذِینَ فِی أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ۝ لِلسَّائِلِ وَ الْمَحْرُومِ﴾المعارج:۲۴،۲۵ انسان کو سمجھنا ہے کہ ہمارے پاس جو جمع مال ہے وہ خالص میرا نہیں ہے بلکہ اس میں دیگر شراکت دار ہیں

۱۔الفت ومحبت جیسے زوجات اولا دعزیزوا قارب اقوام وطوائف۔

۲۔اس کے برعکس عداوت ودشمنی کراہت نہ چاہنے والے مخالف۔

۳۔کاروباری ملازمت شراکت دین مخالف کے بارے میں واضح و روشن ھدایات آئی ہیں اجتماعی تعلقات نا ہموار نا زیبا نا گفتہ بہ حالات کا سامنا ہونے کی وجہ قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا نہ ہونے سے ہوتا ہے

احکام قتل قصاص قرآنیہ

﴿یا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصاصُ فِی الْقَتْلَی الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْأُنْثی بِالْأُنْثی فَمَنْ عُفِیَ لَهُ مِنْ أَخیهِ شَیْءٌ فَاتِّباعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ أَداءٌ إِلَیْهِ بِإِحْسانٍ ذلِکَ تَخْفیفٌ مِنْ رَبِّکُمْ وَ رَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدی بَعْدَ ذلِکَ فَلَهُ عَذابٌ أَلیمٌ﴾بقرہ:۱۷۸،﴿وَ لَکُمْ فِی الْقِصاصِ حَیاةٌ یا أُولِی الْأَلْبابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ﴾۱۷۹﴿وَ لا تَقْتُلُوا أَنْفُسَکُمْ﴾نساء:۲۹،﴿وَ مَنْ

يَـفْـعَلْ ذٰلِکَ عُدْوانًا وَ ظُلْماً فَسَوْفَ نُصْلِيهِ ناراً ﴿۳۰﴾، ﴿وَ مَنْ يَـقْتُـلْ مُـؤْمِـنـاً مُتَـعَمِّداً فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خالِداً فيها وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ عَذاباً عَظيماً ﴿۹۳﴾ ﴿أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَـفْـسٍ أَوْ فَسـادٍ فِـی الْأَرْضِ فَـكَـأَنَّـمـا قَتَلَ النَّاسَ جَميعاً وَ مَنْ أَحْيـاها فَكَأَنَّما أَحْيَا النَّاسَ جَميعاً ﴾ مائدہ: ۳۲ ﴿قَدْ خَسِرَ الَّذينَ قَتَـلُوا أَوْلادَهُمْ سَفَهاً بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴾ انعام: ۱۴۰، ﴿وَ لا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُـمْ مِـنْ إِمْـلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ إِيَّاهُمْ وَ لا تَقْرَبُوا الْفَواحِشَ ما ظَهَـرَ مِـنْهـا وَ مـا بَـطَـنَ وَ لا تَـقْتُـلُـوا النَّفْـسَ الَّتی حَرَّمَ اللّٰهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ﴿۱۵۱﴾ ﴿وَ لا تَـقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ إِيّـاكُـمْ إِنَّ قَتْـلَهُـمْ كـانَ خِطْأً كَبيراً ﴾ اسراء: ۳۱، ﴿وَ لا تَـقْتُلُوا الـنَّـفْـسَ الَّتـی حَرَّمَ اللّٰهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنا لِوَلِيِّهِ سُلْطاناً فَلا يُسْرِفْ فِی الْقَتْلِ إِنَّهُ كانَ مَنْصُوراً ﴿۳۳﴾

حد محارب: اللہ، دین اللہ سے جنگ لڑنے والوں کے احکام

﴿إِنَّـمـا جَزاءُ الَّذينَ يُحارِبُونَ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَسْعَوْنَ فِی الْأَرْضِ فَسـاداً أَنْ يُـقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْديهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ مِـنْ خِـلافٍ أَوْ يُـنْـفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْيا وَ لَهُـمْ فِی الْآخِرَةِ عَذابٌ عَظيمٌ ﴾ مائدہ: ۳۳، ﴿إِلاَّ الَّـذينَ تابُوا مِنْ

قَبۡلِ أَنۡ تَقۡدِرُوا عَلَيۡهِمۡ فَاعۡلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾۳۴
﴿وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقۡطَعُوا أَيۡدِيَهُما جَزاءً بِما كَسَبا نَكالاً
مِنَ اللَّهِ﴾ مائدہ:۳۸

اقتصاد

احکامات قرآنیہ میں سے ایک اقتصاد ہے

یہ ایک مصطلح جدید عالمی ہے کلمہ اقتصاد قرآن کریم میں نہیں آیا ہے لیکن اس کا مادہ اسم فاعل میں دو تین جگہ پر آیا ہے اقتصاد مستعمل جدید میں نظام در آمدات اور نظام صرف میں توازن کو کہتے ہیں دو رکن پر قائم ہیں درآمدات ذرائع آمدنی اور مصارف ومخارج آمدنیات۔

۲۔ اقتصاد قرآن کریم میں صرفِ مال میں میانہ روی نہ ہاتھ کھلا رکھیں نہ بند رکھیں ﴿**وَ لا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُولَةً إِلى عُنُقِكَ وَ لا تَبۡسُطۡها**﴾ قرآن کریم میں جمع اور خرچ میں افراط وتفریط کی سخت مذمت آئی ہے ﴿ مِنۡهُمۡ أُمَّةٌ مُقۡتَصِدَةٌ ﴾ مائدہ : ۶۶ ﴿فَمِنۡهُمۡ مُقۡتَصِدٌ﴾ لقمان ۳۲﴿ وَ مِنۡهُمۡ مُقۡتَصِدٌ﴾ فاطر: ۳۲ ﴿﴾ نمل: ۶۲ ﴿﴾ ص: ۲۶ میانہ روی سے زیادہ خرچ کو اسراف ترف کہا ہے کبھی بطر کہا کبھی تبذیر کہا ہے

اقتصاد مادہ قصد سے باب افتعال کا مصدر ہے مصطلح معاصرین اقتصاد دانوں نے اقتصاد کی دو قسمیں بتائی ہیں اقتصاد علمی دنیا میں اقتصاد کی صورت حال کیا ہے دوسرا اقتصاد مذہبی یعنی اقتصادی نظام کیسا ہونا چاہئے باحثین اقتصاد دانوں کا کہنا ہے عصر معاصر میں دنیا میں دو نظام چل رہے ہیں نظام سرمایہ داری دوسرا نظام اشتراکی یہ دونوں انسان کش استحصال کن ثابت ہوئے ہیں دونوں نے دنیائے بشریت کو قعر اسفل سافلین پونہچایا ہے لہذا دنیا میں انسان قساوت شقاوت کی زندگی گزار رہے ہیں دونوں نظام ضد بشریت ضد انسانیت دونوں نے ان کے زیر مستعمرات کی دولت کو مزائیلوں میں صرف کروایا ہے تیسرا نظام اسلام ہے اسلام قرآن میں ہے قرآن کریم کو مذاہب نے شریعت وضعی سے بے دخل کیا ہے قیاد تبشر یت سے روک دیا ہے۔تاریخ مسلمین میں تین شریعت چل رہی ہیں پہلی شریعت قرآنیہ تھی جو کہ دشمنان منافقین باطنیہ ضد اسلامی کی کاوشوں سے اس کو روک دیا گیا ہے اس کی جگہ شریعت فقہ رکھی ہے فقہ کے معنی لغت میں کسی موضوع کو عمق و گہرائی میں سمجھنے کو کہتے ہیں فقہ السیر ۃ فقہ تاریخ اور اصطلاح میں صدور احکام از ادلۃ ظنیہ اجماع قیاس روایت غیر مربوط اجنبی ہیں بنیان گزران فقہ،آئمہ فقہ،علماء مصادر سب کے سب مجہول و مشکوک ہیں۔

اس وقت مسلمانوں کے پاس تین شریعتیں ہیں ۱۵۰ھ سے اس وقت

تک شریعت فقہ ہے یہ شریعت خود اپنی جگہ چار شریعتوں میں یا چندین شریعتوں میں بٹ گئی ہے شریعت حنفی نعمان بن ثابت کنیت ابوحنیفہ ۱۵۰ھ ہے وہ ان کے خیالات وتصورات حدسات عقلیات پر مبنی ہے ان کی شریعت کا مصادر و ماخذ ان کی اپنی ذات ہے دوسری شریعت فقہ مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ شاگرد بدنام زمانہ عبدالرحمٰن ھرمز ہے یہ ان کے علاوہ کسی سے نہیں پڑھے ہیں تیسری شریعت فقہ محمد بن ادریس متوفی ۲۰۴ھ شافعی غالی ہے ان کی شریعت کے مصادر میں قال اللہ قال رسول اللہ نہیں ہیں انسان ان کے بندے نہیں ہیں نہ وہ مالک ورازق ہیں چوتھی شریعت جعفر صادق بن محمد باقر ہے یہ ان پر افتراء ہے آپ سے منقول فقہ پہلے تینوں کی طرح استناد باللہ یا رسول اللہ نہیں ہے تنہا قال جعفر صادق امام جعفر صادق کی حیات طیبہ پر لکھی کتابوں میں آپ کے حلقہ درس کا ذکر نہیں ملتا ہے ان کے پاس کوئی حلقہ درس نہیں تھا آپ مدینہ سے باہر نہیں نکلے تھے عراق نہیں گئے تھے جن شاگردوں کے نام لیتے ہیں وہ کوفہ میں ضد اسلام سرگرم تھے اسلام مخالف گروہوں سے وابستہ تھے شریعت فقہ کے بعد شریعت احادیث کی طرف آتے ہیں۔

شریعت شریعت حدیث ہے یعنی مانسب الی الرسول اللہ۔ شیعہ اور سنی دونوں نے ضخیم کتاب لکھی ہیں اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ نبی کریم نے خلط

قرآن کے خوف سے اپنے کلمات ملفوظات تدوین کرنے سے منع کیا تھا اس لئے کسی کی جرات نہیں ہوئی کہ حدیث لکھیں۔اسلام مخالف روم فارس عراق کے منافقین نے مراکز اسلامی مکہ مدینہ سے دور خراسان مرکز فارس کی حکومت کھونے والوں کی سرپرستی میں پہلی کتاب صحیح بخاری تالیف محمد بن اسماعیل بخارا متوفی ۲۶۵ھ نے لکھی وہ مجہول تھے ان کے خاندان استاد کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے نہ کسی مشہور و معروف عالم کے توثیق کرنے کی بات آئی کتاب کو مقبول بنانے کے لئے کہ وہ ہر حدیث لکھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے اس کے بعد صحیح مسلم ترمذی ابن ماجہ ابی داؤد لکھی ان کو مقبول بنانے کیلئے تالی تلو قرآن اصح کتاب بعد کتاب اللہ لکھی اس کے بعد چوتھی صدی میں محمد بن یعقوب نے اصول کافی لکھی امام نامعلوم کی طرف سے کافی کافی لشیعتنا لکھی اس کتاب میں سولہ ہزار احادیث جمع کیں تھیں بعد میں علامہ مجلسی نے مرأۃ العقول فی شرح الکافی لکھ کر نو ہزار احادیث کو ضعیف گردانا ہے۔ان کے بعد جب ایران عراق آل بویہ کی حکومت قائم ہوئی یہ لوگ بھی غلات مردود تھے ضد اسلام تھے غدیر و عاشورا اسلام کے خلاف مشتقیں تھی ان کے شیخ صدوق نے کتاب من لایحضرہ فقیہ لکھی اس میں پانچ ہزار جمع کیں تھیں آپ نے ڈھائی ہزار احادیث اسناد کے حذف کیں تھیں اس کے بعد شیخ طوسی کتب اربعہ کی تیسری اور چوتھی کتاب لکھی

آغائے حاجیان جوزحیم حوزہ محقق علم الرجالآغائے خوئی کے شاگرد ہیں ان نے کہا ہے شیخ صدوق اورطوسی کی دونوں کتابوں میں ان نے جن راویوں سے روایات نقل کیں ہیں وہ راوی صحیح ہیں لیکن ان راویوں نے جن سے آگے نقل کیں وہ مشکوک غیرموثق ہیں شیخ طوسی بغدادمحل کرخ میں ہوتے تھے وہاں فرقہ علبائیہ ہوتے تھے ان کا کہنا تھا کہ اللہ نے جبرائیل کونبوت علی کو دینے کا کہا تھا علی اورمحمد دونوں مثل دوکواایک شکل جیسے تھے ان کواشتباہ ہوا علی کی جگہ محمد کونبوت دی یہاں سے انہوں نے جبرائیل سے عداوت شروع کی۔اس فرقے کوفرق نویسوں نے غرابیہ کہا ہے۔تاریخ احادیث شکوک و شبہات سے پر ہے نبی کریم نے اپنے کلمات لکھنے سے منع فرمایا تھا اصحاب ائمہ سے صادر احادیث حجت نہیں ہے ائمہ مدینے میں قیام کرتے تھے ان سے احادیث نقل کرنے والے کوفہ بصرہ میں ہوتے تھے اس کے علاوہ ان کے چیدہ افراد پہلے منحرف اسلام ، اسلام کے خلاف عزائم رکھنے والے معتزلہ سے تعلق رکھتے تھے عقائد فاسدہ رکھتے تھے امام صادق امام باقر سے منسوب احادیث انہوں نے مرسلات چھوڑی ہیں حوالہ نہیں دیا ہے حجت صرف سنت عملی رسول اللہ تک محدود ہے یہ لوگ مشکوک ومطعون بھی تھے احادیث کے جامعین کلی طور پرکسی شخصیت علمی کے نگرانی میں نہیں لکھی ہے جمع احادیث تیسری صدی میں مراکز اسلامی سے دورافراد مجھول ہوتے تھے یہ

ان سے نقل ہوئی ہے اس کے علاوہ اور مولفین کیلئے قصے کہانیاں بنائی ہیں جیسے تالی تلوقرآن ۔ جب سے بولاق مصر میں لگائی اضافہ اسقاط دونوں آزاد تھے حدیث کی ضمانت اللہ نے نہیں لی ہے اس کی دلیل جامعان احادیث میں صحیح حدیث کی نسبت جھوٹی احادیث کی بنسبت تناسب کا اندازہ فاقد ہے جیسا کہ صاحب بخاری صاحب مسند احمد نے خود لکھا ہے انھوں نے یہ احادیث کتنے لاکھوں سے چھانٹی کی ہے۔

۴۔احادیث جن لوگوں سے جمع کی ہیں

اقتصاد عام سادہ محاورے میں میانہ روی ہے یعنی درآمد و برآمد میں توازن کو کہتے ہیں اس کو مصطلح قدیم میں نظام مالی اسلام کہتے ہیں ۔اب آتے ہیں اقتصاد کو بنیاد سے اٹھاتے ہیں یہاں تین حقائق پائے جاتے ہیں ایک انسان ہے دوسری کائنات ہے۔

ا۔جس میں آسمان زمین کہکشاں سمندر اوقیانوس ہیں نباتات ہیں حیوانات ذی روح ہیں بقول مناطق حیوان جنس ہے اس کی لاتعداد انواع ہیں ان میں سے بعض انواع کے جینے کے وسائل باہر آمادہ تیار ہیں انہیں کھانا لباس اور مسکن بنانے کی ضرورت نہیں ہے ہر ایک کیلئے غذا آمادہ و تیار ہے کھانا کھاتا ہے پھر آرام کرتا ہے سوتا ہے پھر اٹھتا ہے کسی کا لقمہ بنتا ہے یا اپنی موت مرتا ہے۔

۲۔ انسان ہے اس کو جینے کیلئے مکان چاہیے کھانے کیلئے ارزاق چاہیے لباس چاہیے انس کیلئے شریک حیات چاہیے یادگاری کیلئے اولاد چاہیے اس کے لوازم حیات کی بھی مردوں کی ذمہ داری ہے پھر ان دونوں سے اور انسان پیدا ہونگے ان کی لوازم حیات بھی اس کے ذمہ ہے یہ سب کہاں اور کیسے حاصل کریں گے۔ وہ چیز جس کے تکون میں جدوجہد و زحمت مشقت بشری ہو۔ کوئی بذات خود مال نہیں بنتا ہے جس میں انسانی جدوجہد بشری نہ ہو مال نہیں کہتے ہیں لہٰذا زمین بارش ہوا پانی مال نہیں ہے ان کے بغیر مال نہیں بنتا ہے لہٰذا انسان جو کماتا ہے اس میں اللہ کا حصہ زیادہ اور بندے کا حصہ کم ہوتا ہے زمین خالص ملکِ اللہ ہے دریا سمندر ملکِ اللہ ہیں نیز اللہ کا حصہ زیادہ ہوتا ہے زمین پانی ہوا میں انسانوں کا کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے لہٰذا حاصل مال اللہ کا حصہ زیادہ ہے لہٰذا سورہ حدید میں آیا ہے ﴿وَ مـا لَـكُـمْ أَلَّا تُـنْـفِـقُوا فى سَبيلِ اللَّهِ وَ لِلَّهِ ميراثُ السَّماواتِ وَ الْأَرْض﴾ دوسری آیت میں ﴿أَنْـفِـقُـوا مِـمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفينَ﴾ حدید: ۷ اور اس میں انسان محتاج مند برابر کے شریک ہیں جیسا کہ معارج اور زاریات کی آیات میں آیا ہے۔ ﴿وَ الَّـذينَ فى أَمْوالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴾ ﴿لِـلسَّـائِـلِ وَ الْمَحْرُومِ﴾ معارج ۲۴،۲۵ تمھاری اموال میں نادار سوال کنندہ یا محروم انسانوں کا حقوق ہے چونکہ اصل زمین انسان کی نہیں ہے

زمین اللہ نے بچھائی ہے اس کے علاوہ کاشتکار جب بیج بوتا ہے بیج سے فصل اگنے کے لئے آکسیجن یعنی مقدار معلوم حرارت چاہئے وہ اللہ دیتا ہے اس کو پانی اللہ دیتا ہے پانی اللہ کا ہے چنانچہ اللہ سورہ واقعہ میں فرماتا ہے زمین اللہ نے بچھائی ہے ﴿وَ الْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴾ زمین ہم نے بچھایا ہے ذاریات: ۴۸ یہ جو پانی تم پیتے ہو ﴿أَ فَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴾ ﴿أَ أَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴾ واقعہ ۶۸، ۶۹ پانی اللہ کا ہے انسان اس پر کاشت کاری کرتا ہے لہٰذا حاصل فوائد اللہ اور بندے کے درمیان شراکت ہے لہٰذا اللہ سبحانہ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ بندہ اللہ کی عبد ہونے کے ناطے سے اس کے ارزاق بھی اللہ دیتا ہے اس لئے ناداروں کے لئے حصہ رکھا ہے۔ دوسرا جہاں دونوں قرآن و محمد سے متعلقات نام مٹانے پر تلے ہیں۔ یہ تجزیہ جذباتی نہیں بلکہ تاریخی ہے۔ صفحات تاریخ ان سے سیاہ ہیں، دیکھیں گے یہ قرآن سے عناد کس حد تک رکھتے ہیں۔

۱۔ قرآن ناقص ہے۔ ۲۔ قرآن میں تحریف ہوئی۔

۳۔ قرآن کی قرائت مختلف ہیں۔

۴۔ قرآن میں بہت کچھ حذف ہوا ہے۔

۵۔ قرآن کی بعض آیات حدیث سے منسوخ ہوئی ہیں۔

۶۔قرآن ظنی الدلالۃ ہے،قرآن کا بغیر حدیث معنی کرنا غلط ہے۔

۷۔اصل قرآن امام مہدی کے پاس ہے۔

۸۔امام مہدی جب آئیں گے تو نئی کتاب لائیں گے۔

۹۔قرآن حدیث کا محتاج ہے حدیث قرآن کی محتاج نہیں ہے۔

۱۰۔ابو بکر و عمر کو قرآن نہیں آتا تھا۔

۱۱۔قرآن سے زیادہ جامع علوم اولین و آخرین مصحف فاطمہ، کتاب امام علی ہے۔تیسری شریعت قرآن ہے جو کہ ثالوث ادیان کے گماشتوں نے فقہ اسلامی ادلۃ ظنیہ استناد احکام فقہی قابض ہونے کے بعد ان نمک خواران کی اہانت و جسارت پر مبنی دفعات لگانے کے بعد متوقف ہوئی۔

حضرت خاتم النبیین ولوافضل از انبیاء گذشتہ سدرۃ المنتہی تک پہنچے لیکن بندگی سے نہیں نکل سکتے ہیں بندہ بندے پر از حکم صادر نہیں کر سکتا ہے حق حکومت صرف مالک رزاق اس کے قبضہ قدرت سلطنت سے فرار ممکن نہیں وہ حکم دے سکتا ہے محمدؐ اللہ کے رسول بشیر و نذیر ہیں مشرع نہیں ہیں چنانچہ بعض نے رسول اللہ سے استفتاء احکام شرعیہ کیا تو اللہ نے حضرت محمد سے خطاب میں فرمایا لوگ آپ سے حکم شرعی پوچھتے ہیں آپ فرمائیں

﴿وَ يَسۡتَفۡتُونَکَ فِی النساءِ قُلِ اللَّهُ يُفۡتِيكُمۡ﴾نساء:۱۲۷

﴿يَسۡتَفۡتُونَکَ قُلِ اللَّهُ يُفۡتِيكُمۡ فِی الۡكَلَالَةِ﴾نساء:۱۷۶

بنیان گزران فقہ، آئمہ فقہ، علماء مصادر سب کے سب مجہول و مشکوک ہیں عمل کرے نہ کرے حتیٰ سورہ فاتحہ اور آیت کی جگہ اس کا ترجمہ بھی جائز قرار دیا تھا پانچویں فقہ جعفری کہتے ہیں جعفر کے نام سے پانچ فرقے ہیں یہ جعفر مجہول ہے لیکن اس کا نام لینے والوں کا کہنا ہے جعفر سے ہماری مراد جعفر ابن محمد صادق ہیں لیکن یہ پاک طینت تھے یہ ان پر افتراء ہے کیونکہ جو جعفر صادق خود مدینہ میں ہوتے تھے ان سے نقل کرنے والے کوفہ بصرے میں ہوتے تھے چیدہ چیدہ افراد معتزلہ سے وابستہ تھے جعفر صادق کے پاس نہ کوئی حلقہ درس تھے نہ کوئی مکتوبات چھوڑے ہیں لہٰذا فقہ جعفری چندیں حوالے سے معجون از مجھولات ہیں جعفر صادق کے علمی مصادر و ماخذ کسی تاریخ میں نہیں آئے ہیں ان سے منقول کلام کسی سے استناد نہیں ہے جو کچھ ان سے منسوب اقوال حکایات مرسلات بے سند ہیں۔

۲۔ جعفر صادق کوئی حکم میں مداخلت نہیں کرتے تھے حکومت وقت کا جعفر صادق سے عدم تعرض اس بات کی دلیل ہے جعفر صادق کوئی احکامات صادر نہیں کرتے تھے منصور دوانقی نے ابو حنیفہ کو دربار میں بلایا اور ان کو منصب قضاوت کی پیشکش کی تو اس نے انکار کیا لہٰذا وہ زندان میں گیا اور زندان ہی میں دنیا سے گزرے۔ ان تمام نکات کو مدنظر رکھنے کے بعد ایران میں انقلاب اسلامی کے بعد اسلام کے نام سے حکومت قائم کرنے کے

بعد ملک کا آئین فقہ جعفری رکھا ایک ملک عالمی سطح پر اسلام سے منسوب ہو وہ اپنی مجلس تصویب جواز متعہ خلاف قرآن کرنا لمحہ فکر یہ ہے ہمارے اپنے ملک میں فقہ جعفری والے اسلام کو مسترد کر کے الحاد کی بنیادوں کو مزید مستحکم کیا ہمیں فقہ جعفری ہضم نہیں ہوتے تھے لیکن علامہ مرحوم عارف حسینی کے چہرے پر دین وایمان دیکھ کر ان سے تعاون کیا لیکن شاخہ باطنیہ نے ان کو اغواء بلا تاوان کر کے خلاف قرآن کریم عورت کی سرپرستی کا فتوی دلوایا۔

۳۔ فقہ یعنی اجتہاد ہے چنانچہ عبدالحسین شرف الدین لبنانی ۱۳۷۳ھ، مرتضیٰ عسکری ۱۳۸۶ھ، محمد تقی حکیم، باقر الصدر ۱۴۰۰ھ وغیرہ نے لکھا ہے ہم اجتہاد کو نہیں مانتے بہت سے مضامین کتب وجود میں آئی ہیں یہاں سے ان کے اجتہاد کب کس تاریخ کو وجود میں آئے اس کا مؤسس کون ہے مجہول ہے فرق نہیں پڑتا ہے معلوم ہو مجہول ہو جب شخصی آراء خروج از قرآن ہے آپ جعفر صادق سے نسبت دے دیں امیر المؤمنین سے نسبت دے وہ شریعت باطل ہے شریعت صرف قرآن ہے

احکام مالی قرآن کریم میں

قرآن کریم میں ایمان باالوھیت وربوبیت معبودیت کے بعد احکام و فرائض آتے ہیں تعمیل حکم آتا ہے انسان جب پیدا ہوتا ہے وہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہوتا ہے اللہ سبحانہ کی طرف سے اوامر ونواہی متوجہ ہوتا ہے احکام الہی

جوانسان پر اللہ نے لاگو کیئے ہیں اگر ان پر عمل پیرا نہ ہوا جائے تو دنیا و آخرت دونوں سعادت سے محروم رہے گا احکام صادر از اللہ ایک سلسلہ عبادات اور بندگی حق سبحانہ تعالیٰ ہے دوسرا ہر ایک انسان کی اس دنیا میں زندگی دوسرے انسانوں کے تعلقات میں متوقف ہے ہر ایک کو اپنی حدود میں رہنا ہے تعدی تجاوز نہ کریں یہاں ایک انسان کا دوسرے انسان کی حدود تعین کرتے ہیں سب سے پہلے انسانوں کی ایک تقسیم بندی ضروری ہے ایک گروہ وہ ہے ان کے درمیان کوئی حد ہے جیسے زوجہ محدود نہیں ہے والدین بہن بھائی اولاد ہے نظام مالی پہلے مرحلے میں دو عنصر سے مرکب ہے ایک درآمدات دوسرا مصارف۔ دنیا بشریت کو لاحق خطرات میں سے ایک خطرات بدبختی زبوں حالی ابتری بدبختی تعیش زندگی ہے قرآن کریم میں اس کے لئے چندین قسم کے تعیش کا ذکر کیا ہے اسراف اتراف تبذیر تبطیر ہے۔

حکام اقتصادیہ میں حرام مأکولات

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ تعالیٰ خالق و مالک عالم نفع وضرر مخلوق مکلّف شریعت نے بعض اشیاء میں تصرف و استفادہ کرنے سے روکا ہے ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَ ما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيحَةُ وَ ما أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا ما ذَكَّيْتُمْ وَ ما ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ أَنْ تَسْتَقْسِمُوا

بِالْأَزْلامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلامَ دِيناً فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ .مائده.۳ ﴾ ﴿وَ لا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَفِسْقٌ وَ إِنَّ الشَّياطِينَ لَيُوحُونَ إِلى أَوْلِيائِهِمْ لِيُجادِلُوكُمْ وَ إِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ.انعام. ۱۲۱ ﴾ ﴿كُلُّ الطَّعامِ كانَ حِلاًّ لِبَنِي إِسْرائِيلَ إِلاَّ ما حَرَّمَ إِسْرائِيلُ عَلى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْراةُ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْراةِ فَاتْلُوها إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ. العمران:۹۳ ﴾ ﴿قُلْ لا أَجِدُ فِي ما أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلى طاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ باغٍ وَ لا عادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ .انعام. ۱۴۵ ﴾

احکام قرآنیہ میں مأکولات مشروبات محرمات

﴿زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَياةُ الدُّنْيا وَ يَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ الَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ اللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ ﴾ .بقره. ۲۱۲ ﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَقْرَبُوا

الصَّلاةَ وَ أَنْتُمْ سُكارى حَتَّى تَعْلَمُوا ما تَقُولُونَ وَ لا جُنُباً إِلَّا عابِرى سَبيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا وَ إِنْ كُنْتُمْ مَرْضى أَوْ عَلى سَفَرٍ أَوْ جاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغائِطِ أَوْ لامَسْتُمُ النِّساءَ فَلَمْ تَجِدُوا ماءً فَتَيَمَّمُوا صَعيداً طَيِّباً فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَ أَيْديكُمْ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَفُوًّا غَفُورا. نساء. ۴۳﴾

محرمات اکل

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزيرِ وَ ما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطيحَةُ وَ ما أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا ما ذَكَّيْتُمْ وَ ما ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ أَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلامِ ذلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذينَ كَفَرُوا مِنْ دينِكُمْ فَلا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتى وَ رَضيتُ لَكُمُ الْإِسْلامَ ديناً فَمَنِ اضْطُرَّ فى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحيمٌ. مائده. ۳﴾ ﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْأَنْصابُ وَ الْأَزْلامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. مائده. ۹۰﴾ ﴿إِنَّما يُريدُ الشَّيْطانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَداوَةَ وَ الْبَغْضاءَ فِى الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ

اللَّهِ وَ عَنِ الصَّلاةِ فَهَلُ أَنْتُمُ مُنتَهُونَ. مائدہ. ۹۱ ﴾

حرمت مردہ

مشرکین مردہ حیوانات کو کھاتے تھے اللہ نے مردہ حیوان کو حرام قرار دیا تو مشرکین نے اعتراض کیا کہ اپنے ذبح کردہ کو تو کھاتے ہو اللہ کے ذبح کردہ کو نہیں کھاتے ہو اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا ہے کہ ہم نے حلال و حرام کو واضح بیان کیا ہے ﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنتُمُ بِآياتِهِ مُؤْمِنينَ ﴾ لہذا تم لوگ صرف اس جانور کا گوشت کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تمہارا ایمان اس آیتوں پر ہے انعام :۱۱۸، ﴿وَ ما لَكُمُ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمُ ما حَرَّمَ عَلَيْكُمُ إِلَّا مَا اضُطُرِرُتُمُ إِلَيْهِ وَ إِنَّ كَثيراً لَيُضِلُّونَ بِأَهُوائِهِمُ بِغَيُرِ عِلُمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعُلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴾ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم وہ نہیں کھاتے ہو جس پر نام خدا لیا گیا ہے جب کہ اس نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے انہیں تفصیل سے بیان کر دیا ہے مگر یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ تو اور بات ہے اور بہت سے لوگ تو اپنی خواہشات کی بنا پر لوگوں کو بغیر جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں. اور تمہارا پروردگار ان زیادتی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے ۱۱۹، ﴿وَ مِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلُ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحامُ الْأُنْثَيَيْنِ أَمْ كُنتُمُ شُهَداءَ إِذُ

وَصّاكُمُ اللَّهُ بِهذا فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرى عَلَى اللَّهِ كَذِباً لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمينَ ﴾اوراونٹ میں سے دواور گائے میں سے دوان سے کہیے کہ خدا نے نروں کوحرام قرار دیا ہے یا مادینوں کو یا ان کو جو مادینوں کے شکم میں ہیں کیا تم لوگ اس وقت حاضر تھے جب خدا ان کوحرام کرنے کی وصیت کرر ہا تھا- پھراس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے تا کہ لوگوں کو بغیر جانے بوجھے گمراہ کرے- یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے ۱۴۴ ﴿قُلْ لا أَجِدُ في ما أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلى طاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنزيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ باغٍ وَ لا عادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحيمٌ ﴾آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی طرف آنے والی وحی میں کسی بھی کھانے والے کے لئے کوئی حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مفِدار ہو یا بہایا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو کہ یہ سب نجس اور گندگی ہے یا وہ نافرمانی ہو جسے غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔اس کے بعد بھی کوئی مجبور ہو جائے اور نہ سرکش ہو نہ حد سے تجاوز کرنے والا تو پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۱۴۵ ﴿إِنَّما حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزيرِ وَ ما أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ﴾اس نے تمہارے اوپر بس مفِدار، خون، سور کا گوشت اور جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے اس کو

حرام قرار دیا ہے بقرہ: ۱۷۳ میں حلال اور حرام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ﴿ ما فَرَّطْنا فِی الْکِتابِ مِنْ شَیْءٍ ﴾ ہم نے کتاب میں کسی شے کے بیان میں کوئی کمی نہیں کی ہے انعام: ۳۸ ﴿ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزیرِ وَ ما أُهِلَّ لِغَیْرِ اللَّهِ بِهِ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوذَةُ وَ الْمُتَرَدِّیَةُ وَ النَّطیحَةُ وَ ما أَکَلَ السَّبُعُ إِلاَّ ما ذَکَّیْتُمْ وَ ما ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَ أَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلامِ ذلِکُمْ فِسْقٌ الْیَوْمَ یَئِسَ الَّذینَ کَفَرُوا مِنْ دینِکُمْ فَلا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ الْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دینَکُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتی ﴾ تمہارے اوپر حرام کر دیا گیا ہے مردار، خون، سور کا گوشت اور جو جانور غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے اور منخنقہ اور موقوذۃ اور متردیہ اور نطیحہ اور جس کو درندہ کھا جائے مگر یہ کہ تم خود ذبح کر لو اور جو نصاب پر ذبح کیا جائے اور جس کی تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کرو کہ یہ سب فسق ہے اور کفار تمہارے دین سے مایوس ہو گئے ہیں لہذا تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے مائدہ: ۳ میں محرمات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں نے اس دین کو مکمل کیا ہے اور محرمات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ ہم نے اس دین کو مکمل و تمام کیا ہے نہ اس میں نقص ہے نہ اس میں زیادتی ہے۔ انعام: ۳۸ ﴿ ما فَرَّطْنا فِی

الْكِتابِ مِنْ شَيْءٍ﴾

احکام قرآنیہ میں سونا چاندی کا کنز

﴿يَوْمَ يُحْمى عَلَيْها فى نارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوى بِها جِباهُهُمْ وَ جُنُوبُهُمْ وَ ظُهُورُهُمْ هذا ما كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا ما كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ﴾ ایمان والونصارٰی کے بہت سے علماءاورراہب لوگوں کے اموال کو ناجائز طریقہ سے کھاجاتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور جولوگ سونے چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں اوراسے راہ اللہ میں خرچ نہیں کرتے پیغمبر آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیں .توبہ. ۳۵ ﴿كَلَّا إِنَّها لَظى﴾ ہرگزنہیں یہ آتش جہنّم ہے معارج۔۱۵ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوى﴾ کھال اتاردینے والی ۱۶ ﴿تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَ تَوَلَّى﴾ ان سب کوآوازدے رہی ہے جومنہ پھیرکر جانے والے تھے ۱۷

احکام مالی قرآن کریم میں

مال انسان کا محبوب بھی ہے دشمن بھی۔ مال انسان کوقہر وعذاب الٰہی سے نجات نہیں دیتاہے جیسا کہ سورہ مسدمیں آیاہے﴿ما أَغْنى عَنْهُ مالُهُ وَ ما كَسَبَ﴾کبھی انسان کا بنایاہواذخیرہ ان کے مبغوض ناپسندافراد کے عیش ونوش کا ذریعہ بنتاہے وہ خودحب مال کی سزاجھنم کا ایندھن بنتاہے ججر

۲۰ میں مذمت آئی ہے ﴿وَ جَعَلْنا لَكُمْ فيها مَعايِشَ وَ مَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرازِقينَ ﴾

اسراف

احکام قرآنیہ میں نظام مالی میں دوسرا حصہ صرف میں حدود ضروریات سے متجاوز تصرفات اس کیلئے چندین کلمات انتہائی تکرار سے آئے ہیں۔

ا۔ایک سلسلہ میں کلمہ اسراف آیا ہے وہ آیات یہ ہیں

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنا ذُنُوبَنا وَ إِسْرافَنا فی أَمْرِنا ﴾العمران:۱۴۷﴿وَ لا تَأْكُلُوها إِسْرافاً ﴾نساء:۶﴿إِنَّ كَثيراً مِنْهُمْ بَعْدَ ذلِكَ فِی الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴾مائدہ:۳۲﴿ وَ لا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفينَ ﴾انعام:۱۴۱﴿ وَ لا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفينَ ﴾اعراف:۳۱،﴿ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُون ﴾۸۱﴿كَذلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفينَ ما كانُوا يَعْمَلُونَ ﴾یونس:۱۲،﴿وَ إِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفين﴾۸۳﴿فَلا يُسْرِفْ فِی الْقَتْلِ إِنَّهُ كانَ مَنْصُوراً ﴾ اسراء:۳۶،﴿ وَ لا تُبَذِّرْ تَبْذيراً ﴾۲۶،﴿إِنَّ الْمُبَذِّرينَ كانُوا إِخْوانَ الشَّياطينِ ﴾۲۷،﴿وَ لا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلى عُنُقِكَ وَ لا تَبْسُطْها كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَحْسُوراً ﴾۲۹ ﴿وَ كَذلِكَ نَجْزی مَنْ أَسْرَف ﴾طٰہٰ:۱۲۷﴿وَ أَهْلَكْنَا الْمُسْرِفينَ

﴾انبیاء:۹،﴿وَ لا تُطیعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِینَ ﴾شعراء:۱۵۱﴿بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ﴾یس:۱۹﴿ الَّذِینَ أَسْرَفُوا عَلٰی أَنْفُسِهِمْ ﴾زمر:۵۳ ﴿إِنَّ اللَّهَ لا یَهْدِی مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ﴾غافر:۲۸، ﴿کَذلِکَ یُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتابٌ ﴾۳۴،﴿وَ أَنَّ الْمُسْرِفِینَ هُمْ أَصْحابُ النَّارِ ﴾۴۳﴿ أَنْ کُنْتُمْ قَوْماً مُسْرِفِین ﴾ زخرف:۵﴿إِنَّهُ کانَ عالِیاً مِنَ الْمُسْرِفِینَ﴾دخان:۳۱﴿مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُسْرِفِینَ ﴾ذاریات:۳۴۔

دوسرا مرحلہ اس مال میں اسراف تبذیر نہ کرے

جن۱۲﴿قُلْ یا عِبادِیَ الَّذِینَ أَسْرَفُوا عَلٰی أَنْفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ﴾زمر:۵۳﴿وَ لا تَأْکُلُوها إِسْرافاً ﴾نساء:۶ ﴿ ﴾ آل عمران :۴۳ ﴿إِنَّ اللَّهَ لا یَهْدِی مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ﴾غافر ۲۸،﴿ ﴾۲۱﴿إِنَّ اللَّهَ لا یَهْدِی مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ کَذَّاب ﴾،۳۴﴿کَذلِکَ یُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتابٌ ﴾ مائدہ:۳۲ ﴿ثُمَّ إِنَّ کَثِیراً مِنْهُمْ بَعْدَ ذلِکَ فِی الْأَرْضِ لَمُسْرِفُون ﴾یٰسین:۱۹ ﴿قالُوا طائِرُکُمْ مَعَکُمْ أَ إِنْ ذُکِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ﴾انعام:۱۴۱ ﴿ وَ لا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا یُحِبُّ الْمُسْرِفِینَ ﴾یونس :۱۱۲ ﴿ ﴾اعراف :۳۱﴿وَ کُلُوا وَ اشْرَبُوا وَ لا

تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴾یونس:۸۳﴿وَ إِنَّ فِرْعَوْنَ لَعالٍ فِی الْأَرْضِ وَ إِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ﴾ نساء:۹ شعراء :۱۵۱ ﴿وَ لا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴾غافر:۴۳ ﴿ وَ أَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحابُ النَّارِ﴾زخرف :۵ ﴿أَ فَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحاً أَنْ كُنْتُمْ قَوْماً مُسْرِفِينَ ﴾دخان:۳۱ ﴿مِنْ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ كانَ عالِياً مِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴾ذاریات:۳۴﴿مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴾

۲۔تبذیرایک سلسلہ میں کلمہ تبذیر آیا ہے وہ آیات یہ ہیں

اسراء۲۶﴿وَ آتِ ذَا الْقُرْبى حَقَّهُ وَ الْمِسْكِينَ وَ ابْنَ السَّبِيلِ وَ لا تُبَذِّرْ تَبْذِيراً ﴾،۲۷﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كانُوا إِخْوانَ الشَّياطِينِ وَ كانَ الشَّيْطانُ لِرَبِّهِ كَفُوراً ﴾

تیسرا اصول قرض ہے جو شخص کسی کو قرضہ دیتا ہے گویا اس نے اللہ کو قرضہ دیا ہے یہ اللہ کی عنایت ہے وہ اس مال میں شریک ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے قرضہ دے دیں دنیا میں قرضے کا تصور ختم ہونے کی وجہ سے سودی نظام چڑھے ہیں اگر قرضے کا تصور بحال رہتے تو ملک کتنا ترقی کرتے۔

تبذیر

﴿وَ لا تُبَذِّرْ تَبْذِيراً ﴾اسراء:۲۶،﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كانُوا

إِخوانَ الشَّياطين﴾۲۷

ترف

﴿ الَّـذيـنَ ظَـلَمُوا ما أُتْرِفُوا فيه﴾ہود:۱۱۶﴿ أَمَـرْنا مُتْرَفيها فَفَسَقُوا فيها﴾اسراء:۱۶﴿وَ أَتْرَفْناهُمْ فِی الْحَياةِ الدُّنْيا ﴾مؤمنون:۳۳﴿ قـالَ مُتْـرَفُـوها ﴾سباء:۳۴،﴿ ﴾۳۵﴿ قـالَ مُتْـرَفُـوها ﴾ زخرف:۲۳

تبذیر:﴿ ﴾انعام:۱۴۱﴿ ﴾اعراف:۳۲﴿ وَ لا تُبَـذِّرْ تَبْـذيـراً ﴾ اسراء:۲۶،﴿إِنَّ الْـمُبَـذِّريـنَ كـانُـوا إِخْوانَ الشَّيـاطين﴾۲۷﴿وَ الَّـذيـنَ إِذا أَنْـفَـقُـوا لَمْ يُسْرِفُوا وَ لَمْ يَقْتُرُوا ﴾فرقان:۶۷﴿وَ إِذا أَرَدْنـا أَنْ نُهْـلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنا مُتْرَفيها ﴾ اسراء:۱۶﴿وَ أَتْـرَفْناهُمْ فِی الْحَياةِ الدُّنْيا﴾مؤمنون:۳۳﴿إِلَّا قالَ مُتْرَفُوها﴾زخرف:۳

آخر میں ہلاکت

﴿حَتَّـى إِذا أَخَـذْنـا مُتْـرَفيهِمْ بِالْعَذابِ إِذا هُمْ يَجْأَرُونَ ﴾ مؤمنون:۶۴﴿ ﴾واقعہ:۴۰،﴿ ﴾۴۱﴿فَـلَـوْ لا كـانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْـلِـكُـمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسادِ فِی الْأَرْضِ إِلَّا قَليلاً مِمَّنْ أَنْـجَيْـنـا مِـنْهُـمْ وَ اتَّبَـعَ الَّـذيـنَ ظَـلَـمُـوا ما أُتْرِفُوا فيـهِ وَ كانُوا

مُجرِمينَ ﴾ھود:۱۱۶﴿لا تَرکُضوا وَ ارجِعُوا إِلى ما أُترِفتُم فيهِ وَ مَساكِنِكُم لَعَلَّكُم تُسئَلُون﴾انبیاء:۱۳

احکام قرآن میں مرتدین عن دین اللہ کے بارے میں

۱۔اگر کوئی دین سے دین چھوڑ کر مر جائے تو انسان کے تمام اعمال حبط ہونگے ﴿وَ مَن يَرتَدِدُ مِنكُم عَن دينِهِ فَيَمُتُ وَ هُوَ كافِرٌ فَأُولئِكَ حَبِطَتُ أَعمالُهُم فِى الدُّنيا وَ الآخِرَةِ وَ أُولئِكَ أَصحابُ النّارِ هُم فيها خالِدُونَ ﴾بقرہ:۲۱۷

اقتصاد احکام مالیہ

﴿وَ لَو أَنَّهُم أَقامُوا التَّوراةَ وَ الإِنجيلَ وَ ما أُنزِلَ إِلَيهِم مِن رَبِّهِم لَأَكَلُوا مِن فَوقِهِم وَ مِن تَحتِ أَرجُلِهِم مِنهُم أُمَّةٌ مُقتَصِدَةٌ وَ كَثيرٌ مِنهُم ساءَ ما يَعمَلُونَ ﴾مائدہ:۶۶﴿فَلَمّا نَجّاهُم إِلَى البَرِّ فَمِنهُم مُقتَصِدٌ ﴾لقمان:۳۲﴿ وَ مِنهُم مُقتَصِدٌ﴾فاطر:۳۲

مائدہ آیت:۳۲﴿ثُمَّ إِنَّ كَثيراً مِنهُم بَعدَ ذلِكَ فِى الأَرضِ لَمُسرِفُونَ ﴾ اعراف: ۸۱﴿ بَل أَنتُم قَومٌ مُسرِفُونَ ﴾ یٰسین: ۱۹﴿قالُوا طائِرُكُم مَعَكُم أَ إِن ذُكِّرتُم بَل أَنتُم قَومٌ مُسرِفُونَ ﴾ اعراف : ۳۱﴿ وَ كُلُوا وَ اشرَبُوا وَ لا تُسرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ

الْـمُسْرِفِينَ ﴾ یونس : ۱۲ ﴿كَذلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ ما كانُوا
يَعْـمَـلُـونَ ﴾، ۸۳ ﴿إِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ﴾ انبیاء : ۹ ﴿ وَ أَهْلَكْنَا
الْـمُسْـرِفِـينَ﴾ شعـراء: ۱۵۱ ﴿وَ لا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴾
غـافر؛ ۴۳ ﴿وَ أَنَّ الْـمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحابُ النّارِ﴾ زخرف : ۵
﴿أَ فَـنَـضْـرِبُ عَـنْـكُـمُ الذِّكْرَ صَفْحاً أَنْ كُنْتُمْ قَوْماً مُسْرِفِينَ ﴾
دخـان : ۳۱ ﴿ إِنَّـهُ كـانَ عـالِيـاً مِـنَ الْمُسْرِفِينَ﴾ ذاریات : ۳۴
﴿مُسَـوَّمَةً عِـنْـدَ رَبِّكَ لِلْـمُسْرِفِينَ ﴾ غافر :۲۸ ﴿ إِنَّ اللَّهَ لا
يَهْـدِی مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذّابٌ﴾ ،۳۴ ﴿كَذلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ
هُـوَ مُسْـرِفٌ مُرْتـاب ﴾ چنانچہ بہت سے اقوام وملت کی تباہی بربادی
ویرانی زوال کا سبب تعیش زندگی میں افراط ہے جیسا کہ اس آیت میں آیا ہے
قصص:۵۸ ﴿وَ كَـمْ أَهْـلَـكْـنا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعيشَتَها ﴾ بہت سی
اجتماع انھوں نے مال میں اسراف کیا لہذا وہ ہلاک ہوئے ہیں انعام :۱۴۱
﴿وَ لا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴾ اللہ اسراف کرنے والوں کو
دوست نہیں رکھتا ہے اسراف سے منع ہے ﴿إِنَّ الْـمُبَذِّرِينَ كانُوا إِخْوانَ
الشَّيـاطِينِ وَ كانَ الشَّيْطانُ لِرَبِّهِ كَفُوراً ﴾ تبذیر کرنے والے شیطان
کا بھائی ہے تو مال جو انسان کے پاس ہے وہ ایک حوالے سے اللہ کی امانت
ہے اگر اس کو غلط طریقے سے صَرف کریں گے یا کنجوسی کریں گے اس کا

اثرات اسی دنیا میں دیکھیں گے انسان مال مویشی نکل کر رہتے تھے سال بھر گھومتے پھرتے رہتے تھے یا شکار پے جاتے تھے بھوک پیاس لگتے تھے بادیہ نشینوں سے پانی دودھ کھانا مانگتے تھے ان کی ضرورت تھے لیکن اسلام آنے کے بعد ایک اجتماعی شکل بن گئے تو اللہ نے نبی کریم سے خطاب میں فرمایا ﴿وَ لا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلى عُنُقِكَ وَ لا تَبْسُطْها كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَحْسُوراً ﴾ ہاتھ اتنا کھلا مت رکھو بعد میں ملامتی احتیاجی نیازمندی میں مبتلا ہوجائیں گے نہ ہاتھ بند کرو نہ کھلا رکھو تو درمیانہ زندگی گزارو فرقان:۶۷ ﴿وَ الَّذينَ إِذا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَ لَمْ يَقْتُرُوا وَ كانَ بَيْنَ ذلِكَ قَواما ﴾ امت مسلمۃ کے لئے مصیبت آج کل کے علماء ہیں وہ کتاب اللہ کو نہیں دیکھتے وہ نبی کریم کی حیات کو نہیں دیکھتے ہیں وہ دیکھتے ہیں عوام کس چیز کو پسند کرتے ہیں علماء چاہتے ہیں ان کا عوام کی اذھان میں مقام بنے جس چیز کی عوام تعریف کریں وہ اس کو اپناتے ہیں لہٰذا یہاں سے انسانوں میں مقابلہ ہوتا ہے خرچ زیادہ کرنے کا جب خرچ زیادہ کا مقابلہ کرتا ہے تو نیچے ک طبقہ جو ہے اوپر طبقہ کی ردیف میں آنے کے لئے فقیر غنی کا مقابلہ کرتے ہیں یہاں سے قوموں کی بدبختی شروع ہوتی ہے۔

زیادہ خرچ بلکہ فالتو خرچ

﴿وَ لا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ اعراف:۳۱﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنا ذُنُوبَنا وَ إِسْرافَنا فِی أَمْرِنا﴾ عمران:۱۴۷﴿﴾ نسا:۶۶﴿ثُمَّ إِنَّ كَثيراً مِنْهُمْ بَعْدَ ذلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ﴾ مائدہ: ۳۲﴿وَ لا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ انعام:۱۴۱﴿وَ لا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ اعراف:۳۱،﴿بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ﴾ ۸۱﴿وَ إِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ﴾ یونس:۸۳﴿فَلا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ﴾ اسراء:۳۳،﴿وَ لا تُبَذِّرْ تَبْذيراً ۰ إِنَّ الْمُبَذِّرينَ كانُوا إِخْوانَ الشَّياطينِ﴾ ۲۶ ،۲۷،﴿وَ لا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلى عُنُقِكَ وَ لا تَبْسُطْها كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَحْسُوراً﴾ ۲۹﴿﴾ طہ:۱۱۷،﴿وَ كَذلِكَ نَجْزي مَنْ أَسْرَفَ﴾ ۱۲۷﴿وَ أَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ﴾ انبیاء:۹﴿وَ لا تُطيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ﴾ شعراء:۱۵۱﴿هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ﴾ غافر:۲۸،۴۰،﴿وَ أَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحابُ النَّارِ﴾ ۴۳﴿أَنْ كُنْتُمْ قَوْماً مُسْرِفِينَ﴾ زخرف:۵

قرآن کریم کے چندین سوروں میں مال کی بہت مذمت آئی ہے مال

انسان کی دنیا و آخرت دونوں کو برباد کرتے نظر نہ آنے کی وجہ چشم حقیقت حکم قرآنی کو نظر انداز یا اعراض کرتا ہے بطور مثال سورہ مسد نبی کریم کے چچا کی دعوت اسلام کے مزاحمتی کردار کی مذمت میں اتری ہے ﴿ما أَغنی عَنهُ مالُهُ وَ ما کَسَبَ ﴾ اسی طرف سورہ بلد میں اس میں مال داری ہونے کو مرکزی نقطہ قرار دیا ہے۔

کسی نے ایک لڑکے سے پوچھا تمہارا باپ زندہ ہے تو کہاں ہاں زندہ ہے لیکن میں ان کے موت کا خواہاں نہیں ہوں بلکہ ان کے قتل کا خواہان ہوں تا کہ مجھے وراثت کے ساتھ دیہ بھی مل جائے قرآن کریم میں مال اور اولاد زوجہ کی بہت مذمت آئی ہیں ﴿وَ تُحِبُّونَ الْمالَ حُبًّا جَمًّا ﴾ اور مال دنیا کو بہت دوست رکھتے ہو فجر: ۲۰

۲۔ سورہ ہمزہ لمزہ جو لوگوں کے نقص وعیب کی نقل اتارنے والوں کی مذمت میں آئی ہے یہاں بھی اس کے مرکزی نقطہ مال کو گردانا ہے۔

۳۔ ﴿ وَ اتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مالُهُ وَ وَلَدُهُ إِلَّا خَساراً ﴾ نوح :۲۱ ﴿وَ ما يُغْني عَنْهُ مالُهُ إِذا تَرَدَّى ﴾ لیل ۱۱، ﴿الَّذي يُؤْتي مالَهُ يَتَزَكَّى ﴾ ۱۸ ﴿لَّذي جَمَعَ مالاً وَ عَدَّدَهُ ﴾ لمزہ:۲ ﴿يَحْسَبُ أَنَّ مالَهُ أَخْلَدَهُ ﴾ ۳ ﴿ما أَغْنى عَنِّي مالِيَهْ ﴾ حاقہ :۲۸ ﴿﴾ واقعہ:۲۴ ﴿وَ قالَ لَأُوتَيَنَّ مالاً وَ وَلَداً ﴾ مریم :۷۷ ﴿فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْها

فَمَالِؤُنَ مِنھَا الْبُطُونَ ﴾صافات:٦٦ ﴿فَمَالِؤُنَ مِنھَا الْبُطُون ﴾
واقعہ ۵۴ ﴿فَلا تُعْجِبکَ أَموالُھُمْ ﴾توبہ:٦٢ ، ﴿وَ أَموالٌ
اقْتَرَفْتُمُوھا ﴾۲۴، ﴿وَ جاھِدُوا بِأَموالِکُم ﴾۴۱ ، ﴿کانُوا أَشَدَّ
مِنکُمْ قُوَّةً وَ أَکْثَرَ أَموالاً ﴾ ٦٩ ﴿وَ تکاثُرٌ فِی الْأَموالِ ﴾حدید:۲۰
﴿ وَ یُمْدِدْکُمْ بِأَمْوالٍ ﴾نوح:۱۲ ﴿وَ مَلَأَہُ زِینَةً وَ أَموالاً فِی
الْحَیاةِ الدُّنیا رَبَّنا لِیُضِلُّوا عَنْ سَبِیلِکَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلی
أَمْوالِھِمْ ﴾یونس: ۸۸ ﴿وَ لا تَأْکُلُوا أَموالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْباطِلِ وَ
تُدْلُوا بِھا إِلَی الْحُکَّامِ لِتَأْکُلُوا فَرِیقاً مِنْ أَموالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ ﴾
بقرہ:۱۸۸ ﴿وَ آتُوا الْیَتامی أَموالَھُمْ وَ لا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیثَ بِالطَّیِّبِ
وَ لا تَأْکُلُوا أَموالَھُمْ إِلی أَموالِکُمْ ﴾نساء:۲ ﴿وَ اعْلَمُوا أَنَّما
أَموالُکُمْ وَ أَوْلادُکُمْ فِتْنَة ﴾انفال: ۲۸ ﴿وَ جاھِدُوا بِأَموالِکُمْ وَ
أَنْفُسِکُمْ فی سَبِیلِ اللَّہِ ﴾توبہ:۴۱ ﴿وَ ما أَموالُکُمْ ﴾سباء:۳۷ ﴿یا
أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا لا تُلْھِکُمْ أَموالُکُمْ ﴾منافقین :۹ ﴿إِنَّما أَموالُکُمْ
وَ أَوْلادُکُمْ فِتْنَةٌ ﴾تغابن:۱۲ میں مال کی مذمت آئی ہے قرآن کریم میں
کسی بھی جگہ مال کی تعریف نہیں آئی ہے۔ یہاں کلمہ مال کو کھولنے کی
ضرورت ہے اس کی حقیقت اور واقعیت کیا ہے مال اولاد کے برابر ہے کبھی
اولاد سے مقدم رگ حیات انسان بتایا ہے اس کا فقدان پیغام موت ہے

لہٰذا انسان کو درپیش مسائل میں سے ایک مسئلہ مال ہے یہاں مناسب ہوگا قرآن کریم اور واقعیت خارجی میں مال کسے کہتے ہیں اس کے عناصر ادلہ کیا ہیں کہاں کہاں ہوتا ہے اس کے حصول کے کیا طور طریقے انسان حصول مال کی راہ میں حائل مشکلات کا بھی تدارک کریں

قرآن میں احکام اموال کے بارے میں وارد آیات پر بحث کرنے سے پہلے ضروری ہے مال کس چیز کو کہا جاتا ہے جو زحمت مشقت سے حاصل کرے جس کے حصول میں زحمت درکار نہ ہو اس کو مال نہیں کہہ سکتے وہ مال نہیں ہے جیسے ہوا بارش کا پانی دشت و بیابان سمندر بڑے بڑے دریا مٹی پہاڑ غار درختوں کے سائے جنگلات میں موجود حیوانات پرندے یہ چیزیں مال نہیں ہیں چونکہ ان کے وجود میں انسان کی جدوجہد کوشش بذل نہیں ہے مال کی تین انواع ہیں۔

ا۔ وہ مال بذات خود بغیر کسی توسط توقف کے استعمال میں آتے ہیں جیسے کھانے پینے کے دانے پھل فروٹ حیوانوں کا گوشت دودھ بال اس کے چمڑے اس پر سوار ہونا اس پر ہر چیز انسان کے استفادے میں آتی ہیں جیسا کہ سورہ غافر آیت ۷۹ میں آیا ہے

اموال تمہیں اللہ سے نہ روکیں

﴿یـا أَیُّهَـا الَّذینَ آمَنُوا لا تُلْهِکُمْ أَمْوالُکُمْ﴾ منافقین:۹ ﴿إِنَّ

الَّذينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً إِنَّما يَأْكُلُونَ في بُطُونِهِمْ ناراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعيرا ﴾نساء۱۰﴿وَ قَدْ نُهُوا عَنْهُ وَ أَكْلِهِمْ أَمْوالَ النَّاسِ بِالْباطِلِ ﴾۱۶۱،﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا إِنَّ كَثيراً مِنَ الْأَحْبارِ وَ الرُّهْبانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوالَ النَّاسِ بِالْباطِلِ ﴾توبہ:۳۴﴿وَ ما آتَيْتُمْ مِنْ رِباً لِيَرْبُوَا في أَمْوالِ النَّاسِ﴾روم۳۹

صرف اموال خرچ کرنے کے بارے میں بقرہ ﴿مَثَلُ الَّذينَ يُنْفِقُونَ أَمْوالَهُمْ في سَبيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنابِلَ في كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَ اللَّهُ يُضاعِفُ لِمَنْ يَشاءُ﴾۲۶۱ ﴿الَّذينَ يُنْفِقُونَ أَمْوالَهُمْ في سَبيلِ اللَّهِ ثُمَّ لا يُتْبِعُونَ ما أَنْفَقُوا مَنًّا وَ لا أَذىً لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لا هُمْ يَحْزَنُونَ ۲۶۲﴾۔

اکل مال عام طور پر ان چیزوں کو کہتے جو کھانے کے لئے آمدہ تیار ہو جیسے لقمہ پھر اس پر تصرف کرنے کو کہتے ہیں ختم کرنے کو کہتے ہیں﴿وَ لا تَأْكُلُوا أَمْوالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْباطِلِ وَ تُدْلُوا بِها إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَريقاً مِنْ أَمْوالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾بقرہ:۱۸۸ اپنے مال کو باطل طریقے سے مت کھاؤ انسان کیسے اپنے مال کو باطل کر کے کھاتا ہے تو اس سلسلے میں کہتے ہیں دوسرے انسان کی کمائی کومت کھاؤ دین اسلام

میں انسان کے پاس جو مال جمع ہوتا ہے وہ اس کا نہیں ہے﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً إِنَّما يَأْكُلُونَ في بُطُونِهِمْ ناراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعيراً﴾نساء:١٠

قرآن میں دوسروں کے مال کھانے سے منع کیا ہے

﴿وَ لا تَأْكُلُوا أَمْوالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْباطِلِ وَ تُدْلُوا بِها إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَريقاً مِنْ أَمْوالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُون﴾ بقرہ :١٨٨﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا تَأْكُلُوا أَمْوالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْباطِلِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تِجارَةً عَنْ تَراضٍ مِنْكُمْ ﴾نساء:٢٩﴿وَ لا تُؤْتُوا السُّفَهاءَ أَمْوالَكُمُ الَّتي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِياماً ﴾۵،﴿وَ ابْتَلُوا الْيَتامى حَتَّى إِذا بَلَغُوا النِّكاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْداً فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوالَهُمْ وَ لا تَأْكُلُوها إِسْرافاً وَ بِداراً أَنْ يَكْبَرُوا ﴾۶،﴿ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَريضَةً وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ فيما تَراضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَريضَةِ﴾۲۴،

۲۔حیلہ بہانہ دھاندلی کر کے حاصل کردہ دولت طوق و آتش ہوگا جو گردن بند جیسا گردن میں لٹکا جائے گا جن وڈھیروں سیاستدانوں تاجروں دیار کفر میں جمع کیا ہے ان کا حشر غریب مظلوم مسلمان آخرت میں ہی دیکھیں گے۔

۳۔اجتماع ہے جس نے آپ کے لئے مال بنانے کا کردار ادا کیا ہے یہ مال انسان کے پاس امانت ہے﴿ وَ أَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ﴾ یہ تمھارے پاس امانت ہے جس کسی کے پاس جو مال و کسب حلال سے کیوں نہ ہو اس کے پاس امانت ہے حد سے زیادہ خرچ کریں گے آخرت سے پہلے دنیا میں برے روزگار کا سامنا ہوگا تیسری آیت میں آیا ہے﴿ وَ الَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُوم ﴾﴿ لِلسَّائِلِ وَ الْمَحْرُومِ ﴾ مال کلی طور پر اجتماعی ہے لہذا دیوانے بچوں کی مال کو تمھارا مال کہا ہے اسلام میں کوئی مال نہیں جس میں اللہ اور اجتماع شریک نہ ہو۔

۴۔انسان کس چیز کا مالک ہوتا ہے کب مالک ہوتا ہے جس چیز میں انسان نے پسینہ نہیں ڈالا ہے جدوجہد سے حاصل نہیں کیا ہے اس میں وہ مالک نہیں ہے۔

۵۔ دوسرا انسان ہے اس تگ و دو حرث و زراعت صیادی سیاحت و تجارت صنعت سازی سے مال بنتے ہیں۔

۶۔اجتماع ہے روڈ بنانا وسائل تیار کرنا تعلیم صحت و دیگر اجتماعی جو ایک تنہائی میں نہیں بنا سکتے ہیں

اسلام کی اساس قرآن ہے قرآن میں اقتصاد کی بنیاد گذشتہ دو نظاموں سے مختلف ہے اسلام کے انسانی زندگی میں اقتصاد کیلئے عصر معاصر میں دو

تصور ہیں ایک علم اقتصاد دوسرا مذہب اقتصاد۔ پہلا تصور در آمدات کو کیسے بڑھائیں اس بارے میں کوئی خاص فارمولہ قواعد کلی اصولی میں نہیں آیا اسلام میں مذہب اقتصاد ہے کمائی کیسے کہاں سے کرنی ہے۔صرف کہاں سے کرنی ہے کتنا کرنی ہے کس حد تک کرنی ہے۔دوسرا مال ہے مال کی دو قسم ہیں ایک کھلا مادہ تیار ہے جنگلوں میں موجود حلال حیوانات پرندے ہیں۔

۲۔معدنیات جواہرات تیل گیس

۳۔زمین ہے پانی ہے ہوا ہے

۴۔انسان کے پاس جمع تمام مال کا اصلی مالک اللہ ہے انسان کے پاس امانت ہے حدید﴿وَ أَنۡفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمۡ مُسۡتَخۡلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمۡ وَ أَنۡفَقُوا لَهُمۡ أَجۡرٌ كَبِير ﴾اوراس مال میں سے خرچ کرو جس میں اس نے تمہیں اپنا امینقرار دیا ہے تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہِ اللہ میں خرچ کیا ان کے لئے اجر عظیم ہے حدید:۷

اب ہم آتے ہیں انسان کے پاس سرمایہ جو خالص اپنا ہو وہ اس کی توان وطاقت سے بنایا ہو نہیں ہے وہ بھی فرضی ہے ورنہ سب اللہ کی ہے وہ بیج کو زمین میں چھوڑ کے آتے ہیں زمین کو اللہ نے بچھایا ہے غیر آباد تھے چار دیواری کی ہے چار دیواری کے اندر جو زمین ہے شجر کاری کی ہے وہ اس کی

ملکیت ہوتی ہے وہ بھی اوپر کا حصہ ہے۔

زندگی پر تعیش نہ کرے﴿وَ قالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذينَ كَفَرُوا وَ كَذَّبُوا بِلِقاءِ الْآخِرَةِ وَ أَتْرَفْناهُمْ فِي الْحَياةِ الدُّنْيا ما هذا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَ يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ﴾ مؤمنون:۳۳

یہ آیت دین میں ہے﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا إِذا تَدايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَ لْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَ لا يَأْبَ كاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَما عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَ لْيُمْلِلِ الَّذي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَ لْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَ لا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئاً فَإِنْ كانَ الَّذي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفيهاً أَوْ ضَعيفاً أَوْ لا يَسْتَطيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَ اسْتَشْهِدُوا شَهيدَيْنِ مِنْ رِجالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَ امْرَأَتانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَداءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْداهُما فَتُذَكِّرَ إِحْداهُمَا الْأُخْرى وَ لا يَأْبَ الشُّهَداءُ إِذا ما دُعُوا وَ لا تَسْئَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغيراً أَوْ كَبيراً إِلى أَجَلِهِ ذلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَ أَقْوَمُ لِلشَّهادَةِ وَ أَدْنى أَلَّا تَرْتابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجارَةً حاضِرَةً تُديرُونَها بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُناحٌ أَلَّا تَكْتُبُوها وَ أَشْهِدُوا إِذا تَبايَعْتُمْ وَ لا يُضَارَّ كاتِبٌ وَ لا شَهيدٌ وَ إِنْ تَفْعَلُوا

فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَ اتَّقُوا اللَّهَ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ ایمان والو جب بھی آپس میں ایک مقررہ مدّت کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور تمہارے درمیان کوئی بھی کاتب لکھے لیکن انصاف کے ساتھ لکھے اور کاتب کو نہیں چاہئے کہ خدا کی تعلیم کے مطابق لکھنے سے انکار کرے اسے لکھ دینا چاہئے اور جس کے ذمہ قرض ہے اس کو چاہئے کہ وہ املا کرے اور اس کو دیں جو اللہ سے ڈرتا رہے جو اس کا پالنے والا ہے اور کسی طرح کی کمی نہ کرے اب اگر جس کے ذمہ قرض ہے وہ نادان کمزور یا مضمون بتانے کے قابل نہیں ہے تو اس کا ولی مضمون تیار کرے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بناؤ اور دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں تا کہ ایک بھول جائے تو دوسری یاد دلا دے اور گواہوں کو چاہئے کہ گواہی کے لئے بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور خبردار لکھا پڑھی سے ناگواری کا اظہار نہیں کرنا چاہے قرض چھوٹا ہو یا بڑا مدّت معین ہونی چاہئے یہی پروردگار کے نزدیک عدالت کے مطابق اور گواہی کے لئے زیادہ مستحکم طریقہ ہے اور اس امر سے قریب تر ہے کہ آپس میں شک وشبہ نہ پیدا ہو ہاں اگر تجارت نقد ہے جس سے تم لوگ آپس میں ہیر پھیر کرتے ہو تو نہ لکھنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے اور اگر تجارت میں بھی گواہ بناؤ تو کاتب یا گواہ کو حق نہیں کہ اپنے طرزِ عمل سے لوگوں کو نقصان پہنچائے اور نہ لوگوں کو یہ حق ہے اور اگر تم نے ایسا کیا

تو یہ اطاعت اللہ سے نافرمانی ہے وہ گنہگار ہوگا اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے بقرہ:۲۸۲ ﴿وَ إِنْ كُنتُمْ عَلى سَفَرٍ وَ لَمْ تَجِدُوا كاتِباً فَرِهانٌ مَقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمانَتَهُ وَ لْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَ لا تَكْتُمُوا الشَّهادَةَ وَ مَنْ يَكْتُمْها فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَ اللَّهُ بِما تَعْمَلُونَ عَليم﴾ ۲۸۳ اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہیں مل رہا ہے تو کوئی رہن رکھ دو اور ایک کو دوسرے پر اعتبار ہو تو جس پر اعتبار ہے اس کو چاہئے کہ امانت کو واپس کر دے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور خبردار گواہی کو چھپانا نہیں کہ جو ایسا کرے گا اگر وہ معاہدے پر وفا نہیں کیا تو آپ اس کو مہلت دے دیں اللہ اس کا ثواب دیں گے اجر ملے گا۔ ہمارے ملک میں مفت خوری ایک بڑا آسیب اور مصیبت ہے مفت خوری کی جگہ قرضہ دے دیں اور اجتماع میں اجرتیں عادلانہ رکھیں یہ احکام اجتماعیہ قرآن میں ایک موضوع اقتصاد ہے قرآن کریم میں آیا ہے آجر و مستأجر مزارع و صاحب زمینہ خوشگوار متوازی تعلقات رکھیں۔ لہٰذا قرآن کی آیت ہے ﴿وَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرى آمَنُوا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنا عَلَيْهِمْ بَرَكاتٍ مِنَ السَّماءِ وَ الْأَرْض﴾ اعراف: ۹۶ اگر اہل قریہ ایمان لائیں گے تو اللہ آسمان سے برکتوں کی بارش برسائیں گے۔ اور اگر صرف چند آدمی عیاشی کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے بہت سے اجتماعات کو تباہ و برباد کیا

ہے صفحہ ہستی سے مٹایا ہے کیونکہ وہ تعیش کرتے تھے۔ اگر انسان مسلمان جتنا اس سے امکان میں ہو اپنی بساط میں رہ کے دین کی بنیادوں کو احیاء کریں۔

۲۔قرآن کریم میں آیا ہے قرضہ دے دو، اگر ایک قرضہ دیا تو دس برابر دگنا اجر ہوگا۔ اگر کسی کو مفت میں دیں گے تو ایک کا ایک ہوگا لہٰذا ہمارے معاشرے میں جتنے پیسے بینکوں میں جمع ہوتے ہیں عوام فقر و فاقے اور مہنگائی میں مبتلاء ہیں اور اس ملک کی ثروت اغیار کھا رہے ہیں۔ بینکوں کا نظام درست نہ ہونا اور سالانہ مفت خوری ہماری پسماندگی کا سبب ہیں۔ مفت میں کسی کو کوئی چیز نہیں دینی چاہیئے الا یہ کہ کوئی انسان معذور ہو۔ مفت دینے سے مفت خوری بڑھتا ہے اور کام کرنے کیلئے قرضہ ضروری ہے، قرضے میں انسان نقصان نہیں کھاتا ہے۔ اگر آپ نے قرضہ دیا تو شہود و گواہ رکھیں

قرآن کریم نے کلمہ رزق کے نو مصداق بیان کیے ہیں

ا۔ عطاء، طعام، صبح شام کے کھانے، مطر نفقہ فاقہ سب کی ارزاق کی برگشت اللہ ہی ہے ذاریات ۵۸۔ رزق آسماں سے آتا ہیں بارش عنکبوت ۷ بقرہ ۲۲ نباتات ابراہیم ۳۲ رزق برزخ ۱۶۹ رزق مریم عمران ۳۷ رزق کسے کہتے ہے اس کے مصادیق کیا ہیں رزق کے عناصر کیا ہیں

ا۔ رزق دینے والا

۲۔ رزق لینے والا

۳۔رزق بنانے والا

۴۔رزق کھانے والا

رزق کی اقسام انواع ہے

ارزاق اللہ کی طرف سے حیات دنیوی جسمانی روحانی کی بقاء کے لئے عطا شدہ چیزوں کو رزق کہتے ہیں یہ ارزاق اپنی جگہ دونوعیت کے ہیں ایک نوعیت وہ ارزاق ہیں جس کی تیاری آمادگی میں انسان کا کوئی کردار نہیں وہ خالص اللہ کا عطاء کردہ ہے اگر اللہ ان ارزاق کو نہیں دے تو چند لمحے سے زیادہ نہیں رہ سکتے جیسے پانی اور ہوا ہیں یہ دونوں اللہ کی ساخت ہیں اس میں انسان کا کوئی کردار نہیں۔

۲۔ دوسری ارزاق وہ رزق ہے جو انسان سعی کوشش سے حاصل کرتا ہے جیسے مواد غذائی گندم جو چاول میوہ جات گوشت ان کو حاصل کرنے میں انسان کا کردار بھی ہے

ب۔وہ مال جو کھایا نہیں جاتا اس کے ذریعے کھانا خریدا جاتا ہے جیسے کرنسی وہ خود نہیں کھاتے اس کے ذریعے کھانا خریدتے ہیں انسان کے پاس جو بھی اموال جمع ہے اس میں انسان کی خالص کمائی نہیں ہے بلکہ وہ مال اشتراک ہے جیسے کسی کے زمین اجارے پر زراعت کریں انسانوں کے مصادر دولت کچھ اس طرح کے ہیں اللہ اور بندے دونوں کا ہے زمین کو اللہ

نے خلق کیا ہے دھوپ کو اللہ نے خلق کیا ہے پانی کو اللہ نے برسایا ہے یہ سب ملا کر فصل آتا ہے انسان زحمت کر کے مال بناتا ہے۔ اگر انسان کے پاس زمین ہے تو اس کو انسان نے پیدا نہیں کیا ہے پانی کو انسان نے نہیں برسایا ایک انسان کسی کو سرمایہ فراہم کرتا ہے دوسرا اس کو چلا کے منافع بناتا ہے تو مال اصل اللہ کا ہے استفادہ اس انسان نے کیا ہے یعنی کام انسان کا ہے سرمایہ اللہ کا ہے یعنی اسراف وتبذیر نہیں کر سکتے خرچ کرتے وقت اسراف کریں گے تو حرام کھایا ہے ممنوع تصرف چیز کھائی ہے اللہ نے کہا کہ یہ چیزیں مت کھاؤ۔ انسان کے ارزاق بر و بحر سہل و پہاڑ میں مخزون ہے خود اللہ قرآن میں فرماتا ہے حد و احصاء سے باہر ہے دنیا قحط سالی ارزاق کی بحرانی کے پیش گوئیاں تجزیات تحلیل کی ضرورت اس کی بحرانی کے وجوہات کو مندرجہ ذیل اسباب وعوامل میں ترتیب دے سکتے ہیں۔

۱۔ منابع مالی کہاں اور کیسے انتخاب کریں اور کتنے جمع کرنے ہیں اس کی کیا حدود وابعاد ہے۔

۲۔ مصارف مال کہاں کہاں اور کب اور کتنے خرچ کرنے ہیں

۳۔ شرکاء سے کیسے معاملہ کیا جائے

۴۔ جوانب واطراف مال

آئے دیکھتے ہیں کہاں کہاں کون کون سے مسائل کو اٹھایا ہے پہلے

مرحلے میں ﴿وَ آتُوا الْیَتامی أَمْوالَهُمْ وَ لا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیثَ بِالطَّیِّبِ وَ لا تَأْكُلُوا أَمْوالَهُمْ إِلی أَمْوالِكُمْ إِنَّهُ كانَ حُوباً كَبِیراً﴾ نساء۲ ﴿حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیرِ وَ ما أُهِلَّ لِغَیْرِ اللَّهِ بِهِ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوذَةُ وَ الْمُتَرَدِّیَةُ وَ النَّطِیحَةُ وَ ما أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا ما ذَكَّیْتُمْ وَ ما ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَ أَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلامِ ذلِكُمْ فِسْقٌ الْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِینَ كَفَرُوا مِنْ دِینِكُمْ فَلا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ الْیَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِینَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتی وَ رَضِیتُ لَكُمُ الْإِسْلامَ دِیناً فَمَنِ اضْطُرَّ فی مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِیمٌ﴾ مائدہ:۳

مال انسان کی بقاؤ جود کا ضامن ہے لیکن مصادر منابع کیا گیا ہے مصادر مال انواع واقسام ہوتا ہے۔

۱۔ عطیہ کسی کی طرف سے بخشش ہے

۲۔ سعی کوشش سے حاصل اموال اپنی جگہ انواع واقسام ہوتے ہیں

۱۔ جہاں سے حاصل کردہ مال کسی کا مقبوضہ نہیں تھا جیسے بنجر زمینوں کی آبادکاری۔

۲۔ بروبحر میں منتشر حیوانات کا شکار وغیرہ

۳۔ سرقت چوری ڈاکہ حملہ عسکری کے ذریعے

۴۔رشوت کرپشن سے حاصل اموال

۵۔ناپ تول میں گڑبڑ کر کے حاصل کردہ اموال

۶۔عمل مزدوری کی اجرت ، کام کے بغیر جیسے چھٹیوں کی تنخواہ سے حاصل کردہ مال

۷۔احکام الٰہی میں ہیر پھیر کر کے حاصل کرنے والے اموال جیسے یہود کرتے تھے صرف اموال جس طرح انسان کسب مال میں آزاد نہیں اسی طرح خرچ وصرف مال میں آزاد نہیں صرف مال میں جہاں اسراف وتبذیر مت کرو کے علاوہ آخرت سے پہلے اس دنیا میں زوال وسقوط اس کا مقدر ہوگا ﴿وَ كَمْ أَهْلَكْنا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَها ﴾ وہ آیات ہاتھ کھول کر رکھیں نہ باندھ کر رکھیں

۱۔اب سب سے پہلے زمین ہے

۲۔جنگلات نخلستان شکاری حیوانات

۳۔دریا سے ماہی گیری، جواھرات، تیل، گیس ہے

۴۔تبادل مال بمال ہے لہذا دنیا میں کوئی انسان نہیں ملے گا جو مصادر اولیٰ اپنی سب مزارع ہے کاشت ہے جس کے ذریعے وہ بدن سے نکلے طاقت کا بدیل عوض لیتا ہے لہذا اس کو قوت حیات بھی کہتے ہیں۔

مغفرت سے محروم ہوگا

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْراً لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلاً﴾ جولوگ ایمان لائے اور پھر کفر اختیار کرلیا پھر ایمان لے آئے اور پھر کافر ہو گئے اور پھر کفر میں شدید و مزید ہو گئے تو خدا ہر گز انہیں معاف نہیں کرسکتا اور نہ سیدھے راستے کی ہدایت دے سکتا ہے نساء: ۱۳۷

احکام ایتام

﴿وَ لا تَقْرَبُوا مالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيزانَ بِالْقِسْطِ لا نُكَلِّفُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَها وَ إِذا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَ لَوْ كانَ ذا قُرْبى وَ بِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ انعام: ۱۵۲ میں کہتے ہیں یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ اس پر لوگ یتیموں سے دور ہو گئے اللہ نے فرمایا یتیم کے مال سے قریب مت جاؤ یعنی اس سے تناول مت کرو خوب تناول کریں گے تو اس کو نقصان ہوگا اگر ان کی دیکھ بھال نہیں کریں گے تو یتیموں کو نقصان ہوگا مفت میں کریں گے تو دیکھ بھال کرنے والوں کے لئے یا تو ممکن نہیں رہے گا یا انہیں نقصان ہوگا اگر زیادہ کھائیں گے تو نقصان یتیم

بچوں کو ہوگا اللہ کا حکم ہے کہ انسان کسی کو نقصان نہ دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا رزق مت کھاؤ اس کی مملکت میں مت بیٹھو۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ﴾ اعراف:۴۰ میں آیا ہے جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے ہم جنت کے دروازے ان کے لئے نہیں کھولیں گے وہ کسی صورت میں جنت میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں ان کے لئے جہنم میں فرش بچھائی ہے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ۔آخر کس منطق کے تحت ہمارے احکامات مسترد کرتے ہیں احکامات الٰہی مسترد کرنے کی کوئی منطق نہیں بنتی ہے اللہ فرماتا ہے ان پر ظلم نہیں ہوا ان کی طاقت سے باہر کوئی حکم نہیں دیا تھا بلکہ یہ لوگ گمراہ تھے وہ اس کے علاوہ کوئی اور کام کر رہے تھے

﴿وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ مومنون:۶۲، ﴿بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ﴾ ۶۳ میں مؤمنین کی صفات میں فرمایا ہے جو کچھ انھیں حکم دیا گیا ہے دل شکستہ خاشعانہ وخاضعانہ انجام دیتے ہیں بلکہ نیکیوں میں سبقت وسرعت کرتے ہیں اس لئے کہ ہماری تکالیف آسان ہے مافوق طاقت نہیں مادون طاقت ہے کوئی بھی یہ نہیں کہہ

سکتا کہ یہ ہماری طاقت سے باہر ہے ہم نہیں کر سکتے تھے

انسان کن کن چیزوں کا مالک بن سکتا ہے مالک بننے کے لئے کیا کیا کرنا چاہئے کتنی مالیت حاصل کرسکتا ہے اس میں مقدار مشروح ومعروف بھی آتی ہے بعض اموال اس کے اپنے دیگران کے لئے لاگو ہے اوامر ونواہی حق سبحانہ پرعمل پیرانہ ہونے والوں کے لئے قیامت کے دن دردناک سزائیں معین کیں ہیں ان سزاؤں میں سے ایک میزان ہے ترازو ہے اس کے اعمال خیر ترازو سے تولے جائیں گے جس انسان کے ترازو میں عمل خیر نہیں ہونگے تو اس کا ٹھکانا جھنم ہے قرآن کریم میں ایک سلسلہ آیات ناپ تول کا ہے اس میں خیانت کاری سرقت وتدلیس غش وغیرہ نہ کرنے کی تاکید آئی ہے یہاں تک قرآن کریم میں ایک سورہ سورہ مطففین کے نام سے آیا ہے ﴿وَيۡلٌ لِلۡمُطَفِّفِينَ ﴾ مطفف خود دوسروں سے لیتے وقت برابر لیتے ہیں جب خود نے دوسروں کو دینا ہے تو کم کر کے دیتا ہے یہ عمل اس انسان کی ذات میں ثبت ہوتا ہے اس کو احکام میں کیل ومیزان کہتے ہیں ﴿وَ أَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَ الۡمِيزَانَ بِالۡقِسۡطِ ﴾ انعام:۱۵۲ ﴿فَأَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَ الۡمِيزَانَ وَ لا تَبۡخَسُوا النَّاسَ أَشۡياءَهُمۡ ﴾ اعراف:۸۵ ﴿وَ أَوۡفُوا الۡكَيۡلَ إِذا كِلۡتُمۡ وَ زِنُوا بِالۡقِسۡطاسِ الۡمُسۡتَقيمِ ﴾ اسراء:۳۵ ﴿أَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَ لا تَكُونُوا مِنَ الۡمُخۡسِرينَ ﴾ شعراء:۱۸۱، ﴿وَ

زِنُوا بِالْقِسْطاسِ الْمُسْتَقيمِ ﴾ ۱۸۲،﴿وَ لا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْياء
هُمْ وَ لا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدينَ ﴾۱۸۳﴿وَ السَّماءَ رَفَعَها وَ
وَضَعَ الْميزانَ ﴾رحمٰن:۷ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْميزانِ ﴾۸﴿وَ أَقيمُوا
الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لا تُخْسِرُوا الْميزانَ ﴾۹،﴿وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفينَ ﴾
مطففین ۱﴿الَّذينَ إِذَا اكْتالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴾۲﴿وَ إِذا
كالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴾۳﴿أَ لا يَظُنُّ أُولئِكَ أَنَّهُمْ
مَبْعُوثُون ﴾۴﴿لِيَوْمٍ عَظيم ﴾۵﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعالَمين﴾۶

صاحب مال و دولت ہے بطور مثال ایک دشت و بیان ہے ایک انسان یاایک جماعت اس دشت و بیابان تمام پر قبضہ جمائیں یقیناً ایک انسان بغیر وسائل ذرائع کے آباد نہیں کر سکتے ہیں افراد چاہیئے ۔ یہ انسان ایک طرف تو دشت و بیابان سے تعلق قائم کرنا چاہتا ہے دوسری طرف وہ اجتماع سے تعلق قائم کرنا پڑیگا چاہے دوسرے انسانوں سے تعلق ہوتا ہے انسان مجبور ہے۔ان دونوں کے رشتے میں تناسب جتنا بہتر ہوگا دوسرے پر اثرانداز ہوتا ہے۔تو ہمارے ملک کی اقتصادی ابتری کا سبب حکام اورسرمایہ داران ہیں۔عوام سے استحصال استعمار نے ملک کو برے روزگار کا سامنا کیا ہے پورے ملک کے اقتصاد سود، ملاوٹ، ناپ تول میں عدم توازن بڑھتا

جارہاہے۔

دوسرا ربوبیّت ہے پالنے والے، اس میں زمین، آسمان، سورج، پانی، ہوا ہے یہ سب بھی کسی کے ملکیت میں نہیں ہیں تاکہ وہ دوسرے کو دے دیں تو مالک حقیقی ربوبیت حقیقی کسی انسان کو حاصل نہیں ہے لہٰذا قرآن کریم میں آیا اس مثال کی تقریب کے بعد ﴿وَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ﴾ نماز قائم کرے ﴿وَ يُؤْتُونَ الزَّكاةَ﴾

زکاۃ

کتاب فقہ الزکاۃ ص۴۰ پر علامہ قرضاوی لسان العرب سے نقل کیا ہے زکات فی اللغۃ النماء و البرکۃ والمدح قرآن و حدیث میں ان چار معنوں میں آیا ہے اصطلاح میں اس حصے کو مال کو کہتے ہیں جو شریعت میں مسلمان اپنی جمع کردہ مال سے نکالنے والی مقدار کو کہتے ہیں کبھی زکوٰۃ کے لئے صدقہ بھی آیا ہے ﴿خُذْ مِنْ أَمْوالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِها﴾ توبہ : ۱۰۳ ﴿إِنَّمَا الصَّدَقاتُ لِلْفُقَراءِ﴾ ، ۶۰ قرآن کریم میں یہ کلمہ تیس جگہ آیا ہے ۲۷ جگہ پر نماز سے مقرون آیا ہے سورہ مؤمنون میں ایک آیت کی فاصلے سے آیا ہے مؤمنون: ۴ بعض نے لکھا ہے ۸۲ جگہ کا ذکر کیا ہے یہ مبالغہ پر مبنی ہے انسان محقق کتنا ہی اغوار تاریخ میں طول و عرض میں غور کریں گے عصر حاضر کو بھی شامل کریں گے لوگ دو

گروہوں میں منقسم پائینگے گروہ میسرہ صاحبان مال و دولت دوسرا معسرہ فقر و فاقہ نشین مشکلۃ ناداری والے ملیں گے ہر روز طبقہ معسرہ ترف و بطرہ طغیان ،سرکشی کے پاؤں تلے دبے نظر آئینگے اور طبقہ فقراء اور مساکین محرومین کی تعداد بڑھتے نظر آئینگے یہاں اغنیاء انتہاء شقاوت قساوت سے فقراء کو اپنی مال و دولت بڑھانے کے لئے استعمال پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ خود فقراء کو ایک متاع فروخت جیسا اسواق میں فروخت کا سلسلہ بھی شروع کیا جو آج بھی دنیا میں سلسلہ جاری ہے زکات مفروضۃ ادیان ہے نماز روزہ زکا مخصوص فریضہ دین اسلام کی نوادری نہیں بلکہ حسب آیات قرآن گذشتہ ادیان میں بھی تھا جیسا کہ ان آیات میں آیا ہے

﴿وَ جَعَلْناهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنا وَ أَوْحَيْنا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْراتِ وَ إِقامَ الصَّلاةِ وَ إِيتاءَ الزَّكاةِ وَ كانُوا لَنا عابِدِينَ﴾ انبیاء : ۷۳ مریم: ۵۴ ﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتابِ إِسْماعِيلَ إِنَّهُ كانَ صادِقَ الْوَعْدِ وَ كانَ رَسُولاً نَبِيًّا ﴾﴿وَ كانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلاةِ وَ الزَّكاةِ وَ كانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ﴾ ،۵۵ ﴿وَ لَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثاقَ بَنِي إِسْرائِيلَ وَ بَعَثْنا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً وَ قالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلاةَ وَ آتَيْتُمُ الزَّكاةَ ﴾مائدہ :۱۲ ﴿وَ جَعَلَنِي مُبارَكاً أَيْنَ ما كُنْتُ وَ أَوْصانِي بِالصَّلاةِ وَ الزَّكاةِ ما دُمْتُ حَيًّا﴾ مریم

: ۱۳۱ ﴿وَ ما أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفاءَ وَ يُقِيمُوا الصَّلاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكاةَ﴾ بینہ:۱۵

احکام زکوۃ قرآنیہ

بقرہ:۴۵ ﴿وَ آتُوا الزَّكاةَ﴾،۸۳ ﴿وَ آتُوا الزَّكاةَ﴾،۱۱۰ ﴿وَ آتُوا الزَّكاةَ﴾،۱۷۷ ﴿وَ آتَى الزَّكاةَ﴾،۲۷۷ ﴿وَ آتَوُا الزَّكاةَ﴾ نساء۷۷ ﴿وَ آتُوا الزَّكاةَ﴾،۱۶۲ ﴿وَ الْمُؤْتُونَ الزَّكاةَ﴾ مائدہ :۱۲ ﴿وَ آتَيْتُمُ الزَّكاةَ﴾ اعراف:۱۵۴ ﴿وَ يُؤْتُونَ الزَّكاةَ﴾ انفال :۶۰ ﴿وَ ما تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾

جن چیزوں پر زکاۃ لاگو ہے کتاب تیسیر الفقہ ص۲۶۲

۱۔ذھب والفضہ ۲۔ابل، وبقر، غنائم

زکات

اس وقت مسلمانوں کے پاس نظام سرمایہ داری ہے باہمی تعلقات روابط احزابی بنیاد پر قائم ہے لہٰذا زکوٰۃ خیرات کفارات سربلندی اسلام کے لئے مخصوص نہیں کفر والحاد کے لئے ہے عسرین محرومین معدومین کے لئے دو قسم کے نظام ہیں

نصاب زکوٰۃ

گذشتہ ادوار میں متوسط فقراء مساکین پر صرف ہوتا تھا حکمران امداد سے مست تھے نیز حکومت فقراء مساکین کی زندگی کے بارے میں کوئی کفالت نہیں رکھتے تھے جب اسلام آیا تھا تکامل ضرائب کیا اس کا نام قرآن میں زکات رکھا اساس مفروضے کو زکوٰۃ اسلئے کہا ہے کیونکہ اس سے نفس انسان پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں آیا ہے ﴿خُذْ مِنْ أَمْوالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِها ﴾توبہ:۱۰۳۔اس مال مخروج کی قدر و قیمت کا اندازہ لگا سکتے ہیں اللہ نے اس کی ادائیگی کو نماز سے مقرون کیا ہے جن چیزوں پر زکات واجب ہے وہ عصر رسالت میں اہم درآمدات میں شمار ہوتا ہے قرآن میں ان کا ذکر نہیں آیا ہے وجوب مال پر ہے

مصارف

بیت المال مسلمین اسلام میں اجتماعی اموال کے جمع اور صرف کے ذمہ دار اسلام کے مسئولین بالا ہے جو مال حکومت کے پاس جمع ہوتے ہیں جہاں جمع ہوتے ہیں اس کو بیت المال مسلمین کہتے ہیں ان میں جمع ہونے والا مال فرد شاخص مرکزی محور دائمی ہوتا ہے

(۱) یتیم ہے(۲) مساکین ہے (۳) قربی ہمسایہ (۴) پڑوسی ہمسایہ (۵) صاحب جنب (۶) ابن سبیل (۷) غلام وکنیز و والدین سے محبت کرنے کی ھدایت کی ہے ﴿وَ وَصَّیۡنَا الۡإِنسانَ بِوالِدَیۡهِ حَمَلَتۡهُ أُمُّهُ وَهۡناً عَلی وَهۡنٍ وَ فِصالُهُ فی عامَیۡنِ أَنِ اشۡکُرۡ لی وَ لِوالِدَیۡکَ إِلَیَّ الۡمَصیرُ ﴾لقمان:۱۴﴿وَ إِنۡ جاهَداکَ عَلی أَنۡ تُشۡرِکَ بی ما لَیۡسَ لَکَ بِهِ عِلۡمٌ فَلا تُطِعۡهُما وَ صاحِبۡهُما فِی الدُّنۡیا مَعۡرُوفاً ﴾۱۵ ﴿وَ بِالۡوالِدَیۡنِ إِحۡساناً﴾بقرہ:۸۳﴿وَ بِالۡوالِدَیۡنِ إِحۡساناً ﴾انعام:۱۹۳﴿وَ وَصَّیۡنَا الۡإِنۡسانَ بِوالِدَیۡهِ إِحۡساناً ﴾حقاف:۱۵﴿وَ وَصَّیۡنَا الۡإِنۡسانَ بِوالِدَیۡهِ حُسۡناً ﴾عنکبوت:۸﴿ ﴾مجادلہ:۲۲

۱۔فقراء ۲۔مساکین ۳۔زکات جمع کرنے والے

۴۔مؤلفۃ القلوب ۵۔قیدی کی آزادی ۶۔مقروضان

۷۔ابن سبیل

اس سے کم پر زکوۃ واجب نہیں ہے علی ای حال مقدار زکات مسئلہ اختلافی رہا ہے نصاب زکوۃ کن چیزوں پہ ہیں اور کتنے دیتے ہیں اس کا ذکر قرآن میں نہیں ہے درآمدات اور صرف دونوں متغیرات میں سے ہیں ثوابت نہیں ہے ابھی متعلق زکوۃ اور مقدار زکوۃ معین کرنے کی ضرورت

قرضاوی کہتے ہیں زکوٰۃ مکے میں واجب ہوئی اور وہاں مقدار زکوٰۃ معین نہیں تھی آیات مدنی میں زکوٰۃ پہ تاکید کی ہے اور بعض احکام بیان کئے ہیں نصاب کی متعلقہ مقدار حدود مدنیہ میں ہوئی ہے لیکن مدینہ میں کب ہوئی ہے مشہور ہے کہ دوسری ہجری میں رمضان سے پہلے ہوئی ہے ابن اثیر نے تاریخ میں لکھا ہے کہ زکوۃ نویں ہجری کو ہوئی ہے اور اکثر نے اس کی تائید کی ہے۔

سورہ آل عمران کی آیت انسانی زندگی کے تمام شعبہ حیات پر محیط ہیں۔ جب قرآن میں مال کے نمو زیادہ پر زکوٰۃ آیا ہے ہر قسم ہر نوع جو مال کہا جائے زکوۃ لگے گی۔

۲۔ مال بعنوان رگ حیات انسانی حثیت رکھتا ہے لہذا کسب مال سے عاجز قاصر تک پہنچنا چاہئے۔

۳۔ مال جو انسان کے پاس ہے وہ خالص اسی کا نہیں ہے لیکن اس میں اللہ کا بھی حصہ ہے اس میں نظام کا بھی حصہ ہے لہذا اللہ نے کہا وہ مال جو ہم نے تمھارے پاس امانت رکھا ہے اس کو انفاق کریں نساء :۳۹ ﴿وَ أَنفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ﴾ چنانچہ زاریات:۱۹﴿وَ فِی أَمْوالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَ الْمَحْرُومِ ﴾ چنانچہ لوگ قبرستان میں جا کر عبرت پکڑنے کی بجائے مردوں کے نام پر کھانا لے جاتے ہیں۔ نماز کے ساتھ زکات دے

دیں جتنی آیات میں زکات کا ذکر آیا ہے زکات کی مقدار ذکر نہیں کی ہے
روایات میں آیا ہے کہ نبی کریم نے زکات ڈھائی فیصد معین کی تھی زکات
مال سے انفاق سائل ومحروم کا حق تعین نہیں کر سکتے ہیں قرآن میں نظام مالی کا
ایک ستون زکوٰۃ ہے خالص آپ کا نہیں ہے بلکہ بیشتر حصہ اللہ کا ہے بہر حال
انسان کے مال میں ناداروں کا حق بھی ہے یہ افقی ہے احتیاج کا پہلو ہے اور
انسان کی درآمد فصل متغیر ہے کبھی فصل اچھی ہے کبھی کم آتی ہے اسی لئے کبھی
محتاجوں میں اضافہ ہے کبھی زیادہ ہے انسان ایک عمودی افقی میں ہے اور
ایک عرضی عمودی افق سے مراد مال انسان کی خالص ملکیت میں نہیں ہے
اشتراک ہے اللہ اور بندے کے درمیان یہ زراعت یہ کاشتکاری یہ درختوں
سے حاصل مواد یہ حیوانات سب بندہ اور اللہ کے درمیان مشترکات میں
سے ہیں لیکن ایک مال ہے اور ایک مال خور محتاج مند نیاز مند ہے ایک دفعہ
انسان کے پاس مال بہت ہے لیکن نیاز مند کم ہے ایک دفعہ نیاز مند زیادہ
ہیں زکات ڈھائی فیصد کم ہے لہٰذا زکات نیاز مندوں کے حساب سے کم ہے

جمع وصرف دونوں بے دینوں کے ہاتھوں میں ہے۔

ملکوں میں محروموں کی تعداد میں روز افزوں کے بےبسی بے چارگی کی
برگشت درآمدات میں اجر ومستاجر، فقراء و اغنیاء میں عدم توازن مخالفین کو
روکنے اور انہیں سزاؤں کے سامنے نہ کرنے سے ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں

اس مسئلے کو ابتداء اسلام میں سر فہرست بطور اعلانیہ نافذ کیا۔دور جاہلیت میں درآمدات کا ایک بڑا حصہ رباء سود خوری سے آتا تھا۔ان سود خوروں میں سے ایک نبی کریمؐ کے چچا عباس بھی تھے۔نبی کریم نے اہل مکہ کے تسلیم ہونے کے بعد کعبے میں داخل ہوئے اور کعبہ کے دروازے پے کھڑے ہو کر اپنے اسلامی منشور کو اٹھایا،ان میں سے ایک یہ تھا کہ جن لوگوں نے سود دینا ہے اس کو ملغا کیا جاتا ہے اور صرف اصل رقم ہی واپس کرنی ہوگی اور سب سے پہلے چچا عباس کے سود کو روکنے کا اعلان کرتا ہوں۔قرآن کریم میں سود جو کہ حد سے زیادہ رائج تھے اور کوئی درآمدات،مخصوص کاروبار نہیں چلتے تھے تو لہٰذا پہلے مرحلے میں قرآن کریم نے فرمایا﴿ لا تَـأْكُـلُوا الرِّبَوا ﴾سود دگنا تگنا چوگنا نہ کھائیں انصاف کریں۔دوسرے مرحلے کی آیات میں آیا ہے ربا مال کو نہیں بڑھاتے۔تیسرے مرحلے میں فرمایا ہمارے منع کے بعد اگر کسی نے ربا لیا تو یہ اعلان جنگ اللہ تصور ہوگا۔﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ ذَرُوا مـا بَـقِيَ مِنَ الرِّبا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنينَ .بقره.٢٧٨﴾﴿فَإِنْ لَمْ تَـفْـعَـلُـوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ إِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُسُ أَمْـوالِـكُـمْ لا تَـظْلِمُونَ وَ لا تُظْلَمُون.بقره. ٢٧٩ ﴾دوسری آیت ﴿وَ أَخْذِهِمُ الرِّبَوا وَ قَدْ نُهُوا عَنْهُ وَ أَكْلِهِمْ أَمْوالَ النَّاسِ بِالْباطِلِ وَ أَعْتَـدْنـا لِـلْكافِرينَ مِنْهُمْ عَذاباً أَليماً .نساء . ١٦١ ﴾﴿الَّذينَ

يَأْكُلُونَ الرِّبا لا يَقُومُونَ إِلَّا كما يَقُومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطانُ مِنَ الْمَسِّ ذلِكَ بِأَنَّهُمْ قالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبا وَ أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبا فَمَنْ جاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهى فَلَهُ ما سَلَفَ وَ أَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَ مَنْ عادَ فَأُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ .بقره. ۲۷۵﴾

دنیا میں جاری وساری جنگوں کی برگشت قوی اور ضعیف کو جاتی ہے اگر مالدار کسی ضعیف کو نوازتے ہیں اس کو اپنی خوشنودی کیلئے اللہ سبحانہ سے اپنی آخرت میں اجر ثواب کیلئے نہیں بلکہ اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے نوازتے ہیں اس میں کسی قسم کی للّٰہیت نہیں ہوتی ہے قوی اپنے نزدیک میں کسی قوی کو دیکھنا برداشت نہیں کرتے ہیں لہٰذا اس کی کوشش ہوتی ہے دوسرے کے اردگرد ضعیفوں کو ان سے کاٹ کر اپنی طرف لائیں لہٰذا ضعفاء آج تک کوئی امیر آپ کو نہیں ملیں گے جس نے اپنے خالص مال سے کسی ضعیف کو بغیر کسی برے عزائم ونو یا سوء کے امیر دوسرا امیر برداشت نہیں کرتے وہ دوسرے امیروں کو غریب بنانے پر تلے ہوتے ہیں دوسری جنگ علم وجہل کی جنگ چلتی ہے علم وجہل کو پسند نہیں کرتے اسی طرح جہل علم کو پسند نہیں کرتے اسی وجہ سے ہمیشہ تاریخ علماء اور دانشمندان محققین کے خلاف اٹھنے والے جاہلین ہی ہوتے ہیں اسی کو پتہ ہی نہیں علم ہوتا کیا ہے جہل کیا

ہوتا ہے دونوں میں کیا فرق ہے لہٰذا اگر کوئی اس کو جاہل کہیں وہ ناراض ہو جاتا ہے

۳۔مصارف زکات زیادہ تر بے دینوں فساق و فجار یا الحاد میں صرف ہورہا ہے

احکام قرآنیہ میں حکم ربا

﴿الَّـذِيـنَ يَـأْكُـلُـونَ الـرِّبَـا لا يَقُومُونَ إِلَّا كَما يَقُومُ الَّذِى يَتَـخَبَّـطُـهُ الشَّيْطانُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الـرِّبـا وَ أَحَـلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبا فَمَنْ جاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَـانْتَهى فَـلَـهُ مـا سَـلَفَ وَ أَمْرُهُ إِلَى اللَّـهِ وَ مَنْ عادَ فَأُولٰئِكَ أَصْـحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ. بقره: ۲۷۵ ﴾ ﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الـرِّبـا وَ يُـرْبِـى الصَّدَقاتِ وَ اللَّهُ لا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثيمٍ .بقره. ۲۷۶ ﴾ ﴿يـا أَيُّهَـا الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ ذَرُوا ما بَقِيَ مِنَ الرِّبا إِنْ كُـنْتُـمْ مُؤْمِنينَ.بقره.۲۷۸ ﴾ ﴿فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِـنَ الـلَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ إِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُسُ أَمْوالِكُمْ لا تَظْلِمُونَ وَ لا تُظْلَمُونَ . ۲۸۹ ﴾ ﴿وَ إِنْ كـانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلى مَيْسَرَةٍ وَ أَنْ تَـصَـدَّقُـوا خَيْـرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُون.بقره.۲۸۰ ﴾ ﴿يا أَيُّهَـا الَّـذيـنَ آمَنُوا لا تَأْكُلُوا الرِّبَوا أَضْعافاً مُضاعَفَةً وَ اتَّقُوا اللَّهَ

لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ. العمران. ۱۳۰ ﴾ ﴿وَ أَخْذِهِمُ الرِّبَوا وَ قَدْ نُهُوا عَنْهُ وَ أَكْلِهِمْ أَمْوالَ النَّاسِ بِالْباطِلِ وَ أَعْتَدْنا لِلْكافِرِينَ مِنْهُمْ عَذاباً أَليماً. نساء. ۱۶۱ ﴾ ﴿وَ ما آتَيْتُمْ مِنْ رِباً لِيَرْبُوَا فى أَمْوالِ النَّاسِ فَلا يَرْبُوا عِنْدَ اللَّهِ وَ ما آتَيْتُمْ مِنْ زَكاةٍ تُريدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ. روم. ۳۹﴾

۱۔ممکن ہے سیاسی اقتصادی مصنوعی ہو جیسا کہ ۱۴۴۴ھ کورونا کا پروپیگنڈہ

۲۔آمدنیات سے زائد اخراجات کرتے ہیں

۳۔سرمایہ داروں کا شیطانی کردار ہوتا ہے

۴۔حکمرانوں کے حد سے زیادہ تعیشی اخراجات

۵۔اغیار کے بینکوں میں اغیار ملکوں میں یہاں سے مال دولت کی ترسیل

۶۔آسمانی عوامل خشک سالی

یہ حکم اللہ نے بطور مستقیم خود انسان مسلمان کی طرف متوجہ کیا ہے نساء: ۱۳۵﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامينَ بِالْقِسْطِ شُهَداءَ لِلَّه ﴾ رحمٰن آیت ۹ ﴿وَ أَقيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لا تُخْسِرُوا الْميزان ﴾ حدید: ۲۵ ﴿ وَ الْميزانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ﴾انعام: ۱۵۲﴿وَ

أَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَ الۡمِيزانَ بِالۡقِسۡطِ ﴾ مائدہ:٦ ﴿يا أَيُّها الَّذينَ آمَنُوا كُونُوا قَوّامينَ لِلّٰهِ شُهَداءَ بِالۡقِسۡطِ ﴾

مسلم معاشرے کے لئے درپیش اہم مسائل میں سے ایک تقسیم مال میں عدم عدالت وانصاف کی وجہ سے مال ودولت حکمرانوں اورسرمایہ داروں کے ہاں جمع ہوتی ہے وہ لوگ مالک بلارقیب ہوتے ہیں اس وقت جورقابت دکھائی دیتی ہے وہ رقابت بین سرمایہ داران ہے جب چور کوسزانہیں تو چور خود سردار بن کر آسانی سے چوری بھی کر کے ناپید کرتے ہیں اور چور ہی قانون بناتے ہیں اور خود چلاتے بھی ہیں کبھی چور پروروں کو قاضی دکھاتے ہیں چنانچہ احزاب الحادی کے حکمران عوامی عدالت کے نام سے افراتفری کر کے قیادت ملک خائن ان کے خلاف تحقیقات سے جان چھڑانے کے لئے ان عدالتوں کے مقابل میں عوام کی عدالت جانے کی دھمکی دیتے ہیں گذشتہ سال وکی لیکس اور پانامہ لیکس میں دولت چرانے والوں کی فہرست جاری کی۔اس کے بعد عوام میں احساس عدالت آئی معلوم ہوا اس ملک کی دولت کہاں پہنچی ہے حکومتوں نے ساری ملکی دولت کو باہر منتقل کر کے مزید جھاڑو کرنے کے لئے یہاں شور وشرابہ دکھا رہے ہیں کتنی دولت باہر منتقل ہوئی اس کے اعداد وشمار ابھی تک صحیح اعداد نہیں آئے ہیں لیکن تھوڑا سا اندازہ لگانے کے لئے سابقہ چیف جسٹس جناب جاوید اقبال صاحب کا بیان آج

پیر دوربیع الثانی سنہ ۱۴۴۰ھ کو روزنامہ دنیا میں ایوان صدر میں کرپشن تدارک سیمینار سے خطاب میں کہا ہے پاکستان اس وقت ۹۵ ارب ڈالر کا مقروض ہے ۹۵ ارب ڈالر ترقی اور بہتری کے لئے نہیں لیے ہیں حکمرانوں کی عیاشی اسرافی آف شور قسطوں کے لئے لائے ہیں جسٹس صاحب نے بتایا ۵ لاکھ منصوبہ کے لئے ۵۰ لاکھ اور پچاس لاکھ منصوبہ کے لئے پچاس کروڑ کا منصوبہ بنایا ہے جہاں سال میں عدالت کا بحران فقدان ہو وہاں سے افکار و نظریات میں بھی فقدان آتے ہیں۔

قوموں کی بربادی سرمایہ داروں کی عیاشی سے بنتی ہیں کسی بھی معاشرے کی بربادی ویرانی ہمیشہ مالداروں کی تعالب سے ہوتی ہے چنانچہ ﴿وَ إِذا أَرَدْنا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنا مُتْرَفيها فَفَسَقُوا فيها فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْناها تَدْميراً ﴾ اور ہم نے جب بھی کسی قریہ کو ہلاک کرنا چاہا تو اس کے ثروت مندوں پر احکام نافذ کر دئے اور انھوں نے ان کی نافرمانی کی تو ہماری بات ثابت ہوگئی اور ہم نے اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا اسراء:۱۶ ﴿وَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً قَرْيَةً كانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتيها رِزْقُها رَغَداً مِنْ كُلِّ مَكانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذاقَهَا اللَّهُ لِباسَ الْجُوعِ وَ الْخَوْفِ بِما كانُوا يَصْنَعُونَ ﴾ اور اللہ نے اس قریہ کی بھی مثال بیان کی ہے جو محفوظ اور مطمئن تھی اور اس کا رزق ہر طرف سے باقاعدہ

آ رہا تھا لیکن اس قریہ کے رہنے والوں نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا تو خدا نے انہیں بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھا دیا صرف ان کے اعمال کی بنا پر کہ جو وہ انجام دے رہے تھے نحل آیت: ۱۱۲ میں اکثر انبیاء بھی انہی فاسد قوموں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے تھے جن معاشروں پر سرمایہ دار تسلط ہوتے ہیں تمام برائیوں کا سرا انہیں کو جاتا ہے لہٰذا قرآن میں اصلاح معاشرہ کا نکتہ آغاز مال میں خرد برد تلاعب سے باز رکھنے آیا ہے﴿ وَ أَوْفُوا الْكَيْلَ إِذا كِلْتُمْ وَ زِنُوا بِالْقِسْطاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴾اور جب ناپو تو پورا ناپو اور جب تولو تو صحیح ترازو سے تولو اسراء: ۳۵ میں ناپ تول میں توازن برقرار رکھنے کی دعوت دی ہے۔

۶۔ جس وقت بشر دنیا میں ملائیں کا حساب ہوتے تھے اب اربوں کا حساب ہوتے ہیں۔

۷۔ تحدید نسل کا منصوبہ مزدور کش منصوبہ سے زیادہ ملتے ہیں یہ وہی منصوبہ نورانین لگتا ہے۔

۸۔ قرآن کریم میں کلمہ رزق مختلف صیغوں میں نو بار تکرار ہوئے ان آیات میں ترزیق عباد کی ذمہ داری اللہ نے اپنے اختیار میں بنائی ہے

ارزاق کا تصور چاہے تزوق کو لے لیں یا مراحل ابتداء سے دنیا کو درپیش گلوگیر زمین گیر فالج زدہ کرنے کی مسائل میں سے ہے کہ یہ مال انسان کے

پاس کہاں سے آیا ہے اس مال کو کس نے بنایا ہے اس مال میں کتنے فریق شامل ہیں مال کو انفرادی آزادی اقتصادی اجتماعی ضمانت تضامن یا ان دونوں کے درمیان دونوں سے اچھا کو ملا کے نظام پیش کرنے سے پہلے مال کیا۔

دین

احکام قرآنیہ کے عناوین میں سے ایک دین ہے جو سب سے طویل ترین آیت بقرہ:۲۸۲ اور۲۸۳ میں آیا ہے کلمۃ دین تین حروف پر مشتمل ہے ابن فارس متوفی ۳۹۵ھ نے مقاییس میں لکھا ہے حرف د،ی،ن سے مرکب یہ کلمہ ایک اصل ہے وہ دو متضاد معنی ہے انقیاد و ذل دال پر کسرہ دین جزا جیسا کہ فاتحہ﴿مالِکِ یَوْمِ الدِّینِ﴾

۲۔اللہ کی طرف سے نازل منہج الحیات مراد ہے﴿إِنَّ الدِّینَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلامُ﴾

۳۔بمعنی قرضہ ہے بقرہ:۲۴۵﴿مَنْ ذَا الَّذی یُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً فَیُضاعِفَهُ لَهُ أَضْعافاً کَثیرَةً وَ اللَّهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُطُ وَ إِلَیْهِ تُرْجَعُونَ﴾حدید:۱۱﴿مَنْ ذَا الَّذی یُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً فَیُضاعِفَهُ لَهُ وَ لَهُ أَجْرٌ کَریمٌ﴾ادھار دینے والوں کو دس گنا اجر دیں گے مفت میں دینے والوں کو ایک اجر۔امت مسلمہ کو موجودہ زبوں حالی ابتری

دین وشریعت سے دوری خوف از قیامت کا فقدان ہے سرمایہ داران نام و نہاد دینی تنظیمیں جنھوں نے غریبوں کے گھر آٹا کا تھیلی پہنچانے روڈ پر بریانی دینے کی سنت سے بیکاری مفت خوری میں اضافہ کیا ہے شرافت خودداری سے محروم کیا ہے لوگوں نے یہ نعرہ بلند کیا تھا ساتھ ہی یہ نعرہ بھی بلند کرتے تھے شریعت بل نامنظور، ہم داڑھی والوں کو حکومت نہیں کرنے نہیں دیں گے۔سید مہدی حکیم نے کمیونسٹوں کو ووٹ دینا جائز نہیں کا فتویٰ دے کر سزا کے طور پر رات کو ہی ملک چھوڑنا پڑا۔کمیونسٹوں کو ووٹ دینے والے علماء بھی مجرم ہیں ،انتظام مرتضٰی چاہنے والوں کی مرتضٰی بھٹو شریعت اسلام کی بات کرنے والے جماعت اسلامی یا جماعت علماء پاکستان ،توہین رسالت کرنے والوں سے اظہار یکجہتی کیلئے پہلے پہنچتے ہیں۔اس کو کہتے ہیں ہمارا دین ہماری سیاست۔عوام زمین سے رشتہ مالکیت رکھے بغیر وہ نظام نہیں بنا سکتے ہیں نظام اپنی جگہ دو قسم کے ہیں نظام وضعی نظام انسانوں کو چاہیے حاکم بغیر عوام نظام نہیں بنتا ہے حاکم کے لیے پہلے نظام ہونا چاہیے زمین کے عناصر ہر جگہ ایک نہیں ہے زمین کرہ ارض میں مختلف عناصر سے مرکب ہے لہٰذا درخت زراعت کاری شجر کاری ہر ایک جگہ ایک جیسی نہیں ہے زمین کا مالک کوئی بھی نہیں ہوتا ہے زمین کا قابض ہوتا ہے زمین کا قابض ہونے کی اپنی قرائن نشانی ہے لہٰذا ہر زمین صالح نہیں جہاں عوام قیام کریں۔

عوام اپنی جگہ دو قسم کے ہوتے ہیں مستقل آباد ہونے والے ہیں یہاں شجر کاری کاروبار کے لیے آنے والے حکومت صرف مستقل قیام بناتے ہیں نظام بھی وہی بناتے ہیں نظام کے لیے ملک چاہیے نظام خواتین کے گلے میں لگانے والی ہار جیسا جو جواہرات موتیوں کو جوڑتے ہیں نظام یہاں مستقل رہنے والوں کے لیے چاہیے ملک کے اثاثوں کو بیرون ملک منتقل کرنے والوں کو نہیں چاہیے مسافر کو نظام نہیں چاہیے۔ مجھے انکار امامت پر بلتستان کے پڑوس میں میرے پلاٹ پر بیس سال سے قبضہ جمایا ہوا ہے حقوق کو جائز سلب قرار دیا ہے جامعہ تعلیمات مصباح القرآن قرآن وعترت ڈیرہ غازی خان میری ماں کی ارث کتابخانہ اسلامی سکردو اور قاضی بننے والے علماء کی خمس کی رشوتیں لینے والوں پر الحادیوں سے اتحاد اصرار دلیل ہے آپ کی فقہ بے بنیاد ہے فقہ انسان کو دین اللہ پر ایمان نہیں رکھتی قرآن سے متصادم ہے

قرآن کریم میں احکام ولایت و برائت

دین مقدس اسلام میں ایک انسان مسلمان کے دوسرے انسانوں سے تعلقات کے بارے میں احکام نافذ کیے ہیں وہ کسی سے محبت لگاؤ تعلقات میں آزاد نہیں ہے یہ حکم قریب بعید سے نہیں جوڑا بلکہ اس کو اسلام سے جوڑا ہے ایک انسان مسلمان کو یہ حق نہیں کہ کسی کافر مشرک ادیان منسوخہ یا ملحد

دھری یا مرتد فاسقین تارکین واجبات دین سے محبت ودوستی کرے ﴿لا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ عمران:۲۸ ﴿فَلا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ﴾ نساء:۸۹، ﴿وَ مَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُه﴾ مائدہ۴۔۵، ﴿فَإِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ عمران:۳۱۔۳۲، ﴿إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآؤُا مِنْكُمْ إِنَّا بُرَآؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَاءُ أَبَداً﴾ ممتحنہ:۴، ﴿وَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ﴾ بقرہ:۲۵۷ ﴿وَ الَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ﴾ نساء:۷۶، ﴿إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ﴾ انعام:۱۲۱، ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَ إِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ﴾ توبہ۲۳۔۲۴

قرآن کریم میں جس نکتے کو زیادہ اٹھایا اور دعوت دی اللہ سے ولایت محبت کے علاوہ مؤمن دیندار ایمان داروں سے بھی ولایت محبت رکھے ساتھ ہی کافرین ملحدین مشرکین منافقین بے دینوں بے ایمانوں سے کراہت برائت نفرت رکھیں دین اسلام کے اہم اقدار جس پر تمام اصول و فروع کی عمارت استوار ہے مسلم معاشرے میں حتی خاندانوں گھروں تک

رہتے بھائیوں کے درمیان عداوت اور بغضاء خصماء کی نا گفتہ بہ صورت حال کی برگشت اپنوں سے برأت اغیار واجانب سے ولایت دوستی ہے اس میں ذرہ برابر کمی بیشی توازن کو درھم برھم کرتی ہے جس کی دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ موالات ہیں آخرت میں ان کے ساتھ محشور ہونگے ﴿یَوْمَ لا یُغْنی مَوْلًی عَنْ مَوْلًی شَیْئاً وَ لا هُمْ یُنْصَرُونَ ﴾ جس دن کوئی دوست دوسرے دوست کے کام آنے والا نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی مدد کی جائے گی دخان:۴۱ برأت گرد و پیش میں کافرین بے دین دشمنان اسلام سے دوری اختیار کرنا۔ اسی معنی میں ﴿بَراءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ إِلَى الَّذینَ عاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِکینَ ﴾ میں آیا ہے مسلمانو جن مشرکین سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا اب ان سے خدا و رسول کی طرف سے مکمل بیزاری کا اعلان ہے توبہ:۱

۳ پیغمبر نے مشرکین سے کہا کہ تم ہماری عمل سے بری ہے ہم تمہارے عمل سے بری ہے ﴿وَ إِنْ کَذَّبُوکَ فَقُلْ لی عَمَلی وَ لَکُمْ عَمَلُکُمْ أَنْتُمْ بَریئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَ أَنَا بَریءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴾ یونس:۴۱ ﴿إِذْ قالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآؤُا مِنْکُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ کَفَرْنا بِکُمْ وَ بَدا بَیْنَنا وَ بَیْنَکُمُ الْعَداوَةُ وَ الْبَغْضاءُ أَبَداً حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ ﴾ ممتحنہ:۴ ﴿وَ إِذْ قالَ إِبْراهیمُ لِأَبیهِ

وَ قَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ﴾زخرف:۲۶﴿إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَ رَأَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ﴾بقرہ:۱۶۶ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا﴾احزاب:۶۹۔

کلمات تحقیق جلد۲ص ۲۳۹ بری: برءزید من دینٍ زید

صاحب مقائیس نے لکھا ہے برأ کے دو اصل ہیں باقی ان دو کی طرف برگشت کرتا ہے ایک کا معنی خلق ہے برأ اللہ الخلقَ اللہ نے کائنات کو خلق کیا یبرؤھم برئاً خلق کرنے والا اللہ ہے دوسرا التباعد من الشیء کسی چیز سے دوری اوراس کو زائل کرنے کو: البرء کہتے ہیں

برائت کسی سے لاتعلق روگردانی کے معنوں میں بھی آتا ہے برائت مادہ بری سے آتا ہے بری خلق کو کہتے ہیں عمدۃ الفاظ جلد اص ۱۹۶ یعنی ناک زمین پر رگڑنا

تحریف ولایت

صوفیوں نے کلمہ ولایت میں تحریف کی ہے یعنی ولایت کو نبوت کی جگہ جاگزیں کیا ہے ختم نبوت کے بعد تسلسل ولایت اختلاق کیا ہے ولایت کسے کہتے ہیں اس کے بارے میں کہتے ہیں ولایت تقدیر الٰہی عطیہ الٰہی ہے کسبی نہیں ہے ولی معصوم از خطاء ہوتا ہے ولی غیب جانتے ہیں جب کہ

قرآن میں آیا ہے غیب سوائے اللہ کے کسی کو پتہ نہیں۔

۲۔ ولی کائنات کو مسخر کر سکتے ہیں ولی نبی سے افضل ہیں نبوت سے بالا تر ہے زمان ومکان سے آزاد ہیں یہ بھی باطنیہ کی ضدادیان ساختہ میزائل ہے۔

یہاں چند ابحاث ہیں جو ایک دوسرے سے مربوط ہیں:

۱۔ ایھا الذین آمنوا خطاب مومنین

۲۔ حکم ہے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو

۳۔ دوسرا اثبت ﴿وَ أَقِيمُوا الصَّلاةَ وَ آتُوا الزَّكاة﴾ حج بیت الحرام یہ نواہی یہ اوامر کس کی طرف سے آیا ہے اللہ سبحانہ کی طرف سے آیا ہے ہم کیوں کس لئے کروں جواب تم اس کے بندے ہو نہیں کریں گے تو دردناک عذاب سزا ملے گا جو تمہاری وہم وخطور سے باہر ہے تم اس کے بندے ہو اس کی بندگی سے رہائی ناممکن ہے۔

قرآن کریم میں احکام لہو ولعب

امت اسلامیہ کے لئے لاحق المیوں میں سے ایک علماء وفقہاء کھیل کود جو کہ دین وشریعت کے علاوہ عقل ووجدان نے بھی اس کی مذمت کی ہے جن اعمال کو اطفال انجام دیتے تھے حوزات علمیہ کے فارغ افاضل اپنے علاقے کے جوانوں کو تحفے میں دیتے ہیں آج بڑے فخر سے کرتے ہیں جو آیات

محکمات میں اللہ نے لہو ولعب کہہ کر مذمت کی ہے یہ عمل آج بھاری بھر کم بجٹ سے ہماری حکومت انجام دیتی ہے امور مملکت سنبھالنے والے نظام مملکت چھوڑ کر یہاں آجاتے ہیں اوقات یہاں صرف ہونے لگے ہیں۔ آج لہو ولعب میں چنداں فرق نہیں رہا ہے نہ ان کی تعداد کسی محدود میں آتی ہے اگر لہو ولعب کی سادہ تعریف کی جائے تو یہ مناسب ہوگا ہر وہ فعل جو احکام الٰہی شریعت کو پیچھے رکھنے میں زیادہ کردار رکھتے ہیں جو کہ بالغ و عاقل ہونے کے بعد شرف انسانی کے خلاف ہے قرآن کریم کی چندین آیات میں انسان مسلمان کو ان اعمال بیہودہ ولا حاصل سے باز رہنے کا کہا ہے جہاں اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے میں نے جن وانس کو فعل عبث کے لئے خلق نہیں کیا ہے لہو و لعب دونوں افعال واعمال عابثین ہیں۔

لعب، لعاب سے بنی ہے لعاب بچے کی زبان سے نکلنے والے پانی کو کہتے ہیں جو بے اختیار نکلتا ہے۔ خود کو سنبھالنا نہیں آتا ہے اس کو روکنا اس کی قدرت اختیار میں نہیں اگر کہیں گے کہ اس نے کھیل کھیلا ہے یعنی اس سے بے اختیار بغیر سمجھے صادر ہوا ہے مواخذہ نہ کریں یعنی یہ عمل انسان عاقل سمجھ دار کیلئے عیب ہے لہٰذا قرآن میں اس کی مذمت کی گئی ہے دنیا میں تازہ آنے والے ایسے افعال عقل آنے کے بعد نہیں کرنا چاہئے ﴿وَ ما هذِهِ الْحَياةُ الدُّنْيا إِلاَّ لَهْوٌ وَ لَعِبٌ﴾ عنکبوت:۶۴ ﴿وَ ذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ

لَعِباً وَ لَھُوا ﴾ انعام:۷۰ ﴿قالُوا أَ جِئتَنا بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِبینَ ﴾انبیاء:۵۵ ﴿وَ ما خَلَقْنَا السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَیْنَهُما لاعِبینَ ﴾دخان:۳۸۔

یعنی جو افعال واعمال بے ھودہ بے مقصد بے منطق انجام دیتا ہے اگر اس سے پوچھا جائے تم نے یہ کیا کیا تو اس کے پاس جواب معقول نہیں ہوتا ہے عام طور پر جتنے بھی غلط کاریاں جب ان سے ان اعمال کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو خاموش ہو جاتا ہے یعنی غلطی کی ہے بچگانہ یا فاقد العقول جسے عرف عام میں بچگانہ حرکت کہتے ہیں' صاحبان عقل وشعور کا گانا گانا موسیقی سننا لہو میں آتا ہے

احکام لہو ولعب

﴿ ثُمَّ ذَرْهُمْ فی خَوْضِهِمْ یَلْعَبُونَ ﴾انعام۹۱ ﴿فَذَرْهُمْ یَخُوضُوا وَ یَلْعَبُوا حَتَّی یُلاقُوا یَوْمَهُمُ الَّذی یُوعَدُونَ ﴾زخرف: ۸۳ ﴿فَوَیْلٌ یَوْمَئِذٍ لِلْمُکَذِّبینَ (11)﴾طور:۱۱، ﴿الَّذینَ هُمْ فی خَوْضٍ یَلْعَبُونَ ﴾۱۲ ﴿فَذَرْهُمْ یَخُوضُوا وَ یَلْعَبُو﴾معارج:۴۲

اعراض از حکم قرآن

عقلاء قدیم زمانے سے بچوں کو یہ اجازت دیتے تھے کہ وہ الٹی سیدھی

سرگرمیاں کریں تا کہ اس کے اعضاء و جوارح عضلات حرکت میں آجائیں بچہ ایک عرصہ تکالیف شرعی سے آزاد رہتا ہے انسان نابالغ جو بھی سرگرمی انجام دیتے ہیں عرب نے اس کا نام فعل عبث رکھا ہے۔یعنی افعال واعمال بے ھودہ بے مقصد بے قیمت جز وقتی سرگرمی بے سند و بے منطق بے دلیل سرگرمیاں انجام دیتے ہیں جو فاقد العقول فعل عبث فاقد عقل و شعور والے کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی سمجھنا چاہیے کہ اللہ نے ہمیں فعل عبث کیلئے بطور عبث خلق نہیں کیا ہے مؤمنون:۱۱۵ ﴿أَ فَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا﴾ جس عمل میں کوئی غرض و غائیت نہ ہو جیسا کہ ﴿أَ تَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ﴾ شعراء:۱۲۸ فعل عبث کے مقابل میں ایسی سرگرمیاں ہیں جو انسان عاقل اعلیٰ و ارفع اھداف و غایات رکھنے والے انجام نہیں دیتے جو بھی افعال و اعمال اعلیٰ ارفع نہیں ہیں یا اس کو روکتے ہیں اس کو لھو ولعب کہتے ہیں مفردات راغب میں لکھا ہے کلمہ لھو لھی سے بنا ہے مفردات ص ۴۸۷ ”ما یشغل الانسان عمّا لایعنیہ و یھمہ“۔ جو اس کے لئے اہمیت کا حامل ہے جو کرنا چاہئے اس سے دور رکھے یہاں سے دنیا کے لئے سرگرمیاں جو آخرت سے دور رکھتی ہیں اسی لئے اس کو لھو کہا ہے لھو ایک بڑا مزموم عمل ہے اللہ فرماتا ہے اگر لھو اچھا ہوتا تو ہم کرتے۔

یہ بات قرآن کی وہ آیات رد کرتی ہیں آیت دین۔آیت محرمات نکاح

امۃ طلاق وغیرہ میں کتنی تفصیل بیان کی ہے اگر قرآن میں بیان کلیات تک محدود ہوتی تو مندرجہ بالا موضوعات میں اتنی تفصیل سے بیان کرنے کی حکمت کیا ہوسکتی ہے ذیل میں اسکے چند نمونے پیش کرتے ہیں

احکام وصیت

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةُ لِلْوالِدَيْنِ وَ الْأَقْرَبينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقينَ﴾ بقرۃ:۱۸۰، ﴿فَمَنْ خافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفاً أَوْ إِثْماً فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحيمٌ﴾ ۱۸۲

احکام قیام حکومت اسلام

آیات محکمات میں پایا جاتا ہے چنانچہ ایک برادر نے استفسار بھی کیا تھا اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کم از کم میرے لئے واجب نہیں میں اپنے گھر میں اھل وعیال عزیز واقارب کو مسلمان نہیں بنا سکا چہ جائیکہ میں ملک میں حکومت اسلامی قائم کرنے کی صدا بلند کروں میں جن علماء کو علم و ایمان کا پیکر سمجھتا تھا جنہوں نے حکومت اسلامیۃ کے لئے موقع محل پر جب ملک میں ان کو پذیرائی ملی ایوان میں پہنچے ضد اسلام والوں سے اتحاد کئے سرفہرست قبلہ مودودی جس نے ایوب خان کی جگہ فاطمہ جناح بے حجاب بین الاقوامی

خواتین کے نمائندگی کرنے والی کی حمایت کی۔ مستشرقین غرب اوران کے پروردہ مستشرقین مشرقی بن کر تجدید اسلام کیصدا بلند کی۔ امام خمینی متوفی ۱۴۰۹ھ نے نجف میں قیام کے دوران علماء فقہاء کو قیام حکومت اسلامی کی دعوت دی حکومت ملنے کے بعد بے اساس بے سند فقہ جعفری کے شعار بلند کیا رسومات بادشاہان مجوسی کی عید نوروز کو عید سعید کہا مشرکین مجوسی عید نوروز کو زندہ رکھا ملک کی تاریخ شمسی رکھی مجلس نے جواز متعہ کا بل پاس کیا

۲۔ پاکستان میں علامہ عارف حسینی عالم دین باعمل انقلاب اسلام کے داعی حامی نے ضد قرآن عورت سربراہ بن سکتی ہے کا فتوی دیا آغائے ساجد نے کہا ہم اسلامی حکومت کی بجائے بحالی جمہوریت کے داعی بنے شریعت بل داڑھی والوں کا اسلام نہیں چاہیئے چنانچہ ضیاء الحق کی حکومت اسلامی کا سختی سے مقابلہ کیا آپ نے کہا ہماری تمام کاوشیں یا علی مدد کے لئے وقف ہیں سید جواد پاراچناری نے اتحاد اسلامی کے خلاف اتحاد مؤمنین کے داعی بنے

ان آیات میں بعض جگہ حدود کے قریب جانے سے منع کیا ہے حدود سے باہر رہے بعض آیات میں حدود سے تجاوز کرنے سے منع کیا ہے بعض آیات میں حدود کو اقامہ کرنے کی دعوت دی ہے بعض آیات میں حدود کے محافظین کی تعریف کی ہے جہاں حدود کے قریب جانے سے منع کیا ہے وہ جگہ

ہے جہاں دیوار بین اباحہ وحرمت قائم ہے حدود حرمت کی دیوار ہے حدود سے باہر اباحہ کے درمیان ہے

اموال یتیم خواتین مُردوں کے ارث جیسا کہ آیات میں آیا ہے

﴿تِلْکَ حُدُودُ اللَّهِ وَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدِينَ فِيها وَ ذلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ یہ سب الٰہی حدود ہیں اور جو اللہ و رسول کی اطاعت کرے گا خدا اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور درحقیقت یہی سب سے بڑی کامیابی ہے نساء: ۱۳، ﴿وَ مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ ناراً خالِداً فِيها وَ لَهُ عَذابٌ مُهِينٌ﴾ اور جو خدا اور رسول کی نافرمانی کرے گا اور اسکے حدود سے تجاوز کر جائے گا خدا اسے جہنّم میں داخل کردے گا اور وہ وہیں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے ۱۴

حد قتل

﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْأُنْثى بِالْأُنْثى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّباعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ أَداءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسانٍ ذلِکَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدى بَعْدَ ذلِکَ فَلَهُ عَذابٌ

أَلِيمٌ ﴾ بقرہ:۱۷۸، ﴿وَ لَكُمْ فِي الْقِصاصِ حَياةٌ يا أُولِي الْأَلْبابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ ۱۷۹، ﴿مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنا عَلى بَنِي إِسْرائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّما قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً وَ مَنْ أَحْياها فَكَأَنَّما أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً ﴾ مائدہ: ۳۲، ﴿إِنَّما جَزاءُ الَّذِينَ يُحارِبُونَ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَساداً أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيا وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذابٌ عَظِيمٌ ﴾ ۳۳۔

احکامات قرآن پر عمل پیرا ہونے کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں دین اللہ پر عمل پیرا ہونے کے اثرات اس وقت تک نظر میں نہیں آئے گا جب تک تمام احکام قرآنیہ پر عمل پیرا نہ ہو جائیں اللہ کی عبودیت بندگی کے اثرات آخرت میں مرنے کے بعد نظر آئیں گے عذاب آخرت سے نجات پائیں گے اس کی اثرات دنیا میں نظر آنے کے لئے پورا معاشرہ شریعت پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں نظر آئے گا لیکن بعض احکامات ظاہری طور پر نقصان دہ اور زیاں آور نظر آتا ہے کسی بھی قسم کے فوائد وعوائد نظر نہیں آتے ہیں جب انسان اپنے اعمال کے فوائد اور دفع مضرات نہیں دیکھیں گے وہ پورے کا پورا دین پر عمل پیرا نہ ہو جائیں خود اللہ نے بھی قرآن کریم کی ان آیات میں جبر و

اکراہ کی نفی کیا ہے﴿لا اِکراہَ فِی الدِّین ﴾بقرہ:۲۵۶

چنانچہ قرآن کریم کی ان آیات میں ان حقائق پر ایمان لانے کا حکم ہے جب ان حقائق پر ایمان لائیں گے تو وہ مستحق لائق وقابل خطاب ﴿یا أَیُّھا الَّذینَ آمَنُوا ﴾قرار پاتے دیکھیں گے قرآن میں کتنی جگہ﴿یا أَیُّھا الَّذینَ آمَنُوا ﴾سے خطاب کیا ہے ان حقائق پر ایمان لائے بغیر وہ قابل مخاطب آمنوا قرار نہیں پائے۔ایمان باللہ مزدوج ومرکب بنفی واثبات ہے جس کی وضاحت کلمہ طیبہ میں بیان ہوئی ہے''لا الہ الا اللہ'' پہلا حصہ نفی شریک ہے، جب تک نفی شریک مکمل طور پر نہیں کریں گے اللہ مفہوم نہیں بنتے ہیں،نفی شریک کیلئے قرآن کریم میں دو کلمہ آئے ہیں۔

(الف)لاشریک لہ(ب)من دون اللہ

شرک کی تمام متصور صورت کو نفی کرنا ہے۔

(الف)شرک ناس

عوام جاہل نادان اللہ کیلئے شریک بناتے ہیں شکم پرست مولوی اس کو جھوٹ سکھاتا ہے کہتا ہے یہی توحید پرستی ہے کبھی سکھاتا ہے اللہ نے انہی کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے قرآن کریم میں بتوں کو پکارنے سے منع کیا ہے ان آیات میں ملاحظہ کریں۔﴿وَ لا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ما لا يَنْفَعُكَ

وَ لا یَضُرُّکَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّکَ إِذاً مِنَ الظَّالِمینَ ﴾ یونس:۱۰۶
﴿فَلا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلهاً آخَرَ فَتَکُونَ مِنَ الْمُعَذَّبینَ ﴾ شعراء:۲۱۳
﴿وَ لا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلهاً آخَر ﴾ قصص:۸۸﴿ وَ إِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ
إِلی حِمْلِها لا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَ لَوْ کانَ ذا قُرْبی ﴾ فاطر:۱۸

ب۔ اللہ کے لئے اتخاذ شرک کریں

﴿وَ جَعَلُوا الْمَلائِکَةَ الَّذینَ هُمْ عِبادُ الرَّحْمنِ إِناثاً ﴾ ملائکہ اللہ کی بنات ہیں۔ ﴿وَ قالَتِ الْیَهُودُ عُزَیْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَ قالَتِ النَّصاری الْمَسیحُ ابْنُ اللَّهِ ﴾ حضرت عیسیٰ و عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔ شرک بریلوی حضرت محمدؐ عین حقیقت اللہ ہیں۔ اللہ نے خلقت کائنات تدبیر کائنات ان کے سپرد کیا ہے۔

بحث احکام قرآنی کے امتیازات وخاصیات میں سے دعوت شریعت ہے جو قوانین وضعی والوں کو حاصل نہیں ہے نہ فقہ اسلامی والوں کو حاصل رہا ہے وہ نمونہ اسوہ محمد کا ہے دعوت دین و ایمان بنبوت حضرت محمد کو چندین آیات میں اپنی حدود سے تجاوز نہ کرنے کا حکم دیا ہے جسے فقہاء علماء نے تجاوز کر کے ایک فضاء غیر اسلامی طریقہ سے اسلام کا نفاذ بتایا یکے از امتیازات احکام اسلامی دعوت با ایمانیات تھے فقہ اسلامی نے ایمانیات سے یکسرہ چشم پوشی کی ہے۔

شریعت صرف قرآن ہے ایمانیات عبادات معاملات تمام گزشتہ شرائع میں تھے نماز روزہ حج اس وقت سے جاری تھے جیسا قرآن میں آیا ہے لہٰذا ابتداء دعوت میں نماز پڑھتے تھے

عبادت

عبد جیسا کہ ابن فارس ۳۹۵ق نے مقائیس ج۲ص ۲۰۸ ،عین، با، دال سے مرکب کلمہ کے لئے دو اصل بتایا ہے الاول یدل علی لین و ذل والآخر علی شدۃ ولین گویا دونوں ایک دوسرے کی ضد میں نظر آتے ہیں یعنی متضاد ہیں عبد کے ایک معنی لیّن نرمی ذلت بتاتے ہیں جبکہ دوسرا معنی قرآن کریم مین ۱۵۰ سے کچھ زیادہ تکرار سے آیا ہے کلمہ عبد طریق معبد سے بنا ہے یعنی چلا ہوا راستہ قدم کے نیچے دبا ہوا ہموار راستہ کو کہتے ہیں بعیر معبد یعنی تابعدار اونٹ سب کی برگشت صاحب تحقیق درکلمات قرآن نے صلابت شدت طاقت وقدرت کے سامنے ذلت وخاضع بتایا کیونکہ تذلل جہاں ایک طاقت قدرت کے سامنے ہوں گے اس وجہ سے ذلیل ہے صاحب تحقیق اپنی کتاب کی جلد ۸ صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں عبد کا معنی لیّن وذل ہے مفردات میں راغب نے اس کلمہ کے معنی میں لکھا ہے العبودیۃ غایۃ تذلل والعبادہ ابلغ منھا لانہا غایۃ التذلل ولا یستحقھا الامن لہ غایۃ تذلل وھوالافضال وھوسبحانہ یوسف :۴۰ ﴿ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ

﴿أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ اسراء:۵۳ ﴿وَ قُلْ لِعِبادی﴾ لکھا ہے عبودیت کے دو قسم ہیں ایک عبد مسخر ہے اس میں پوری کائنات آتا ہے کائنات میں کوئی مخلوق مستثنٰی نہیں غرور فرعون، ہٹلر، مارکس، لینین، جبار عصر معاصر بھی ایک غیر مرئی طاقت کے سامنے خاضع بے بس مقہور پاتے ہیں

تمام انسانوں میں یہ گرائش موجود ہے کہ وہ ایک بڑی طاقت کے سامنے خواستہ ناخواستہ خاضع ہے چنانچہ بت پرستی کے فلسفہ تراشیوں نے کہا ہے انسان کسی نہ کسی حوالے سے ایک بڑی طاقت وقدرت کے سامنے خاضع ہوتا ہے یہ خضوع اپنی اختیار سے کرتے ہیں جتنے بھی غیر اللہ پرستی کرتے ہیں چاہے ستارہ پرستی ہو یا پانی پرستی ہو اپنی ساخت کی چیز کی پرستی کرتا ہو پہلے عبادت تکوینی کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔

تکوین یعنی وہ عبدیت کو رد نہیں کرسکتے عبد مسخر ہے

﴿وَجَدْتُها وَ قَوْمَها يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطانُ أَعْمالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبيلِ فَهُمْ لا يَهْتَدُونَ﴾ ۲۴

عبد کی جمع عبید کبھی عباد آتا ہے

العبودیت: کے معنی از خود کسی کے سامنے اظہار تذلل اور انکساری ظاہر کرنے کو کہتے ہیں عبادت کا لفظ العبودیت سے زیادہ بلیغ ہے نیز عبادت صرف اور صرف ذات باری تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ﴿أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾

یوسف:۴۰؎ عبد دو قسم کے ہیں۔

عبد بمعنی رق جس کی جمع عبید آتا ہے عبد یعنی عبد کا جمع عباد آتا ہے جب عبداللہ کی طرف اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ ﴿ وَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴾ عمران:۱۸۲ ﴿ وَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴾ انفال:۵۱، ﴿ وَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴾ حج:۱۰ ﴿ وَ ما رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴾ فصلت:۴۶ ﴿ وَ ما أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴾ ق:۲۹

۲۔ دوسرا معنی قوت صلابت کے معنوں میں آتا ہے عبد انف حمیت کے معنوں میں آتا ہے صاحب تحقیق نے لکھا ہے یعنی اطاعت میں ذلت دکھانا ہے۔

احکام قرآنیہ میں تقلید

احکام قرآنیہ میں سے ایک تقلید ہے تقلید اگرچہ احکام تکلیفی میں ہوتے دیکھا ہے اب تو عقائد تاریخ مراسم سب میں ناگزیر ہے تقلید تشدد کرفیو ہے ہوشیار رہو! قرآن قرآن مت کہو احکام میں ہیر پھیر کا سوال مت اٹھاؤ۔ لغت میں گردن میں لٹکانے والے پٹہ، بند یا کوئی اور نشانی کو کہتے ہیں مصطلح فقہ میں قبول قول بلا دلیل کو کہتے ہیں عرف عقلاء اور قرآن میں تقلید کی شدت سے مذمت آئی ہے جو کہ ایک مصداق جلی شرک ہے سورہ توبہ ۳۰ اور ۳۱ میں آیا ہے علماء نصاریٰ اپنے عوام پر تقلید ٹھونسے ہوئے تھے اگر کسی نے دعویٰ کیا

کہ میں مجتہد ہوں ہزار خرافات مذخرفات کھلے عام بول سکتے ہیں یہ دلیل ہے کہ تقلید سنت جاہلیت ہے دوسری صدی کے آغاز سے تا الیٰ یومنا ھذا اور آگے کتنی چلے گی کب تک بشر کو قرآن کریم سے روک کے رکھیں گے وہ علام الغیوب ہی جانتا ہے تقلید صنعت استبداد گراں فاقدان دلیل و منطق ہے تقلید کو رواج دینے کیلئے قرآن کریم پر ناروا دفعات لگا کرامت کی قیادت سے معزول کیا ہے اس میں جو دھاندلیاں ہیں فقہ، بنیاد سے ضد قرآن ہیں اس سے پتہ چلتا ہے ان کے استاد یا اس کا مبتکر ابلیس ہے چونکہ انھوں نے صیغہ راز میں رکھا ہے لیکن ان کے محاورات مصطلحات سے واضح ہے تقلید بلا پدر و مادر، بلا سند ہے ڈر لگتا ہے کہیں ہمارے برخوردار دعویٰ اجتہاد کر کے باپ کے ارتداد کا فتویٰ صادر نہ کریں۔

۲۔ مجتہد نے اگر فتوی درست دیا تو اس کو دو اجر دینگے غلطی کرنے پر ایک اجر ملے گا جو کتب فقہ میں آیا ہے وہ کسی دلیل سے استناد نہیں بلکہ اپنے سے پہلے مجتہدین کے فتوی سے استناد ہے یہ دین سے روگردانی کے علاوہ وسیع و عریض اختیارات کے حامل ہیں غرض نبی کریم نے سورہ توبہ کی ۳۰، ۳۱ کی آیت سے استناد کیا ہے علماء سے دلیل پوچھے بغیر دین لینا شرک جلی ہے دین کو پیچھے کرنے کی بڑی سد تقلید ہے قرآن کریم میں تقلید کی مذمت میں ذیل کی آیات ملاحظہ کریں

﴿وَ إِذا قيلَ لَهُمْ تَعالَوْا إِلى ما أَنْزَلَ اللَّهُ وَ إِلَى الرَّسُولِ قالُوا حَسْبُنا ما وَجَدْنا عَلَيْهِ آباءَنا أَ وَ لَوْ كانَ آباؤُهُمْ لا يَعْلَمُونَ شَيْئاً وَ لا يَهْتَدُونَ﴾ مائدہ:۱۰۴ ﴿وَ إِذا فَعَلُوا فاحِشَةً قالُوا وَجَدْنا عَلَيْها آباءَنا وَ اللَّهُ أَمَرَنا بِها قُلْ إِنَّ اللَّهَ لا يَأْمُرُ بِالْفَحْشاءِ أَ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ ما لا تَعْلَمُونَ﴾ اعراف:۲۸ ﴿قالُوا أَ جِئْتَنا لِتَلْفِتَنا عَمَّا وَجَدْنا عَلَيْهِ آباءَنا وَ تَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِياءُ فِي الْأَرْضِ وَ ما نَحْنُ لَكُما بِمُؤْمِنينَ﴾ یونس:۷۸ ﴿﴾ شعراء: ﴿وَ إِذا قيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا ما أَنْزَلَ اللَّهُ قالُوا بَلْ نَتَّبِعُ ما وَجَدْنا عَلَيْهِ آباءَنا أَ وَ لَوْ كانَ الشَّيْطانُ يَدْعُوهُمْ إِلى عَذابِ السَّعيرِ﴾ لقمان:۲۱ ﴿وَ كَذلِكَ ما أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِكَ في قَرْيَةٍ مِنْ نَذيرٍ إِلاَّ قالَ مُتْرَفُوها إِنَّا وَجَدْنا آباءَنا عَلى أُمَّةٍ وَ إِنَّا عَلى آثارِهِمْ مُقْتَدُونَ﴾ زخرف:۲۳ ﴿قالُوا أَ جِئْتَنا لِتَلْفِتَنا عَمَّا وَجَدْنا عَلَيْهِ آباءَنا وَ تَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِياءُ فِي الْأَرْضِ وَ ما نَحْنُ لَكُما بِمُؤْمِنينَ﴾ انبیاء:۵۳ ﴿قالُوا وَجَدْنا آباءَنا لَها عابِدينَ﴾ شعراء:۷۴ ﴿قالُوا بَلْ وَجَدْنا آباءَنا كَذلِكَ يَفْعَلُونَ﴾ زخرف:۲۲ ﴿بَلْ قالُوا إِنَّا وَجَدْنا آباءَنا عَلى أُمَّةٍ وَ إِنَّا عَلى آثارِهِمْ مُهْتَدُونَ﴾ ۲۳ ﴿وَ كَذلِكَ ما أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِكَ في قَرْيَةٍ مِنْ نَذيرٍ إِلاَّ قالَ

مُتْرَفُوها إِنَّا وَجَدْنا آباءَ نا عَلى أُمَّةٍ وَ إِنَّا عَلى آثارِهِمْ مُقْتَدُونَ﴾

قرآن کریم کی چندین آیات میں کلمہ حدود آیا ہے بعض آیات میں حدود کے قریب جانے سے منع کیا گیا ہے بعض آیات میں حدود سے تجاوز کرنے سے منع کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے شریعت الٰہی کی حدود معیّن ہیں اس میں نئے احکام داخل کرنے اور پرانے احکام سے تعدی کرنے کی اجازت نہیں ہے حدود شریعت کے نزدیک معروف ہے ملکوں کی حدود ہوتی ہیں جائیدادوں کی حدود ہوتی ہیں گھروں کی حدود ہوتی ہیں حدود جمع حد ہے حد اس نشانی کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کے درمیان میں فاصلہ ایک دوسرے کو الگ کرتی ہے دو چیزوں کو ایک دوسرے سے تمیز کرے ایک دوسرے میں متداخل نہ ہو جن آیات میں حدود کا ذکر ہوا ہے وہ احکام شریعت ہیں جن کی مقدار بیان ہوئی ہے احکام شریعت کے متعلق قرآن میں چودہ جگہ پر حد کا ذکر آیا ہے۔ یہاں تک کہ حرمت اور مباح کے بارے میں تفصیل بیان کی ہے اس میں مؤمنین سے خطاب ہے محرمات اور واجبات کا ذکر ہے وہاں تعدی کرنے تجاوز کرنے سے منع کیا ہے ان حدود سے تعدی تجاوز کرنے والوں کو ظالم کہا ہے

احکام قرآنیہ میں سے ایک قسم کھانا ہے

﴿وَ لا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَ تَتَّقُوا وَ

تُصلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَ اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ خبردار خدا کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ کہ قسموں کو نیکی کرنے تقویٰ اختیار کرنے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے میں مانع نہ بناؤ اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے .بقرہ. ۲۲۴، ﴿لا يُؤاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمانِكُمْ وَ لكِنْ يُؤاخِذُكُمْ بِما كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَ اللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴾ خدا تمہاری لغو اور غیر ارادی قسموں کا مواخذہ نہیں کرتا ہے لیکن جس کو تمہارے دلوں نے حاصل کیا ہے اس کا ضرور مواخذہ کرے گا وہ بخشنے والا بھی ہے اور برداشت کرنے والا بھی .۲۲۵ ﴿لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَداوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا وَ لَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قالُوا إِنَّا نَصارى ذلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَ رُهْباناً وَ أَنَّهُمْ لا يَسْتَكْبِرُونَ ﴾ آپ دیکھیں گے کہ صاحبانِ ایمان سے زیادہ عداوت رکھنے والے یہودی اور مشرک ہیں اور ان سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں بہت سے قسیس اور راہب پائے جاتے ہیں اور یہ متکبر اور برائی کرنے والے نہیں ہیں

.مائدہ. ۸۲ ﴿وَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ كَذَّبُوا بِآياتِنا أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَحِيمِ ﴾ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی

وہ سب کے سب جہنمی ہیں. مائدہ. ۱۰

احکام قرآنیہ میں کتمان شہادت

﴿وَ إِنْ كُنتُمْ عَلى سَفَرٍ وَ لَمْ تَجِدُوا كاتِباً فَرِهانٌ مَقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ أَمانَتَهُ وَ لْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَ لا تَكْتُمُوا الشَّهادَةَ وَ مَنْ يَكْتُمْها فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَ اللَّهُ بِما تَعْمَلُونَ عَليمٌ﴾

اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہیں مل رہا ہے تو کوئی رہن رکھ دو اور ایک کو دوسرے پر اعتبار ہو تو جس پر اعتبار ہے اس کو چاہئے کہ امانت کو واپس کردے اور خدا سے ڈرتا رہے ----اور خبردار گواہی کو چھپانا نہیں کہ جو ایسا کرے گا اس کا دل گنہگار ہوگا اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے .بقرہ. ۲۸۳ ﴿وَ الَّذينَ هُمْ بِشَهاداتِهِمْ قائِمُون﴾ اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں. معارج. ۳۳

گواہ﴿وَ اسْتَشْهِدُوا شَهيدَيْنِ مِنْ رِجالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَ امْرَأَتانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَداءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْداهُما فَتُذَكِّرَ إِحْداهُمَا الْأُخْرى وَ لا يَأْبَ الشُّهَداءُ إِذا ما دُعُوا وَ لا تَسْئَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغيراً أَوْ كَبيراً إِلى أَجَلِهِ ذلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَ أَقْوَمُ لِلشَّهادَةِ وَ أَدْنى أَلاَّ تَرْتابُوا إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تِجارَةً

حاضِرَۃً تُدیرُونَہا بَیْنَکُمْ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُناحٌ أَلَّا تَکْتُبُوھا وَ أَشْھِدُوا إِذا تَبایَعْتُمْ وَ لا یُضارَّ کاتِبٌ وَ لا شَھیدٌ وَ إِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّہُ فُسُوقٌ بِکُمْ وَ اتَّقُوا اللَّہَ وَ یُعَلِّمُکُمُ اللَّہُ وَ اللَّہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلیمٌ ﴾بقرہ:۲۷۱،۲۷۹،۲۸۰﴿عمران:۱۳۰روم:۳۹

شہادت روکنا

﴿وَ لا تَکْتُمُوا الشَّھادَۃَ وَ مَنْ یَکْتُمْھا فَإِنَّہُ آثِمٌ قَلْبُہُ﴾بقرہ ۲۸۳:

احکام قرآنیہ میں حکم سرقت

﴿وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوا أَیْدِیَھُما جَزاءً بِما کَسَبا نَکالاً مِنَ اللَّہِ وَ اللَّہُ عَزیزٌ حَکیمٌ .مائدہ.۳۸﴾﴿یا أَیُّھَا النَّبِیُّ إِذا جاءَکَ الْمُؤْمِناتُ یُبایِعْنَکَ عَلی أَنْ لا یُشْرِکْنَ بِاللَّہِ شَیْئاً وَ لا یَسْرِقْنَ وَ لا یَزْنینَ وَ لا یَقْتُلْنَ أَوْلادَھُنَّ وَ لا یَأْتینَ بِبُھْتانٍ یَفْتَرینَہُ بَیْنَ أَیْدیھِنَّ وَ أَرْجُلِھِنَّ وَ لا یَعْصینَکَ فی مَعْرُوفٍ فَبایِعْھُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللَّہَ إِنَّ اللَّہَ غَفُورٌ رَحیمٌ﴾پیغمبر اگر ایمان لانے والی عورتیں آپ کے پاس اس امر پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ کسی کو خدا کا شریک نہیں بنائیں گی اور چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں

گی، اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے سے کوئی بہتان (لڑکا) لے کر نہیں آئیں گی اور کسی نیکی میں آپ کی مخالفت نہیں کریں گی تو آپ ان سے بیعت کا معاملہ کرلیں اور ان کے حق میں استغفار کریں کہ خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ ممتحنہ۔۱۲

گناہ، باغی فعل فواحش

﴿وَ ذَرُوا ظاهِرَ الْإِثْمِ وَ باطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِما كانُوا يَقْتَرِفُونَ﴾ اور تم لوگ ظاہری اور باطنی تمام گناہوں کو چھوڑ دو کہ جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں عنقریب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ لیا جائے گا انعام. ۱۲۰ ﴿قُلْ تَعالَوْا أَتْلُ ما حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَ بِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً وَ لا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ مِنْ إِمْلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ إِيَّاهُمْ وَ لا تَقْرَبُوا الْفَواحِشَ ما ظَهَرَ مِنْها وَ ما بَطَنَ وَ لا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ کہہ دیجئے کہ آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کیا حرام کیا ہے خبردار کسی کو اس کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اپنی اولاد کو غربت کی بنا پر قتل نہ کرنا کہ ہم تمہیں بھی رزق دے رہے ہیں اور انہیں بھی، بدکاریوں کے قریب نہ جانا وہ ظاہری ہوں یا چھپی ہوئی اور کسی ایسے نفس کو جسے خدا نے

حرام کردیا ہے قتل نہ کرنا مگر یہ کہ تمہارا کوئی حق ہو۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی خدا
نے نصیحت کی ہے تا کہ تمہیں عقل آجائے۔ انعام. ۱۵۱ ﴿وَ إِذا فَعَلُوا
فاحِشَةً قالُوا وَجَدْنا عَلَيْها آباءَنا وَ اللَّهُ أَمَرَنا بِها قُلْ إِنَّ اللَّهَ لا
يَأْمُرُ بِالْفَحْشاءِ أَ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ ما لا تَعْلَمُونَ﴾ اور یہ لوگ
جب کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے آباؤ اجداد کو اسی طریقہ پر
پایا ہے اور اللہ نے یہی حکم دیا ہے آپ فرمادیجئے کہ خدا بری بات کا حکم دے
ہی نہیں سکتا ہے کیا تم خدا کے خلاف وہ کہہ رہے ہو جو جانتے بھی نہیں ہو
.اعراف .۲۸ ﴿قُلْ إِنَّما حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَواحِشَ ما ظَهَرَ مِنْها وَ ما
بَطَنَ وَ الْإِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ أَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ ما لَمْ يُنَزِّلْ
بِهِ سُلْطاناً وَ أَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ ما لا تَعْلَمُونَ﴾ کہہ دیجئے کہ
ہمارے پروردگار نے صرف بدکاریوں کو حرام کیا ہے چاہے وہ ظاہری ہوں یا
باطنی اور گناہ اور ناحق ظلم اور بلا دلیل کسی چیز کو خدا کا شریک بنانے اور بلا
جانے بوجھے کسی بات کو خدا کی طرف منسوب کرنے کو حرام قرار دیا ہے
.۳۳ ﴿فَلَمَّا أَنْجاهُمْ إِذا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّما بَغْيُكُمْ عَلى أَنْفُسِكُمْ مَتاعَ الْحَياةِ الدُّنْيا ثُمَّ إِلَيْنا
مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِما كُنْتُمْ تَعْمَلُون﴾ اس کے بعد جب اس نے
نجات دے دی تو زمین میں ناحق ظلم کرنے لگے انسانو! یادرکھو تمہارا ظلم

تمہارے ہی خلاف ہوگا یہ صرف چند روزہ زندگی کا مزہ ہے اس کے بعد تم سب کی بازگشت ہماری ہی طرف ہوگی اور پھر ہم تمہیں بتائیں گے کہ تم دنیا میں کیا کررہے تھے. یونس. ۲۳ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسانِ وَ إِيتاءِ ذِي الْقُرْبى وَ يَنْهى عَنِ الْفَحْشاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ بیشک اللہ عدل, احسان اور قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بدکاری, ناشائستہ حرکات اور ظلم سے منع کرتا ہے کہ شاید تم اسی طرح نصیحت حاصل کرلو. نحل. ۹۰ ﴿وَ لُوطاً إِذْ قالَ لِقَوْمِهِ أَ تَأْتُونَ الْفاحِشَةَ وَ أَنْتُمْ تُبْصِرُونَ﴾ اور لوط کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم آنکھیں رکھتے ہوئے بدکاری کا ارتکاب کررہے ہو. نمل. ۵۴

احکام قرآنیہ میں قتل اولاد

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلادَهُمْ سَفَهاً بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ حَرَّمُوا ما رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِراءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَ ما كانُوا مُهْتَدِينَ﴾ یقیناً وہ لوگ خسارہ میں ہیں جنہوں نے حماقت میں بغیر جانے بوجھے اپنی اولاد کو قتل کردیا اور جو رزق خدا نے انہیں دیا ہے اسے اسی پر بہتان لگا کر اپنے اوپر حرام کرلیا یہ سب بہک گئے ہیں اور ہدایت یافتہ نہیں ہیں. انعام. ۱۴۰ ﴿قُلْ تَعالَوْا أَتْلُ ما حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا

بِهِ شَيْئاً وَ بِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً وَ لا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ مِنْ إِمْلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ إِيَّاهُمْ وَ لا تَقْرَبُوا الْفَواحِشَ ما ظَهَرَ مِنْها وَ ما بَطَنَ وَ لا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴾ کہہ دیجئے کہ آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کیا حرام کیا ہے خبردار کسی کو اس کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اپنی اولاد کو غربت کی بنا پر قتل نہ کرنا کہ ہم تمہیں بھی رزق دے رہے ہیں اور انہیں بھی اور بدکاریوں کے قریب نہ جانا وہ ظاہری ہوں یا چھپی ہوئی اور کسی ایسے نفس کو جسے خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر یہ کہ تمہارا کوئی حق ہو یہ وہ باتیں ہیں جن کی خدا نے نصیحت کی ہے تا کہ تمہیں عقل آ جائے ۱۵۱ ﴿وَ لا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ إِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كانَ خِطْأً كَبِيرا. اسراء ۳۱﴾ ﴿يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذا جاءَكَ الْمُؤْمِناتُ يُبايِعْنَكَ عَلى أَنْ لا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئاً وَ لا يَسْرِقْنَ وَ لا يَزْنِينَ وَ لا يَقْتُلْنَ أَوْلادَهُنَّ وَ لا يَأْتِينَ بِبُهْتانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَ أَرْجُلِهِنَّ وَ لا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾ پیغمبر اگر ایمان لانے والی عورتیں آپ کے پاس اس امر پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ کسی کو خدا کا شریک نہیں بنائیں گی اور چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں

کریں گی، اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے سے کوئی بہتان (لڑکا) لے کر نہیں آئیں گی اور کسی نیکی میں آپ کی مخالفت نہیں کریں گی تو آپ ان سے بیعت کا معاملہ کرلیں اور ان کے حق میں استغفار کریں کہ خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے ممتحنہ ۱۲

احکام قرآنیہ میں لڑکیوں کا زندہ در گور کرنا

﴿وَ إِذا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَ هُوَ كَظيمٌ ﴾ اور جب خود ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ خون کے گھونٹ پینے لگتا ہے. نحل. ۵۸ ﴿وَ إِذا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِما ضَرَبَ لِلرَّحْمنِ مَثَلاً ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَ هُوَ كَظيمٌ ﴾ اور جب ان میں سے کسی کو اسی لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے جو مثال انہوں نے رحمان کے لئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور غصہ کے گھونٹ پینے لگتا ہے. زخرف. ۱۷ ﴿وَ إِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ ﴾ اور جب زندہ در گور لڑکیوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا. تکویر. ۸

حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینا

﴿وَ لا تَقُولُوا لِما تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هذا حَلالٌ وَ

هـذا حَرامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لا يُفْلِحُونَ ﴾ اور خبردار جو تمہاری زبانیں غلط بیانی سے کام لیتی ہیں اس کی بنا پر یہ نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اس طرح خدا پر جھوٹا بہتان باندھنے والے ہو جاؤ گے اور جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں ان کے لئے فلاح اور کامیابی نہیں ہے۔ نحل ۔۱۱۶

احکام قرآنیہ میں ثقافت

اسلام مسلمان معاشرے میں بہت سی مصطلحات قرآن کے خلاف ہیں جیسے کلمہ آیت کی جگہ معجزہ، ایمان کی جگہ اعتقاد یہ تبدیلی بد نیتی پر مبنی اور سازشی ہے یعنی جو لفظ دشمن استعمال کرتے ہیں آپ کو یہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیئے ﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَقُولُوا راعِنا وَ قُولُوا انْظُرْنا وَ اسْمَعُوا وَ لِلْكافِرِينَ عَذابٌ أَلِيم ﴾ ایمان والو ! راعنا نہ کہا کرو انظرنا کہا کرو اور غور سے سنا کرو اور یاد رکھو کہ کافرین کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔ بقرہ ۔۱۰۴ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوى ثُمَّ يَعُودُونَ لِما نُهُوا عَنْهُ وَ يَتَناجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَ الْعُدْوانِ وَ مَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَ إِذا جاؤُكَ حَيَّوْكَ بِما لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَ يَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْ لا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِما نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَها فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴾ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں راز کی باتوں

سے منع کیا گیا لیکن وہ پھر بھی ایسی باتیں کرتے ہیں اور گناہ اور ظلم اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ راز کی باتیں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو اس طرح مخاطب کرتے ہیں جس طرح اللہ نے انہیں نہیں سکھایا ہے اور اپنے دل ہی دل میں کہتے ہیں کہ ہم غلطی پر ہیں تو اللہ ہماری باتوں پر عذاب کیوں نہیں نازل کرتا حالانکہ ان کے لئے جہنّم ہی کافی ہے جس میں انہیں جلنا ہے اور وہ بدترین انجام ہے۔ مجادلہ۔۸

ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ کسی چیز کی تاریخ لکھنی ہو تاریخ میلادی کی جگہ تاریخ ھجری لکھیں اور اعداد و ھندسہ کو اردو میں لکھیں جہاں تک ممکن ہو ثقافت اسلامی کو استعمال میں لائیں۔

قرآن سے ہٹ کے خودساختہ عبادات مراسم

جن عبادات واجبات مستحبات نفلیات کی استناد قرآن و اسوۂ محمد نہ ہو وہ خودساختہ باطنیہ ہے بہت سی نمازیں روزے عید غدیر عید اضحیٰ وفطر و عاشورا کا اختلاق کیا ہے قرآن کریم سنت و سیرت نبی کریم سے استناد جو قربانی کا ذکر ہے وہ مکہ اور منیٰ سے مربوط ہے اس بارے میں آیات ارکان حج سے متعلق ہے انھوں نے اس کو مکے سے باہر والوں پر لاگو کیا ہے دلیل قرآن و سنت محمد سے نہ ہونے کی وجہ سے انھوں نے دو چیزوں سے اسناد کیا ہے کہا ہے قربانی سنت ابراھیم ہے شریعت اسلام اور حضرت محمد کے اسم مبارک

سے گریز کیا آپ پر ایمان لانے والے اصحاب کو کرنا چاہئے تھا جب کہ پیغمبر تیرہ سالہ مکے دس سال مدینے میں رہے کوئی قربانی کی ہو اس کا ذکر نہیں ملتا ہے اسی طرح اسلام اعیاد ماتم نہیں ہے ہمارے ہاں ایسے اجتماعات احکام قرآن موعظۃ حسنہ حساب کتاب کی بجائے اشعار گوئی کرتے ہیں یہ حکم قرآن کے خلاف ہے

۲۔ دوسرا کلمہ لفظ عید ہے عید مشرکین صلبین کرتے تھے ان کے مراسم تھے چونکہ اطراف واکناف سے لوگ حج کو آتے تھے تو اس میں زیادہ لوگوں کو رغبت دلانے کے لئے انھوں نے اس کو ایک تجارتی موسم بنایا تھا جہاں ہر چیز ان کو میسر آتی خوشیاں مناتے گانے گاتے مشاعرہ کرتے چونکہ مشرکین کے پاس اس کے علاوہ اور کرنے کا کچھ نہیں تھا قرآن جب نازل ہوا تو قرآن نے ان کی بدعتوں پہ پابندی لگائی ہے کہا مشاعرہ نہ کریں گانا نہ گائیں اس کے بجائے اللہ کا ذکر کرنے کی دعوت دی ہے ذکر اللہ کریں وہ کام کریں جس سے اللہ یاد آجائے جو کام مشرکین کرتے تھے وہ اللہ سے منصرف کرنے والے کام ہیں

صلوٰۃ نافلہ

من بدعات الباطنیہ نوافل رواتب پانچ وقت کے لئے دن میں پانچ وقت ۱۷ رکعت واجب ہے جبکہ نفل ۳۴ رکعت بتائی ہے یہ نفلیات بدعت

ہیں لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے گھڑی ہیں جیسے ماہ رمضان کے آخری جمعہ کو دو رکعت نماز ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے عبادات توقفی غیر اللہ عبادت جعل نہیں کرسکتا ہے موسوعۃ کویتی جلد ۲۱ ص ۱۰۰ پر کلمۃ نفل میں لکھا ہے نفل یعنی زیادہ کتاب معجم جواہر ج ۴ ص ۱۹۲ پر آیا ہے نوافل رواتب دن میں ۳۴ رکعت ہے ص ۱۰۲۰ پر ظہر سے پہلے دو رکعت پڑھنے کو کہیں تو یہ عمل بدعت ہے یا سنت نفل ہوگی صاحب جواہر نے مدرک متقدمین کی کتب دی ہے یہ قرب الی اللہ کے لئے بنایا یا دین سے کرواہٹ کے لئے بدنیتی پر مبنی بنایا ہے

شریعت باطنیہ

فقہاء کا یہ کہنا کہ فقہ دامن حدیث میں پرورش پروان چڑی ہے یہ اپنی بنائی گئی عمارت کی تعریف میں لکھا ہے فقہ تو جنگلی درخت مانند ہے خودرو خود داری ہے فقہ دوسری صدی کے آغاز میں بنی ہے جبکہ حدیث تیسری صدی کے آغاز میں بنی ہے حدیث دامن فقہ میں بنی ہے کتاب المصنوع فی المعرفۃ الحدیث الموضوع تألیف علی القاری ھروی المکی متوفی ۱۰۱۴ھ ص ۲۲۱ پر احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ سے نقل کرتے ہیں تین کتابوں کی کوئی اصل نہیں المغازی، الملاحم، والتفسیر۔ یعنی ان تینوں کے بارے میں وارد تمام احادیث مرسل ہیں اس کے علاوہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۳ پر لکھتے ہیں فضائل ہے کہ شیعوں کے اھل البیت کے شان میں کتنی احادیث جعل کیں ہیں ان

کے مقابلے میں فضائل معاویہ کے بارے میں یا خلفاء کے بارے میں لکھی ہے کتب تفسیر کے بارے میں مشہور کتاب مقاتل بن سلیمان کی کتاب ہے دوڑ لگانے والوں میں ایک مقاتل بن سلیمان ہے اسی کتاب المصنوع فی المعرفۃ حدیث الموضوع ص۲۲۳ پر مقاتل بن سلیمان بن بشیر الازدی خراسانی بلخی بصری صاحب تفسیر شافعی نے کہا تفسیر میں مقاتل کے عیال ہے ابن مبارک نے کہا ہے کتنا ذخیرہ علمی ہے کاش اس کی سند ہوتی۔ابن حیّان نے کہا ہے مقاتل اپنی تفسیر یہود و نصاریٰ سے لیتے تھے وہ حدث میں جھوٹ بولتے تھے ابن عدی نے انکے بعض منکرات کا ذکر کیا ہے ضعفاء نے ان سے نقل کیا ہے مقاتل ۱۵۰ھ کو بصرے میں وفات پائے ہیں تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۲۷۹ سے ۲۸۵ تک میزان ص۱۷۳ سے ۱۷۵ تک ان کا ذکر ہے تاریخ بغداد جلد ۱۳ ص ۱۴ سے ۲۱ تک سیوطی نے جلد ۶ ص ۴۲۳ سے ۴۲۴ تک تفسیر مقاتل کا ذکر کیا ہے ان سب میں ان کو جھوٹ سے نسبت دی ہے عمرو ابن عبید بن بابا البصری کتاب الضعفاء تألیف محمد شاکر جلد ا ص ۵۴۱ عمرو ابن عبید بدعت گزار تھا ان کی روایات پر کوئی عمل نہیں کرتے تھے اتنے بڑے عالم ہونے کے باوجود ایک حدیث ان سے قابل تعریف نہیں نکلی ہے تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۲۷۹، وھب بن منبہ متولد ۳۴ھ متوفی ۱۱۰ھ یا ۱۱۳ھ

﴿رَأَیْتَ الْمُنَافِقِینَ یَصُدُّونَ عَنکَ صُدُوداً ﴾نساء : ۶۱
﴿الَّذینَ یَصُدُّونَ عَنْ سَبیلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُونَها عِوَجاً﴾ اعراف: ۴۵
﴿ أُمَماً مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَ مِنْهُمْ دُونَ ذٰلِکَ ﴾اعراف:۱۶۸۔

جس طرح دین صلیبی و یہودی کے متعرض ہونے میں کوئی اشکال و اعتراض نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں عرصہ دراز سے علماء ادیان باطلہ مذاہب فاسدہ کو گردانتے آئے ہیں ادیان و مذاہب بھی دنیا میں پیش آنے والے حوادث واقعات جیسے ہیں دونوں کو دلائل و براہین سے ثابت کرنا ہوتا ہے جس طرح کسی بھی چیز کا ثبوت پرانا ہونے سے ثابت نہیں ہوتا ہے دلیل سے محروم ہو نے کی وجہ سے دلائل سننے سے ہراساں و پریشان ہوتے ہیں گھبراتے ہیں ان کے لئے دلائل مثل صاعقہ ہوتے ہیں۔

احکام قرآن عہد و پیمان کے بارے میں

﴿الَّذینَ یَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ میثاقِهِ وَ یَقْطَعُونَ ما أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ یُوصَلَ وَ یُفْسِدُونَ فِی الْأَرْضِ أُولٰئِکَ هُمُ الْخاسِرُون ﴾بقرہ۲۷،﴿وَ أَوْفُوا بِعَهْدی أُوفِ بِعَهْدِکُمْ وَ إِیَّایَ فَارْهَبُونِ ﴾۴۰،﴿أَ وَ کُلَّما عاهَدُوا عَهْداً نَبَذَهُ فَریقٌ مِنْهُمْ بَلْ أَکْثَرُهُمْ لا یُؤْمِنُون ﴾۱۰۰،﴿الْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذا عاهَدُوا ﴾ ۱۷۷،﴿بَلیٰ مَنْ أَوْفیٰ بِعَهْدِهِ ﴾عمران:۷۶،۷۷،﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ

آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ﴾ مائدہ:۱، ﴿وَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ
ميثَاقَهُ الَّذى واثَقَكُمْ بِهِ ﴾ ۷، ﴿فَاعْدِلُوا وَ لَوْ كانَ ذا قُرْبى وَ
بِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ﴾ انعام:۱۵۲، ﴿الَّذينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَ لا
يَنْقُضُونَ الْميثاقَ ﴾ رعد۲۰، ﴿وَ الَّذينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ
ميثاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ ما أَمَرَ اللَّهُ بِهِ ﴾ ۲۵، ﴿وَ لا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ
ثَمَناً قَليلاً ﴾ نحل:۹۵، ﴿ وَ أَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كانَ مَسْؤُلاً ﴾
اسراء:۳۴

احکام قرآن میں حکم حرمت خمر و میسر ہے

شراب اور جوئے دور جاھلیت میں یہ دونوں اپنے عروج پر تھے چونکہ یہ دونوں اپنے عروج پر تھے یک دفعہ ان کا خاتمہ امکان نہیں تھا لہذا اللہ سبحانہ نے اس میں تدریج لائی پہلے مرحلے میں یہ بری چیز ہے نماز کے منافی ہے

۱۔ ﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا تَقْرَبُوا الصَّلاةَ وَ أَنْتُمْ سُكارى﴾ نساء:۴۳ شراب پی کے مستی کے عالم میں نماز مت پڑھو

۲۔ ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فيهِما إِثْمٌ كَبيرٌ وَ مَنافِعُ لِلنَّاسِ وَ إِثْمُهُما أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِما ﴾ بقرہ ۲۱۹ مؤمنین نے پیغمبر سے جوئے اور خمر کے بارے میں پوچھا تو اللہ نے فرمایا خمر اور میسر انسان کو اصل مقصد سے روک کے رکھتا ہے بری چیز ہے یہ حرام ہے

۳۔﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْأَنْصابُ وَ الْأَزْلامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ ﴾مائدہ:۹۰،اس میں خمر جوئے بت پرستی اور استخارے کو عمل شیطان کہا ہے

۴۔﴿إِنَّما یُریدُ الشَّیْطانُ أَنْ یُوقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَداوَةَ وَ الْبَغْضاءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللَّهِ وَ عَنِ الصَّلاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾۹۱

احکام خمر

﴿یَسْئَلُونَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فیهِما إِثْمٌ کَبیرٌ وَ مَنافِعُ لِلنَّاسِ وَ إِثْمُهُما أَکْبَرُ مِنْ نَفْعِهِما﴾بقرہ:۲۱۹

احکام شراب و جوا

﴿یَسْئَلُونَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فیهِما إِثْمٌ کَبیرٌ وَ مَنافِعُ لِلنَّاسِ وَ إِثْمُهُما أَکْبَرُ مِنْ نَفْعِهِما ﴾بقرہ:۲۱۹﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا لا تَقْرَبُوا الصَّلاةَ وَ أَنْتُمْ سُکاری حَتَّی تَعْلَمُوا ما تَقُولُونَ ﴾نساء:۴۳﴿ وَ ما ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَ أَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلامِ ذلِکُمْ فِسْقٌ﴾مائدہ:۳،﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ

وَ الْـمَيْسِـرُ وَ الْأَنْـصَـابُ وَ الْأَزْلَامُ رِجْـسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
فَـاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۹۰﴾، إِنَّـمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ
بَيْـنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ
ذِكْرِ اللَّهِ وَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿۹۱﴾

احکام قرآنیہ میں سے ایک اشعار گوئی ہے

شعر کی تعریف میں جو شعراء نے بتائی ہیں جس میں زیادہ جھوٹ ہو وہ اعلیٰ شعر میں شمار ہوتا ہے شعر تاریخ بشریت میں بہت دیر سے شروع ہوا ہے یعنی ایک سو سال قبل از طلوع اسلام شعر کو رونق پذیرائی ملی ہے لیکن یہ رونق یہ پذیرائی جامعہ بشری میں اشراف میں صاحبان عزت و مقام و منزلت سیادت ریاست والوں تک نہیں پہنچ سکا اوباشوں عیاشوں تک محدود ہے بلکہ پست گرے ہوئے لفنگے شرابی ملحد مادہ پرست منکر دین و دیانت افراد میں رواج پائے تھے ابھی تک ایسا ہی ہے علاقہ بلتستان بواعباس کے تمام قصائد غلو اور شرک پر مبنی ہیں اپنی آخرت کو برباد کر رہے ہیں خاتم النبیین حضرت محمد کو اھل مکہ صادق امین کہتے تھے جب آپ نے آیات قرآنی سنائیں تو آپ کی مذمت نکوہش میں عرب اشراف نے ان کو شاعر کہا اللہ سبحانہ نے قرآن اور نبی دونوں سے دفاع کرتے ہوئے فرمایا قرآن شعر نہیں شعر گوئی ہمارے نبی کے لئے زیب نہیں دیتا ہے قرآن و محمد فدایان اسلام کی شعر سے کراہت کی

وجہ سے پچاس ساٹھ سال شعر و شاعر کا نام لیوا نہیں تھے نبی کریم اور مشرکین مکہ کے درمیان میں جنگ کے شعراء مکہ نے انصار کی مذمت شعر و ہجو سے کی۔ کسی نے حضرت علی سے کہا کہ ان کو جواب دیں تو علی نے فرمایا اگر نبی کریم نے اجازت دی تو جواب دونگا تو کسی شخص نے نبی سے کہا کہ آپ حکم دیں تو علی جواب دینگے لیکن نبی کریم نے علی کو اجازت نہیں دی۔ لہٰذا شعر گوئی پر ایک قسم کی خزاں آئی یہاں تک کہ دور معاویہ میں شعراء مسیحی زانی راشی فاسد معاشرے میں مطعون افراد پر مشتمل تھے شعر اس وقت جس کو اشعر شعراء کہتے تھے ابی الاعلی معری فرزدق اخطل رومی ابو طیب مدعی نبوت ابو نواس جس کسی کا نام لے لیں ان میں کوئی بھی شریف نہیں تھے اصلاً آپ یوں تاریخ میں دیکھیں گے تو ایک شاعر نجیب شریف صادق نہیں ملیں گے مسلمان مؤمن شعر و شاعر کو ضد اسلام ضد قرآن سمجھتے رہے ہم ایک عرصہ طویل سے جن شخصیات کو درد مند دین مدافع آئمہ سمجھتے تھے لیکن وہ اپنے آئمہ کے لئے شعر و شاعر حیات آئمہ کا ایک جز لاینفک تصور کرتے تھے چنانچہ ہمارے پاس دو جلد کتاب آئمتنا کے نام سے ہے حیات آئمہ کے بارے میں جب ہم نے قرآن میں شعر و شعراء لکھنا شروع کیا تو ہمیں آئمہ سے متعلق کتابیں دیکھنا پڑی تو یہ دو کتاب جب دیکھی تو ہر ایک آئمہ کے لئے ایک شاعر مخصوص کئے تھے شاعر علی شاعر امام حسن شاعر امام حسین یہاں ایک

انقلابی عالم دین تھے جو فیصل آباد میں ایک دانشگاہ قائم کئے تھے اس میں عید کارڈ بنائے تھے تو بِسْمِ اللّٰہِ نہیں لکھی تھی یہاں سے میرے دل میں شکوک وشبہات جنم لیے اس نے یہاں روڈ پر ایک بینر لگایا حضرت زہرا کا پوشیدہ پہلو کا بینر لگے تھے کا پردہ ہٹائیں گے یعنی وہ صفات جو حضرت زہرا میں ہے کسی نے نہیں اٹھائی ہے ہم حیران تھے انتظار میں تھے وہ کیا تھیں جلسہ منعقد ہوا وہ پہلو جو پوشیدہ تھے جلسے میں شریک افراد سے پوچھا وہ کیا بتایا زھراء شاعرہ تھیں اپنے بچوں سے شعر میں گفتگو کرتی تھیں

۲۔آپ چھت پے ورزش کرتی تھیں شعر وشعراء وراثت خلفاء بنی امیہ و بنی عباس ہر شاعر وہاں حاضر ہوتے تھے ان کی شان میں کوئی شعر بولتے تھے میرے پاس ایک ضخیم کتاب ہے جس میں جتنے شعراء کو بنی عباس نے شعر گوئی میں اعزاز انعامات دیئے ہیں وہ لکھے ہوئے ہیں دین اسلام کے قرآن کے ممنوع کردہ گمراہ غاوین حرام کو اسلامی بجت سے دینا کیا لمحہ فکریہ نہیں ہے بلتستان میں ایک نام نہاد مشنری ملازم بوا عباس نامی گزرے ہیں وہ مسیحی مشنری جماعت کے مسیحوں کی تبلیغات کا بلتی زبان میں ترجمہ کرتے تھے اسی طرح حضرت علی اور دیگر آئمہ کی شان میں شعر کہتے تھے بلتستان میں عصر معاصر میں نجف میں بعض طلاب اپنی ذہانت وقابلیت کی وجہ سے علوم حوزہ میں اچھا مقام حاصل کئے تھے ہم توقع رکھتے تھے یہ علاقے میں دین

کے معطل اصول وفروع کا احیاء کریں گے اچھی ترویج کریں گے لیکن اس کے برعکس اشعار گمراہ کن شاعر مشتری کو فروغ دیا انہوں نے اسلام آباد میں جامع اہلبیت بنائی اور بھی جگہوں پر مروجہ سکول مدارس قائم کیے لیکن خلاف اسلام بہت اقدام کیئے۔ اپنی تفسیر قرآن میں شعر گوئی کے فروغ میں بہت کردار ادا کیا ایسے مکررات دیکھنے کے بعد اب میرا ذھن فوراً منتقل ہوا کہ عالم متبحر نے اپنی ہی تفسیر میں قرآن کریم کی صراحت مخالفت کی ہے ان حوزات میں تاریخ اسلام ایمانیات کے نصاب نہ ہونے کی وجہ سے اچھے خاصے افاضل کے معتقدات عوام الناس ناز کرتے تھے اسلام کے خلاف بہت چیزیں پوشیدہ تھیں دھوکہ ہوا موقع محل کی تلاش میں رہتے تھے ایران میں آغائے محمدری شہری علم دین وجدید دونوں میں اعلی پائے کے فاضل تھے انھوں نے ایک کتاب موسوعۃ امام علی لکھی ہے میزان الحکمۃ کے نام سے جس میں حروف کے حساب سے احادیث جمع کر کے ابواب بنائے ہیں کلمہ شعر کی تعریف میں لکھا ہے شعر میں حکمت ہے اگر شعر میں حکمت ہے تو دنیا میں ہر قسم کی درسگاہیں ہیں تمام شعبے قائم ہیں شعر گوئی کا کیوں درسگاہ قائم نہیں کرتے۔ تاریخ شعر لکھنے والے لکھتے ہیں تاریخ میں شعر گوئی بہت دیر سے شروع ہوئی ہے میدان شعر گوئی میں اترنے والے ابتداء سے انتہا تک فاسدین ملحدین کردار کے لوگ تھے زانی شرابی فاسد انسان گزرے ہیں آپ

گرچہ ان کو شاعر اھل بیت ہی کیوں نہ کہیں جن جن شاعر کو اھل بیت کا شاعر بتاتے ہیں لیکن نعوذ باللہ اھل بیت جس کو آپ اٹھا رہے ہیں وہ مطعون نہیں تھے شاید نام ان کا لیتے تھے مرام و مقصود قاہر قلعہ الموت فرانس تھے ریشہری نے اپنی موسوعہ میں علی کو شاعر کہا ہے گویا جس کو رسول اللہ نے شعر کہنے سے منع کیا غیاب رسول میں حسب نقل ری شہری علی اپنے گھر میں بزم شعر گوئی رکھتے اور خود شاعر تھے یہ مذہب ضد قرآن ہے۔ یہ علی کو نفس رسول بھی کہتے ہیں شعر رسول کو زیب نہیں دیتے تھے علی کو کیسے زیب دیتے ہیں انھوں نے ان کی دیوان ثابت کی ہے ہمارے دوست آغائے شیخ صلاح الدین اور شیخ محسن نجفی دونوں نے اپنی تفسیر میں شعر کی تعریف میں حیرت انگیز تاثیر گزار کے بعد آئمہ کی شان میں شعر گو دوستان خالص آئمہ قرار دیا آئمہ انہیں خلعت دیتے تھے مذہب فاسد باطنیہ اپنے آئمہ پر تہمت افتراء باندھے شاید ان کے آئمہ اقتدار طلب تھے ﴿وَ الشُّعَراءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغاوُونَ﴾ شعراء ۲۲۴ ﴿أَ لَمْ تَرَ أَنَّهُمْ في‏ كُلِّ وادٍ يَهيمُونَ﴾ ۲۲۵ ﴿وَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ ما لا يَفْعَلُونَ﴾ ۲۲۶ قرآن کریم پر تأسی فقہاء کی حدود اللہ کو تجاوز کرنے والوں کی اقتداء کرتے ہوئے حاشیہ لگایا شعراء سے دفاع کیا ہے آئمہ مثل خلفاء بنی امیہ بنی عباس کے اقتدار کے بھوکے تھے شاعروں کو خلعت پہنائے تھے جائزہ دینے کی بات کی۔ قرآن کریم نے شاعر کو جھوٹے

گمراہ قرار دیا ہے لیکن اس مذھب کے اپنے تمام اجتماعات شعر سے ہوتے ہیں مدعیان دوستدار امیر المومنین اور امام حسن سے دوستی سے کشف غطاء ہوئی شکر الحمد اللہ! اندرون چہرہ سے نقاب ہٹ گیا قرآن کریم میں سورہ یس:۶۹ میں آیا ہے قرآن شعر نہیں ہے ہمارے نبی کو شعر زیب نہیں دیتا ہے امیر المومنین اور آپ کے عزیزوں کیلئے کیسے زیب دے گا تو آپ کا عقل و شعور نہیں کھویا ہے یہ فیصلہ درست قرار پائیں گے یہ اھل البیت سجاد و باقر و صادق نہیں۔ اگر ہے تو ان کی مدح وصفت ہم نے سنی ہے وہ جھوٹ ہے کیونکہ ہم قرآن کو رد نہیں کر سکتے ہیں علماء نے ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا﴾ اس استثنی کو بغیر دلیل اپنے مقصد میں تأویل کیا ہے حالآنکہ یہ استثنا متصل نہیں بلکہ ا استثناء منقطع ہے ہمارے پاس استثناء منقطع کے دلائل ہیں اگر آپ کے پاس استثناء متصل کی کوئی دلیل ہے تو پیش کریں یہیں سے معلوم ہوتا ہے یہ جو آپ اھلبیت کی بات کرتے ہیں یہاں سے شک میں اضافہ ہوتا ہے یہ اھل بیت قیروان قلعہ الموت آل صفوی اہل فرانس ہیں یہ عید پر شعراء کو بلاتے ہیں اس کو بزم امام کہنا غلط ہے اس کو بزم مشاعرہ یا بزم لھویات کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

احکام قرآنیہ میں ناپ تول میں غش

﴿وَ أَوْفُوا الْكَيْلَ إِذا كِلْتُمْ وَ زِنُوا بِالْقِسْطاسِ الْمُسْتَقِيمِ

﴿اسراء:۳۵﴾ ﴿أَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَ لا تَكُونُوا مِنَ الۡمُخۡسِرِينَ ﴾ شعراء:۱۸۱، ﴿وَ زِنُوا بِالۡقِسۡطاسِ الۡمُسۡتَقِيمِ﴾ ۱۸۲، ﴿وَيۡلٌ لِلۡمُطَفِّفِينَ﴾ مطففین:۱

احکام قرآنیہ میں قطاع الطریق

مسافروں کو لوٹنے راستہ روکنے کے احکام

﴿إِنَّما جَزاءُ الَّذِينَ يُحارِبُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَسۡعَوۡنَ فِي الۡأَرۡضِ فَساداً أَنۡ يُقَتَّلُوا أَوۡ يُصَلَّبُوا أَوۡ تُقَطَّعَ أَيۡدِيهِمۡ وَ أَرۡجُلُهُمۡ مِنۡ خِلافٍ أَوۡ يُنۡفَوۡا مِنَ الۡأَرۡضِ ذٰلِكَ لَهُمۡ خِزۡيٌ فِي الدُّنۡيا وَ لَهُمۡ فِي الۡآخِرَةِ عَذابٌ عَظِيمٌ ﴾ مائدہ:۳۳، ﴿إِلَّا الَّذِينَ تابُوا مِنۡ قَبۡلِ أَنۡ تَقۡدِرُوا عَلَيۡهِمۡ﴾ ۳۴

پابندی شعائر اللہ

﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تُحِلُّوا شَعائِرَ اللَّهِ وَ لاَ الشَّهۡرَ الۡحَرامَ وَ لاَ الۡهَدۡيَ وَ لاَ الۡقَلائِدَ وَ لاَ آمِّينَ الۡبَيۡتَ الۡحَرامَ يَبۡتَغُونَ فَضۡلاً مِنۡ رَبِّهِمۡ وَ رِضۡواناً وَ إِذا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطادُوا وَ لا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَآنُ قَوۡمٍ أَنۡ صَدُّوكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرامِ أَنۡ تَعۡتَدُوا وَ تَعاوَنُوا عَلَى الۡبِرِّ وَ التَّقۡوىٰ وَ لا تَعاوَنُوا عَلَى الۡإِثۡمِ وَ

الْعُدْوانِ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ﴾ مائدہ:۲، ﴿جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرامَ قِیاماً لِلنَّاسِ وَ الشَّھْرَ الْحَرامَ وَ الْھَدْیَ وَ الْقَلائِدَ ذٰلِکَ لِتَعْلَمُوا﴾ ۹۷

آیات سجدہ یعنی جن آیات کو سنیں تو سجدہ واجب ہے

اعراف ﴿إِنَّ الَّذینَ عِنْدَ رَبِّکَ لا یَسْتَکْبِرُونَ عَنْ عِبادَتِہِ وَ یُسَبِّحُونَہُ وَ لَہُ یَسْجُدُونَ﴾ ۲۰۶ ﴿وَ لِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ طَوْعاً وَ کَرْھاً وَ ظِلالُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْآصالِ﴾ رعد:۱۵ ﴿﴾ نمل:۴۹

احکام ظلم بر دیگران

﴿وَ لا تَأْکُلُوا أَمْوالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْباطِلِ وَ تُدْلُوا بِھا إِلَی الْحُکَّامِ لِتَأْکُلُوا فَریقاً مِنْ أَمْوالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ بقرہ:۱۸۸ ﴿وَ مَنْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْواناً وَ ظُلْماً فَسَوْفَ نُصْلیہِ ناراً وَ کانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسیراً﴾ نساء:۳۰، ﴿فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذینَ ھادُوا حَرَّمْنا عَلَیْھِمْ طَیِّباتٍ أُحِلَّتْ لَھُمْ وَ بِصَدِّھِمْ عَنْ سَبیلِ اللّٰہِ کَثیراً﴾ ۱۶۰، ﴿وَ أَخْذِھِمُ الرِّبَوا وَ قَدْ نُھُوا عَنْہُ وَ أَکْلِھِمْ أَمْوالَ النَّاسِ بِالْباطِلِ وَ أَعْتَدْنا لِلْکافِرینَ مِنْھُمْ عَذاباً

أَليماً ﴾۱۶۱

اللہ کے راستے کو روکنے والے

﴿وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَساجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فيهَا اسْمُهُ وَ سَعى فى خَرابِها أُولئِكَ ما كانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوها إِلَّا خائِفينَ لَهُمْ فِى الدُّنْيا خِزْىٌ وَ لَهُمْ فِى الْآخِرَةِ عَذابٌ عَظيمٌ﴾ بقرہ:۱۱۴ ﴿وَ إِذا رَأَيْتَ الَّذينَ يَخُوضُونَ فى آياتِنا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فى حَديثٍ غَيْرِهِ وَ إِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطانُ فَلا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمينَ ﴾ انعام:۶۸ ﴿وَ نادى أَصْحابُ الْجَنَّةِ أَصْحابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنا ما وَعَدَنا رَبُّنا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ ما وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قالُوا نَعَمْ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمينَ ﴾ اعراف:۴۴، ﴿الَّذينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبيلِ اللَّهِ وَ يَبْغُونَها عِوَجاً وَ هُمْ بِالْآخِرَةِ كافِرُون ﴾۴۵ ﴿وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أُولئِكَ يُعْرَضُونَ عَلى رَبِّهِمْ وَ يَقُولُ الْأَشْهادُ هؤُلاءِ الَّذينَ كَذَبُوا عَلى رَبِّهِمْ أَلا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمينَ ﴾ ھود:۱۸، ﴿الَّذينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبيلِ اللَّهِ وَ يَبْغُونَها عِوَجاً وَ هُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كافِرُونَ ﴾۱۹

احکام قرآنیہ میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو اللہ بنانے کا حکم

﴿قَالَ أَ غَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلهاً وَ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ اعراف:۱۴۰

اللہ کے حکم کے علاوہ غیر اللہ کا حکم ماننا

﴿أَ فَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَماً﴾ انعام:۱۱۴

﴿وَ مَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلامِ دِيناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرِينَ﴾ عمران :۸۵

دین اسلام کے علاوہ کوئی دین اپنائے

﴿أَ فَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَ لَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ طَوْعاً وَ كَرْهاً وَ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾ عمران:۸۳

فتنہ پردازی کرنا

﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ ما تَشابَهَ مِنْهُ ابْتِغاءَ الْفِتْنَةِ﴾ عمران:۷

فساد پھیلانا

﴿وَ لا تَبْغِ الْفَسادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ﴾ قصص:۷۷

متاع دنیا کے لئے دیوانے بننا

﴿ تَبۡتَغُونَ عَرَضَ الۡحَیاۃِ الدُّنۡیا ﴾نساء:۹۴

اپنے اعمال کو باطل مت کرو

﴿ وَ لا تُبۡطِلُوا أَعۡمالَکُمۡ ﴾محمد:۳۳

صدقات کو منت اذیت سے باطل نہ کرے

﴿یا أَیُّھَا الَّذینَ آمَنُوا لا تُبۡطِلُوا صَدَقاتِکُمۡ بِالۡمَنِّ وَ الۡأَذی ﴾

بقرہ:۲۶۴

جاھلین کی پیروی نہ کریں

﴿ثُمَّ جَعَلۡناکَ عَلی شَریعَۃٍ مِنَ الۡأَمۡرِ فَاتَّبِعۡھا وَ لا تَتَّبِعۡ أَھۡواءَ الَّذینَ لا یَعۡلَمُونَ ﴾جاثیہ:۱۸

گمراہ والوں کی پیچھے مت جائیں

﴿قُلۡ یا أَھۡلَ الۡکِتابِ لا تَغۡلُوا فی دینِکُمۡ غَیۡرَ الۡحَقِّ وَ لا تَتَّبِعُوا أَھۡواءَ قَوۡمٍ قَدۡ ضَلُّوا مِنۡ قَبۡلُ وَ أَضَلُّوا کَثیراً وَ ضَلُّوا عَنۡ سَواءِ السَّبیلِ ﴾مائدہ:۷۷

مشرکین کی پیروی نہ کریں

﴿قُلْ إِنِّی نُهِیتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِینَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ لا أَتَّبِعُ أَهْواءَ کُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَ ما أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِینَ ﴾انعام:۵۶

شہوتوں کے پیچھے نہ جائیں

﴿ وَ یُرِیدُ الَّذِینَ یَتَّبِعُونَ الشَّهَواتِ أَنْ تَمِیلُوا مَیْلاً عَظِیماً ﴾ نساء:۲۷ ﴿وَ اتَّبَعُوا الشَّهَواتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا﴾مریم:۵۹

غیر مؤمنوں کو دوست نہ بنائیں

﴿یاأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لاتَتَّخِذُوا بِطانَةً ﴾عمران:۱۱۸

عوتوں کو دیئے گئے مہریہ سے کوئی طلب نہ کرے

﴿ وَ آتَیْتُمْ إِحْداهُنَّ قِنْطاراً فَلا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَیْئاً أَ تَأْخُذُونَهُ بُهْتاناً وَ إِثْماً مُبِیناً ﴾نساء:۲۰

غیر اللہ اپنا ولی نہ بنائیں

﴿وَ مَنْ یَتَّخِذِ الشَّیْطانَ وَلِیًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْراناً مُبِیناً ﴾نساء:۱۱۹

گواہی مت چھپائیں

﴿وَ لا تَکْتُمُوا الشَّهادَةَ وَ مَنْ یَکْتُمْها فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ﴾ بقرہ:۲۸۳

مؤمنین کا استہزانہ کریں

﴿إِنَّ الَّـذینَ أَجْرَمُوا کانُوا مِنَ الَّذینَ آمَنُوا یَضْحَکُونَ﴾ مطففین: ۲۹

اپنی کفریت پر مصر نہ رہے

﴿کَـذلِکَ نَسْلُکُهُ فی قُلُوبِ الْمُجْرِمینَ﴾ حجر:۱۲، ﴿لا یُؤْمِنُونَ بِهِ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلینَ﴾ ۱۳

احکام مرتدین حبط اعمال

﴿وَ مَـنْ یَـرْتَـدِدْ مِـنْـکُـمْ عَـنْ دینِهِ فَیَمُتْ وَ هُوَ کافِرٌ فَأُولئِکَ حَبِـطَـتْ أَعْمالُهُمْ فِی الدُّنْیا وَ الْآخِرَةِ وَ أُولئِکَ أَصْحابُ النَّارِ هُـمْ فیهـا خالِدُونَ﴾ بقرہ:۲۱۷ ﴿إِنَّ الَّـذیـنَ آمَـنُـوا ثُمَّ کَفَرُوا ثُمَّ آمَـنُـوا ثُـمَّ کَـفَرُوا ثُمَّ ازْدادُوا کُفْراً لَمْ یَکُنِ اللَّهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لا لِیَهْدِیَهُمْ سَبیلاً﴾ نساء:۱۳۷

قرآن میں تدبر نہ کرنے والوں کی مذمت

﴿أَ فَلا یَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَ لَوْ کانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فیهِ

اخْتِلافاً كَثيراً ﴾نساء:۸۲

بے ہودہ بات نہ کریں

﴿وَ الَّذينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴾مؤمنون:۳﴿وَ الَّذينَ لا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَ إِذا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِراماً ﴾فرقان:۷۲﴿وَ إِذا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ﴾قصص:۵۵﴿لا يَسْمَعُونَ فيها لَغْواً وَ لا تَأْثيماً ﴾واقعہ:۲۵﴿لا يَسْمَعُونَ فيها لَغْواً وَ لا كِذَّاباً ﴾نبأ:۳۵﴿لا تَسْمَعُ فيها لاغِيَةً ﴾غاشیہ:۱۱

امتوں کی تکذیب رسول کے باوجود بعث رسول کا سلسلہ جاری رکھنا

﴿ثُمَّ أَرْسَلْنا رُسُلَنا تَتْرا كُلَّ ما جاءَ أُمَّةً رَسُولُها كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنا بَعْضَهُمْ بَعْضاً وَ جَعَلْناهُمْ أَحاديثَ فَبُعْداً لِقَوْمٍ لا يُؤْمِنُونَ ﴾مؤمنون:۴۳﴿وَ ما أَرْسَلْنا في قَرْيَةٍ مِنْ نَذيرٍ إِلاَّ قالَ مُتْرَفُوها إِنَّا بِما أُرْسِلْتُمْ بِهِ كافِرُونَ ﴾سبأ:۳۴﴿وَ لَمَّا جاءَ عيسى بِالْبَيِّناتِ قالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذي تَخْتَلِفُونَ فيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ أَطيعُونِ ﴾زخرف:۶۳

مرتد دوبارہ ہدایت نہیں پائیں گے

عمران:۸۶﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدادُوا كُفراً لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لا لِيَهْدِيَهُمْ سَبيلاً ﴾نساء :۱۳۷

جہنم میں ہمیشہ رہیں گے

﴿ وَ مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دينِهِ فَيَمُتْ وَ هُوَ كافِرٌ فَأُولئِكَ حَبِطَتْ أَعْمالُهُمْ فِي الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ ﴾ اور جو بھی اپنے دین سے پلٹ جائے گا اور کفر کی حالت میں مرجائے گا اس کے سارے اعمال برباد ہوجائیں گئے اور وہ جہنّمی ہوگا اور وہیں ہمیشہ رہے گا ۔بقرہ:۲۱۷

اللہ کے لعنت کا مستحق ہونگے

﴿أُولئِكَ جَزاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَ الْمَلائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعينَ ﴾ان لوگوں کی جزا یہ ہے کہ ان پر خدا ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے عمران:۸۷

عذاب دردناک کا استحقاق قرار پائیں گے

عمران:۱۶۰﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنينَ أَعِزَّةٍ عَلَى

الْکافِرینَ ﴾ ایمان والوتم میں سے جو بھی اپنے دین سے پلٹ جائے گا تو عنقریب خدا ایک قوم کو لے آئے گا جو اس کی محبوب اور اس سے محبت کرنے والی مومنین کے سامنے خاکسار اور کفار کے سامنے صاحبِ عزت، مائدہ:۵۴

ھدایت پانے کے بعد دوبارہ گمراہ ہونا

﴿اِنَّ الَّذینَ ارْتَدُّوا عَلی أَدْبارِهِمْ مِنْ بَعْدِ ما تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَی الشَّیْطانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَ أَمْلی لَهُمْ﴾

بیشک جو لوگ ہدایت کے واضح ہوجانے کے بعد الٹے پاؤں پلٹ گئے شیطان نے ان کی خواہشات کو آراستہ کردیا ہے اور انہیں خوب ڈھیل دے دی ہے محمد:۲۵

احکام قرآن میں استخارات

﴿وَ أَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلامِ ذلِکُمْ فِسْقٌ ﴾ اور جس کی تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کرو کہ یہ سب فسق ہے مائدہ:۳

ایمان سے گریزی تکبر ہے

﴿وَ إِذا قیلَ لَهُمْ تَعالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُؤُسَهُمْ وَ رَأَیْتَهُمْ یَصُدُّونَ وَ هُمْ مُسْتَکْبِرُون﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے حق میں استغفار کریں گے تو سر پھرا لیتے ہیں اور تم

دیکھو گے کہ استکبار کی بنا پر منہ بھی موڑ لیتے ہیں منافقون:۵

احکام زنا وفحشاء

﴿وَ الَّـذانِ يَـأْتِيانِها مِنْكُمْ فَآذُوهُما فَإِنْ تابا وَ أَصْلَحا فَأَعْرِضُوا عَـنْهُما ﴾ اورتم میں سے جوآدمی بدکاری کریں انہیں اذیت دو پھر اگر توبہ کرلیں اوراپنے حال کی اصلاح کرلیں تو ان سے اعراض کرو نساء:۱۶

﴿وَ لا تَـقْرَبُوا الزِّنى إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَ ساءَ سَبيلاً ﴾ اوردیکھو زنا کے قریب بھی نہ جانا کہ یہ بدکاری ہے اور بہت بڑا راستہ ہے اسراء:۳۲﴿وَ لا يَـزْنُونَ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذلِكَ يَلْقَ أَثاماً ﴾اوروہ لوگ خدا کے ساتھ کسی اور خدا کونہیں پکارتے ہیں اورکسی بھی نفس کواگر خدانے محترم قرار دیدیا ہے تو اسے حق کے بغیر قتل نہیں کرتے اورزنا بھی نہیں کرتے

ہیں کہ جوایسا عمل کرے گا وہ اپنے عمل کی سزا بھی برداشت کرے گا فرقان: ۶۸،﴿يُـضاعَفْ لَهُ الْعَذابُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ يَخْلُدْ فيهِ مُهاناً ﴾ جسے روز قیامت دگنا کردیا جائے گا اوروہ اسی میں ذلّت کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ پڑا رہے گا۶۹

معصیت کے لئے قسم کھانا

﴿لا يُـؤاخِـذُكُمُ الـلَّهُ بِاللَّغْوِ فى أَيْمانِكُمْ وَ لكِنْ يُؤاخِذُكُمْ بِما

کَسَبَتْ قُلُوبُکُم ﴾بقرہ:۲۲۵، ﴿ ﴾محمد:۸۹﴿وَ لا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَھِینٍ ﴾قلم:۱۰

اھل کتاب کے ہاتھوں کھانا کھانا جائز ہے

﴿وَ طَعامُ الَّذینَ اُوتُوا الْکِتابَ حِلٌّ لَکُمْ ﴾مائدہ:۵

احکام قرآنیہ میں حکم غلات

غلات کے بارے میں حکم قرآن کریم بیان کرنے سے پہلے خود غلو کسے کہتے ہیں اور کون کون غالی ہے واضح کرنا ضروری ہے غلو مادہ غلیان سے بنا ہے جس کے معنی جوش میں آنا ایک سالن جب کھلے چولہے پر پکاتے ہیں جب جوش میں آتا ہے تو ڈھکن پھینکتا ہے مصطلح شرعی میں کسی ہستی کو حدود بندہ مخلوقیت سے تجاوز کر کے خلافِ قرآن کسی کو مقام الوھیت دیں یا اللہ کا فرزند یا شوون الوھیت سپرد کرنے کا دعویٰ کریں قرآن میں غلو کے بارے میں دو آیات ہیں عام طور پر شیعوں کو غالی کہتے ہیں شیعہ اس کی نفی یا رد کرتے ہیں حالانکہ بریلوی صوفی بھی غلات میں سے ہیں جہاں یہ کہتے ہیں اللہ حضرت محمد کی صورت میں آتا ہے وصل ہے مذاہب کلی طور پر حدود قرآن کریم سیرت عملی رسول اللہ سے متجاوز ہیں ان کے مذہب میں سب چیزیں مراسم غلو ہیں مذہب کی ترویج کیلئے رموزات جعل کئے ہیں

﴿یا أَهْلَ الْكِتابِ لا تَغْلُوا فِی دِینِكُمْ وَ لا تَقُولُوا عَلَی اللَّهِ إِلاَّ الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِیحُ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَ كَلِمَتُهُ أَلْقاها إِلی مَرْیَمَ وَ رُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ رُسُلِهِ وَ لا تَقُولُوا ثَلاثَةٌ انْتَهُوا خَیْراً لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلهٌ واحِدٌ سُبْحانَهُ أَنْ یَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ ما فِی السَّماواتِ وَ ما فِی الْأَرْضِ وَ كَفی بِاللَّهِ وَكِیلاً ﴾نساء :۱۷۱﴿قُلْ یا أَهْلَ الْكِتابِ لا تَغْلُوا فِی دِینِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَ لا تَتَّبِعُوا أَهْواءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَ أَضَلُّوا كَثِیراً وَ ضَلُّوا عَنْ سَواءِ السَّبِیلِ ﴾مائدہ:۷۷﴿﴾ص: ۲۳، ﴿﴾۲۶﴿﴾نازعات :۴۰، ﴿﴾۴۱

قتل نفس محترمہ

نساء:۹۳﴿مِنْ أَجْلِ ذلِكَ كَتَبْنا عَلی بَنِی إِسْرائِیلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَیْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسادٍ فِی الْأَرْضِ فَكَأَنَّما قَتَلَ النَّاسَ جَمِیعاً وَ مَنْ أَحْیاها فَكَأَنَّما أَحْیَا النَّاسَ جَمِیعا ﴾مائدہ:۳۲، ﴿وَ كَتَبْنا عَلَیْهِمْ فِیها أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ الْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَ الْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَ الْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ وَ الْجُرُوحَ قِصاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَ مَنْ لَمْ یَحْكُمْ بِما أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾۴۵﴿﴾انعام:۳۳﴿وَ لا یَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِی حَرَّمَ

اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ﴾فرقان:۶۸

مصطلحات احکام قرآنیہ

وجوب

احکام قرآنیہ میں وجوب عمل کے لئے مختلف متعدد کلمات استعمال کئے ہیں یکے از کلمہ فرض ہے کتاب راغب اصفھانی میں آیا ہے الفرض قطع شی کوئی سخت چیز کو توڑنے کو کہتے ہیں اور اس میں اثر رکھتے ہیں اسی سے مُفرِض ما یقطع الحدید جس سے لوہا کاٹتے ہیں قرآن کریم میں اللہ سبحانہ نے شیطان کے قول کو نقل کیا ہے ﴿وَ قَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيباً مَفْرُوضاً ﴾ نساء:۱۱۸ مفروضا یعنی معلوم مقطوعا عنھم ان سے کاٹیں گے کالایجاب ﴿سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَ فَرَضْنَاهَا﴾ نور:۱ ای اوجبنا العمل بها عليك ﴿إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ ﴾ قصص:۸۵ یعنی اوجب علیک العمل بہ اس پر عمل کرنا واجب گردانا ہے اسی میں سے ہے جب حاکم فرض کرتے ہیں ہر موقع پر فرض کرتے ہیں

فرض مقائیس الغۃ جلد دوم ص ۴۷ ۳ فرض ،فاء،را،ضاد اصل صحیح یدل علی تأثیر فی شیء، کسی چیز میں تأثیر کرنے کو کہتا ہے من جزء او غیرہ فالفرض یقال فرض الخشبۃ لکڑی جوڑنے کو کہتے ہیں لوہا کاٹنے کو کہتا ہے کسی چیز

کوواجب گردا ننے کو کہتا ہے

﴿فَرَضَ اللّٰہُ لَہُ ﴾احزاب:۳۸﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّةَ أَیْمانِکُمْ ﴾ تحریم:۲﴿ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً﴾

دوسرا کلمہ کتب جیسے﴿یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیامُ کَما کُتِبَ عَلَی الَّذینَ مِنْ قَبْلِکُم ﴾ کتب ضم ادیم الی ادیم بالخیاطة ایک چمڑا دوسرے چمڑے سے جوڑنے کو کہتے ہیں کتب السقاء یعنی مشکیزہ بناتا ہے مصطلح جدید میں لکھی ہوئی کتب کوضمت الحروف بعضها الی بعض ایک حروف دورے حروف سے جوڑنے کے بعد کتاب بنتا ہے اصل درکتاب نظم خط اسی لئے قرآن کو کتاب کہا ہے﴿الم ﴾بقرہ:۱،﴿ذٰلِکَ الْکِتابُ ﴾۲﴿قالَ إِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ آتانِیَ الْکِتاب ﴾کتاب اصل میں مصدر ہے لیکن بعد میں لکھی مکتوب کو کتاب کہتا ہے صحیفے کو کتاب کہا ہے ﴿یَسْئَلُکَ أَهْلُ الْکِتابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ کِتاباً مِنَ السَّماءِ ﴾ نساء:۱۵۳﴿وَ لَوْ نَزَّلْنا عَلَیْکَ کِتاباً فی قِرْطاسٍ ﴾انعام:۷﴿قُلْ لَنْ یُصیبَنا إِلاَّ ما کَتَبَ اللّٰهُ لَنا ﴾توبہ:۵۱﴿ الَّذینَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ إِلی مَضاجِعِهِم ﴾عمران:۱۵۴﴿ أُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلی بِبَعْضٍ فی کِتابِ اللّٰهِ ﴾انفال:۷۵﴿کانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتابِ مَسْطُوراً ﴾احزاب:۶﴿وَ کَتَبْنا عَلَیْهِمْ فیها﴾

۳۔لفظ امر ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ﴾ کلمہ امر کلمہ نہی استعمال کرتے ہیں

کتب مقائیس جلد ۲ ص ۴۳۴ کاف ،تاء ، باء اصل صحیح واحد یدل علی جمع شیء بشیء ایک چیز دوسرے چیز کے ساتھ جمع کرنے کو کہتا ہے اسی سے کتاب کو کتاب کہتے ہیں کیونکہ اس میں حروفوں کو جوڑتا ہے

۲۔اطیعوا اللہ و اطیعوا لرسول ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو یعنی جو رسول حکم کریں اگر رسول نہ فرمائیں تو بندہ کو کہاں سے پتہ چلے گا کہ اللہ نے حکم کیا ہے رسول کی اطاعت کو بھی اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے نساء: ۸۰ اور حشر: ۷ اکے تحت رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اولی الامر رسول یا نبی نہیں ہے کہ اس کی اطاعت کو بھی اطاعت اللہ گردانا جائے اولی الامر ایک دفعہ خود رسول ہیں ایک دفعہ رسول کا نصب کردہ ہے اطاعت کا سبب ہونا چاہیئے لہٰذا قرآن میں اللہ نے یا ایھا الناس اطیعوا اللہ اے لوگوں اللہ کی اطاعت کرو نہیں کہا ہے کیونکہ لوگ کہیں گے ہم تیرے وجود کو نہیں مانتے چہ جائے حکم کو مانیں تو اللہ نے ان کو اطاعت کے لئے یہ نہیں کہا کہ میں اللہ کی طرف سے کہتا ہوں لیکن اولی الامر کی اطاعت اللہ کی طرف برگشت نہیں کرتی ہے نہ اولی الامر کی اطاعت اطاعت رسول جیسی ہے اگر ایسا ہوتا ہے تو لفظ اطاعت اولی الامر کے لئے بھی ہوتا لفظ اطاعت تکرار

نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اولی الامر کی اطاعت ہمہ وقت اطاعت رسول جیسی نہیں ہے کیونکہ اولی الامر کی اطاعت صحیح بھی ہوسکتا ہے غلط بھی۔ اطاعت رسول سے منسوب ہوسکتی ہے کیونکہ رسول اللہ مبعوث ہی لوگوں سے اطاعت اللہ کرانے کے لئے آئیے ہیں غلط منسوب نہیں ہوسکتی ہے لہٰذا آیت میں آیا ہے کہ اولی الامر کی حکم کے بارے میں اگر لوگوں میں اختلاف ہوجا ئے اوران میں سے بعض کہیں کہ یہ حکم صحیح ہے اور بعض کہیں یہ حکم غلط ہے تو قرآن فرماتا ہے اس وقت اس حکم کو قرآن وسنت سیرت کی طرف لے جاؤ اگر یہ قرآن وسنت کے مطابق ہے تو یہ حکم درست ہوگا اور اگر قرآن وسنت کے مطابق نہیں ہے تو یہ حکم غلط ہوگا غلط ہونے کی صورت میں رسول پر اولی الامر۔ چنانچہ امیر المومنین کو جب خبر ملی ان کی طرف سے منسوب اولی الامر نے غلط اقدامات کئے ہیں تو علی نے اللہ کی درگاہ میں اس کے فعل سے برائت کا اعلان کیا لہٰذا اولی الامر جو استنباط کرتے ہیں یہ تین حالت سے خالی نہیں یا یہ صحیح ہے یا غلط، غلط ہونے کی صورت میں اس نے ایسا عمداً کیا ہے یا اس سے تقصیر ہوئی ہے لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ مجتہدین کی غلطیوں پر اللہ ان کو اجر دے۔ اگر اس نے عمداً انجام دیا ہے تو مواخذہ کریں تو اس کے لیے طلب مغفرت کرنی چاہئیے انبیاء سے سرزد غلطیوں پر انبیاء نے اللہ کی درگاہ میں طلب مغفرت کی ہے

۱۰۔﴿وَ ما کُنتُم تَستَتِرُونَ أَنْ یَشهَدَ عَلَیکُم سَمعُکُم وَ لا
أَبصارُکُم وَ لا جُلودُکُم وَ لکِنْ ظَنَنتُم أَنَّ اللّٰهَ لا یَعلَمُ کثیراً مِمّا
تَعمَلُونَ ﴾ فصلت:۲۲،﴿وَ ذلِکُم ظَنُّکُمُ الَّذی ظَنَنتُم بِرَبِّکُم
أَرداکُم فَأَصبَحتُم مِنَ الخاسِرینَ ﴾۲۳﴿وَ یُعَذِّبَ المُنافِقینَ وَ
المُنافِقاتِ وَ المُشرِکینَ وَ المُشرِکاتِ الظّانّینَ بِاللّٰهِ ظَنَّ
السَّوءِ عَلَیهِم دائِرَةُ السَّوءِ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیهِم وَ لَعَنَهُم وَ
أَعَدَّ لَهُم جَهَنَّمَ وَ ساءَتْ مَصیراً ﴾فتح:۶،﴿بَلْ ظَنَنتُم أَنْ لَنْ
یَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَ المُؤمِنونَ إِلی أَهلیهِم أَبَداً وَ زُیِّنَ ذلِکَ فی
قُلُوبِکُم وَ ظَنَنتُم ظَنَّ السَّوءِ وَ کُنتُم قَوماً بُوراً ﴾۱۲﴿إِنْ نَظُنُّ
إِلّا ظَنّاً ﴾جاثیہ:۳۲﴿وَ ما یَتَّبِعُ أَکثَرُهُم إِلّا ظَنّاً إِنَّ الظَّنَّ لا یُغنی
مِنَ الحَقِّ شَیئاً ﴾یونس:۳۶﴿وَ أَنَّهُم ظَنُّوا کَما ظَنَنتُم أَنْ لَنْ
یَبعَثَ اللّٰهُ أَحَداً ﴾جن:۷﴿وَ ما هُوَ عَلَی الغَیبِ بِضَنینٍ﴾تکویر:۴

احکام قرآنیہ خواتین پر الحاد و استعمار کے محلات ہجومی

دشمنان اسلام و قرآن مسلمانوں کی مائیں بہنیں بیٹیاں زوجات کو قرآن کریم کے احکامات کے خلاف بغاوت شقاوت قساوت کیلئے ورغلانا ایک دوصدی سے جاری ہے وہ چاہتے ہیں مسلمان خواتین بھی ان کی اپنی خواتین جیسی تمیز محرم و غیر محرم تمیز عزیز و اجنبی کا تصور و مفہوم جس کو عرف

اسلامی میں غیرت ناموس کہتے ہیں کو ختم کریں امام حسین نے میدان کربلا میں اپنے آخری لمحات میں لشکر عمرو بن سعد سے خطاب فرمایا یا شیعۃ آل ابی سفیان ﴿إنْ لَمْ يَكُنْ لَكُم دِينٌ فَكُونُوا أحرارا فى الدُّنيا كم﴾ عمرو سعد نے امام حسین سے کہا ﴿ما ذا تريد يا الحسين عليه السلام﴾ امام حسین نے فرمایا ﴿فقال الحسين ابن على : لا تتعرضوا اهل بيتى ما كنت حياء﴾

جن نکات کو الحاد گروہوں نے خواتین مسلمین کے خلاف اٹھایا وہ سب بے بنیاد بے اساس ہیں کتاب میں تمام کا تسکین جواب کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے صرف نظر کیا تفصیل کیلئے ہماری کتاب قرآن میں مذکر و مونث دیکھیں

۱۔مساوات مرد وزن کا تصور ۲۔ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ

۳۔ ...نُشُوزَهُنّ ... وَ اضْرِبُوهُنَّ

۴۔ الرِّجالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّساءِ ۵۔آدھی گواہی

۶۔حق طلاق مخصوص رجال ۷۔عورت کی حکمرانی کی نفی

۸۔أَ وَ مَنْ يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ ۹ ۔إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ

۱۰۔ناقصات رواج ۱۱۔تعداد ازواج

اگلا مرحلہ اخوان صفاء کا دور ہے

اس نے اپنے منشور میں کہا ہے ہم اسلام کو علم و فلسفے سے دھوئیں گے اسلام کیا ہے نام اسلام سننا بولنا روکنے کے لئے انھوں نے مذھب کا نام اختراع کیا مذھب اھل بیت مذھب اصحاب کے نام سے یہ پہلی جنگ باللہ ہے کہ اللہ کے دین کو روکیں اس کی جگہ مذھب کا اختراع کیا

۲۔ اسلام قرآن ہے اسلام محمد ہے جب تک قرآن اور محمد ہے اسلام مٹ نہیں سکتا ہے انھوں نے پہلے مرحلے میں محمد کو کنارے پے لگانے کے لئے کبھی جانشین محمد وزیر محمد پرورده محمد منصوص من اللہ کی ایسی آیات متشابہات یا غیر مربوط پر ڈا کہ ڈالا علی کو اٹھا کے محمد کو کنارے پر لگایا ہے یہ جنگ باللہ ہے محمد کے ساتھ جنگ ہے اسلام قرآن کو روکنے کے لئے فقہاء بنائے جن کے حسب و نسب سب مجھول ہیں معلوم بھی ہو اللہ کے مقابل میں فتوی دینا جنگ باللہ ہے من لدن ابوحنیفہ الی یومنا ہذٰا فتوی دینے والے جنگ باللہ ہے

۳۔ محمد کا نام مٹ نہیں سکتا ہے جب تک قرآن لوگوں کے درمیان ہو، پوچھیں گے یہ کتاب کس کی ہے یہ کتاب کس نے پیش کی ہے کس کی تصنیف ہے غیر از محمد دنیا میں کوئی انسان نہیں ملے گا جب تک قرآن ہے محمد کا نام زندہ ہے جب محمد کا نام آئے گا قرآن اور محمد دونوں لازم و ملزوم ہیں منافقین اذان میں محمد کا نام لیئے بغیر ان کا نفاقی چہرہ کھل جاتا ہے نہ قرآن مٹا سکتے تھے

لہٰذا حدیث قرآن کے خلاف بنا کر قرآن کو محکوم، حدیث کو حاکم بنایا

کعبۃ اللہ الحرام کی تاریخ تأسیس بانی جو نا قابل تشکیک وتردید ہے وہ وہی ہے جو قرآن عظیم میں آئی ہے اس کی بنیاد پہلے سے تھی ابراہیم خلیل نے اس بنیاد کو اٹھایا ہے اس گھر کی چند خصوصیات ہیں ہر ظالم شقی منافق ناخواستہ اس کے سامنے خاضع ہے جس کسی نے اس کے خلاف اہانت و جسارت کی بدترین دردناک تاریخ میں ثبت ہونے والی سزا بھگتنا پڑی جیسا کہ قصہ فیل قرآن میں ہے کوئی بادشاہ اس کے خلاف برے عزائم لے کر گئے نزدیک پہنچتے ہی ایک دردناک مرض میں مبتلاء ہوئے اطباء کو بلایا اطباء نے کہا آپ کو کوئی مرض نہیں کسی نے آپ کو اس گھر کے بارے میں غلط مشورہ دیا ہے فرقہ باطنیہ سے وابستہ افراد دنیا کے گوشہ و کنار سے آتے ہیں ان کے دلوں میں اس گھر کے لئے بغض وعناد لیکر آتے ہیں کہتے ہیں یہ علی کا زچہ خانہ ہے حالآنکہ اس گھر سے متعلق تصنیف کردہ کتابوں میں یہاں ولادت ہونے والوں کا نام آیا ہے علی کا نام نہیں آیا ہے جس وقت علی پیدا ہوئے ۳۵ عام الفیل اس کا دروازہ کھلا ہوتا تھا کہتے ہیں فاطمہ بنت اسد مومنہ موحدہ تھیں فرزند کی پیدائش کیلئے اگر کعبہ گئی تو حرام ہے کیونکہ نفاس کعبہ کو نجس کرتی ہے یہاں سے واضح ہوتا ہے باطنیہ و بناتہا ضد کعبہ ضد قرآن ضد علی ضد اسلام ہے

☆ بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو دو پہر اور شام کے وقت دروازہ بن کر کے سوجاؤ بچوں کو بغیر اجازت مت آنے دو۔ اس حد تک چھوٹی چھوٹی باتیں قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں ﴿یا أَیُّهَا الَّذین آمَنُوا لِیَسْتَأْذِنْکُمُ الَّذینَ مَلَکَتْ أَیْمانُکُمْ وَ الَّذینَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْکُمْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلاةِ الْفَجْرِ وَ حینَ تَضَعُونَ ثِیابَکُمْ مِنَ الظَّهیرَةِ وَ مِنْ بَعْدِ صَلاةِ الْعِشاءِ ثَلاثُ عَوْراتٍ لَکُمْ﴾ نور:۵۸

☆ ایک عورت نے اپنے نفس کو پیغمبر کیلئے ہبہ کیا اللہ نے اسکو قرآن میں شامل کیا

﴿وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَها لِلنَّبِیِّ﴾ احزاب:۵۰

احکام قرآنیہ میں امر بالمعروف نہی از منکر

تمام معروفات کے رواج تمام منکرات کے روک تھام ان آیات کریمہ پر عمل پیرا ہونے پر متوقف ہے احکام قرآن میں سے ایک امر بالمعروف و نہی از منکر ہے

۱۔﴿وَ لْتَکُنْ مِنْکُمْ أُمَّةٌ یَدْعُونَ إِلَی الْخَیْرِ وَ یَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ﴾ عمران۱۰۴

۲۔﴿کُنْتُمْ خَیْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ﴾ ۱۱۰

۳۔﴿یُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾عمران:۱۱۴

۴۔﴿خُذِ الْعَفْوَ وَ أْمُرْ بِالْعُرْفِ﴾اعراف:۱۹۹

۵۔﴿وَ الْمُؤْمِنُونَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾توبہ:۷۱

۶۔﴿الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتَوُا الزَّكَاةَ وَ أَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾حج:۴۱

۷۔﴿يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَ أْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾لقمان:۱۷

احکام محبت

قرآن کریم میں یہ کلمہ مختلف صیغوں میں تقریباً پچاس بار تکرار ہوا ہے محبت کا معنی کسی کی طرف گرائش چاہت رکھنے کو کہتے ہیں کسی کی طرف گرائش چاہت ویسے ہی نہیں ہوتی جب اس سے کسی قسم کے فوائد کا تصور نہ کریں دنیا میں اہل ادیان میں مسلمانوں میں اپنے معاشرے میں محبتیں ٹوٹ جاتی ہیں دوسرے سے بن جاتی ہیں ابتداء سے آخر تک جاری رکھیں یہ نہ ہونے والی بات ہے محبت پر تکلیف شرعی عائد نہیں ہوتی ہے انسان کیلئے روزہ واجب کیا ہے روزہ رکھتے ہیں بعض اسباق کیلئے رکھتے ہیں بعض اللہ سے لگاؤ میں رکھتے

ہیں اس کے حکم پر رکھتے ہیں بعض لوگوں کے ڈر کی وجہ سے رکھتے ہیں لہٰذا
محبت پر احکام لاگو نہیں ہوتے کیونکہ ہر شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ آپ
سے محبت رکھتا ہے مجھے آپ سے محبت تھی چونکہ محبت کی رہائش مرکز دل ہے
اور دل میں کیا ہے کسی کو پتہ نہیں چلتا سوائے اللہ کے۔ لہٰذا بعض افراد سے
فوائد ہونے کا شک نہیں کرتے ہیں بالکل ٹوٹتے نہیں ہیں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے
ان سے محبت نہ کرنے کا کہا ہے اولاد سے زوجہ سے مالِ دنیا سے۔ ان تینوں
سے محبت نہ کرو یہ تمہارے لئے نقصان دہ ہیں اس کے باوجود انسان مالِ دنیا
سے محبت کرتا ہے اولاد سے محبت کرتا ہے زوجہ سے محبت کرتا ہے لیکن اللہ نے
نماز روزہ زکوۃ حج بیت اللہ ان سب کا حکم دیا ہے لیکن کہیں نہیں کہا کہ میں
تمہارا خالق ہوں رازق ہوں آخرت میں تمہاری اچھی منزل ہوگی مجھ سے
محبت کرو۔ نہیں کہا ہے جو عام طور پر کسی کو پتہ نہیں چلتا ہے سچ ہے یا جھوٹ
بولتے ہیں ہمارے نبی سے محبت کرو نہیں فرمایا ہے محبت آزمائش میں ہمیشہ
غایت ہوتی ہے چنانچہ یہود و نصاریٰ نے دعوی کیا ہم اللہ کے دوستوں میں
سے ہیں ﴿نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَ أَحِبَّاؤُهُ﴾ تو اللہ نے فرمایا سورہ جمعہ میں
﴿أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ﴾ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو محبّ اپنے محبوب سے ملنا چاہیں
گے تو محبوب سے ملنا اس دنیا میں ناممکن ہے آخرت میں ہوگا تم تمنا موت کرو

لیکن پتہ ہے کہ تم تمنا موت نہیں کرو گے چونکہ تمہاری محبت دنیا سے ہے یہاں سے واضح ہوا ہے جو فرقے یہ دعوی کرتے ہیں ہم اہلبیت سے محبت کرتے ہیں محبت ہمارے اصول دین میں شامل ہے اس کے ساتھ محبت کے فوائد وعوائد بہت بیان کئے ہیں اہل بیت سے محبت کرنے والے کتنے ہی گناہگار کیوں نہ ہوں علی سے محبت کرنے والے جنت جائیں گے یہ روایت ہے روایتوں کا حشر بہت برا ہے سیاہ ہے لیکن ان کی متضاد باتیں کرنے کی عادت ہوگئی ہے مثلاً کہتے ہیں علی جانشین پیغمبر ہیں دعوت ذوالعشیر ہ میں پیغمبر نے فرمایا کہ جو آج نبوت کو تسلیم کرنے والا میرے بعد میرا جانشین ہوگا۔کبھی کہتے ہیں میرا وزیر ہے کبھی کہتے ہیں میرا وصی ہے آخر میں کہتے ہیں کہ امام ہے امام کا کہاں سے کہتے ہیں کہتے ہیں یہ قرآن میں ہے ان کے مذہب کے رموزات ہیں اس میں سے ایک تفسیر برای ہے مذہب فریقین نورا کشتی کرتے ہیں ایک دوسرے کو تفسیر برای کا طعنہ دیتے ہیں تفسیر برای تفسیر قرآن بذات خود قرآن توڑ ہے لفظ سے خارج غیر مربوط معنی لینے کو تفسیر کہتے ہیں احزاب:۳۳، مائدہ:۳، مائدہ:۵۵ مائدہ:۶۷ کلمہ امامت ان آیات میں تا قیامت نہیں نکلے گا آیات پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ان سے واضح ہوتا ہے کہ محبت ایسی بے قیمت چیز ہے کہ جس کی کوئی قیمت نہیں ہے چونکہ اس کا پتہ نہیں چلتا ہے لہذا یہ ان لوگوں کی محبت سے مراد مخصوص تکلیفی

شرعی سے آزادی حاصل کرنے کیلئے کہتے ہیں لہٰذا محبت احکام تکلیفی میں سے نہیں اللہ نے انسانوں کو غلط چیزوں سے محبت کرنے سے منع کیا ہے صرف سادہ سادہ اپنے گردوپیش والوں کو، ہمسایوں کو محبت کرو یہ جو سورہ شوری میں آیت ۲۳ میں جو کہا ہے قربی سے مودت کرو یہ اس آیت پر ڈاکہ ہے قربی اپنے ہیں تمہارے جو قربی ہیں ان سے محبت کرو اپنے قریبی سے محبت کرو یہ ہے۔ اولاد سے محبت کرو یہ نہیں کہا زوجہ سے محبت کرنے کا نہیں آیا ہے اگر محبت میں کچھ اچھائی ہوتی تو اللہ فرماتے کہ اولادوں سے محبت کرو بیوی سے محبت کرو اللہ کے رسول سے محبت کرو نہیں کہا ہے تو لہٰذا محبت پر تحقیق کرنے والوں نے کہا ہے کہ انسان کسی سے بھی محبت نہیں کرتا ہے انسان صرف اپنی ذات سے محبت کرتے ہیں اولاد سے صرف اس توقع میں محبت کرتے ہیں کہ میرے بوڑھاپے میں میرے کام آئے گا مجھے یاد کرے گا میرا جنازہ اٹھائے گا بیوی سے بھی یہی توقعات کی بنیاد پر ان سے محبت کرتے ہیں لہٰذا محبت کی کوئی قیمت نہیں ہے محبت یعنی خاک۔ لہٰذا جن لوگوں نے آئمہ یا حضرت علی سے محبت کا دعویٰ کیا ہے محبت طرفین ہو تو علی اپنے شیعوں سے محبت نہیں کرتے ہیں بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں وہ ایک قسم کا دھوکہ ہے چنانچہ شیعیان نے علی سے جو غدر، دھوکہ اور نافرمانی کی ہے اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی ہے گذشتہ خلفاء سے اتنا شاید نہیں کیا جتنا علی سے کیا ہے

جتنی نافرمانی سرکشی علی سے کی ہے اسی طرح امام حسن سے اسی طرح امام حسین سے امام سجاد نے مکہ و مدینہ میں فرمایا کہ دس بیس آدمی بھی ہم کو چاہنے والے نہیں ہیں کثیر آیات میں محبت کی مذمت آئی ہے اور محبت کرنے کے دعوی میں نہ کودیں۔

حب:۳ حبأ:۴ حباء:۳ تحب:۱۷

بقرہ:۱۶۵﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْداداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَ الَّذينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّه﴾عمران:۱۴﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوات﴾ص:۲۳﴿فَقالَ إِنِّی أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّی﴾عمران:۳۱﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونی يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾بقرہ:۲۱۶﴿وَ عَسی أَنْ تُحِبُّوا شَيْئاً وَ هُوَ شَرٌّ لَكُمْ﴾عمران:۹۲﴿لَنْ تَنالُوا الْبِرَّ حَتَّی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّون﴾ اعراف:۷۹﴿وَ لكِنْ لا تُحِبُّونَ النَّاصِحينَ﴾عمران:۱۱۹﴿ها أَنْتُمْ أُولاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَ لا يُحِبُّونَكُمْ﴾

تفاسیر

تفاسیر جس شکل وصورت یا جس حجم وزخامت میں ہوں ایک خالص قرآن کریم سے عشق شغف رکھنے والے نے آیات قرآن کریم کے کلمات کی توضیح وتشریح نصب العین قرار دے کر لکھی ہو نہیں ملے گا جس نے بھی لکھی

ہے ولو ترجمہ ہی کیوں نہ کیا ہواس نے اپنے مذہب کی ترویج کیلئے لکھی یا کسی نے لکھوائی ہو بالفرض محال خالص تقرب الی اللہ لکھی تھی لیکن کیا مذہب کی سرخ لکیر تجاوز کرنے کی جرأت شجاعت ہوگی آزادی سے گزرنا ممکن ہے لہٰذا تفاسیر کو ضرب علی القرآن عظیم کہنا درست ہوگا مذاہب جو بھی ہوں اسلام سے خارج دین اسلام قرآن سے پشت کر کے لکھی ہیں کسی کو رد نہیں کر سکتے ہیں ہر ایک نے اپنے مذہب کی خاطر لکھیں ہیں جسے کوئی معتدل انصاف والے نہیں کہہ سکتے ہیں ولو علم میں بلغ مابلغ ہی کیوں نہ ہوں زہد وتقوی میں ضرب المثل نمونہ کامل کیوں نہ ہو مذاہب کی ترجیحات ان کے رموزات خطوط وحدود وقیود سرخ لکیروں کے اندر رہ کر لکھنا ہوتا ہے مذاہب کے دلوں میں عارضی ناسور قرآن ومحمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ نام قرآن اور محمد بلند ہونے کو برداشت نہیں کرتے اس کی مثال چند شخصیات سے دے سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی علمی تخصص اور اہل تحقیق ہوتے ہوئے علم شریعت کی کھلے خلاف کتابچے لکھی آغائے شیخ محمد حسین کاشف الغطاء نے عزاداری کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے اگر اصول مبانی عقلاء علماء قرآن وسنت کو دیکھیں اس کی اجازت نہیں دیتے لیکن یہاں مسئلہ امام حسین کے نام قائم عزاداری باعث اجر وثواب ہے امام خمینی نے سینہ زنی کے بارے میں کہا ہے کہ یہ ہاتھ عزاداری کرنے والوں کے سینے پر نہیں لگتے ہیں

بلکہ دشمن کے سینے پر لگتے ہیں۔متعہ جسے مصطلح جدید میں زنا کہنا درست ہوگا اس کو اصول دین شیعہ قرار دیا ہے اسی طرح کاشف الغطاء اور آغائے باقر الصدر نے امام مجہول کو جسے کسی نے دیکھا نہیں کہ جو بارہ سو سال سے کسی کو پتہ نہیں کے بارے میں کہا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو زندہ رکھ سکتے ہیں لیکن وہ لوگوں پر حجت کس طرح ہوگی؟ کہ وہ اللہ کی طرف سے حجت ہیں اللہ ہمارے مجتہدین جیسا نہیں ہے کہ مجتہدین کے فتوی کے بعد کوئی دلیل کوئی استفسار تک نہیں کرسکتا ہے تمام ایمانیات پر دلائل غیر محدود ہیں تو کیونکر اللہ کسی کو پیدا کر کے غیبت میں رکھے جب بھیجنا ہے تو اسی وقت کے قریب پیدا کر کے بھیج دیتا۔لیکن قرآن کریم میں آیا ہے﴿فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبالِغَةُ﴾ بارہ سو سال سے غائب حجت کیسے بنتے ہیں۔

تفسیر ضرب قرآن کریم ہونے واضح مثال تفسیر برای ناجائز ہے تمام مذاہب کا اتفاق ہے لیکن ہر ایک مذہب تفسیر برای کرتا ہے جتنی آیات منصوص نصب علی کے بارے میں ہیں وہ تفسیر برای نہیں ہے تو کیا ہے؟ اگر تفسیر برای کر کے لکھیں اگر درست بھی ہو تب بھی گناہ ہوگا انہوں نے باب اجتہاد میں لکھا اگر غلط فتوی دیا تو تب بھی اجر ملے گا دونوں میں فرق کیوں ہے۔تفسیر دو مادہ سے ہے ایک کا مصدر 'فسر' ہے ایک 'سفر' ہے دونوں کے معنی کسی پوشیدہ چیز سے کشف الغطاء ہے جیسے طبیب بوتل میں موجود

پیشاب کو اٹھا کر دیکھتے ہیں جس کے ذریعے سے طبیب مرض کی کیفیت سے واقفیت حاصل کرتا ہے نقاب ہٹا کر چہرے دیکھنے کو بھی کہتے ہیں یہاں سے تفسیر قرآن الفاظ وکلمات سے باہر خارج غیر مربوط معنی لینے کو تفسیر کہتے ہیں اسی طرح امامت منصوص من اللہ کی تمام آیات غیر مربوط ہیں تفسیر المیز ان، فرقان، برھان، تفسیر نمونہ، نور اذھان سب ضرب بقرآن العظیم ہیں۔

و اخر دعوانا الحمد اللہ رب القرآن العظیم

ذات باری تعالیٰ سے خاضعانہ دعا ہے اس کتاب کی تدوین وترتیب میں اخطائ ت لغزشات کو قلم رحمت وعفو سے محو فرمائے اس کے مدونان مرتبان خادمان قرآن کو قرآن کے ساتھ محشور فرمائیں اے اللہ! اس ملک عظیم دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں میں مقام ومنزلت قرآن اور ذات باری تعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں کو ایک قرآنی معاشرہ قائم کرنے کی توفیق سدید عنایت فرمائیں قارئین کتاب سے عرض گزار ہوں اس کتاب میں نقائص ومعائب اور بہتری کی تجاویز عنایت فرمائیں اللہ مسلمانوں کے دلوں میں عظمت قرآن دفاع از قرآن عنایت فرمائیں اس ملک عظیم کے مسلمانوں کے دلوں میں عظمت قرآن کا نقش ثابت رسوخ فرما

خادمان قرآن کریم وعظیم

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ

تالیفات متواضعانہ منکسرانہ اصلاح طلبانہ شرف الدین

۱۔ قرآن سے پوچھو
۲۔ قرآن اور مستشرقین
۳۔ انبیاء قرآن آدم نوح وابراہیم
۴۔ انبیاء قرآن موسیٰ وعیسیٰ
۵۔ انبیاء قرآن ہود وصالح و ذوالکفل
۶۔ انبیاء قرآن حضرت محمد
۷۔ قرآن میں شعر وشعراء
۸۔ قرآن مین مذکر ومونث
۹۔ اٹھو قرآن سے دفاع کرو
۱۰۔ تفسیر موضوعی
۱۱۔ ربوبیت والوہیت
۱۲۔ تفسیر موضوعی نبوت رسالت
۱۳۔ تفسیر موضوعی یوم آخرت
۱۴۔ تفسیر احکام قرآنیہ
۱۵۔ ترجمہ تفسیر موضوعی آیت اللہ باقر الصدر
۱۶۔ مکتب تشیع اور قرآن
۱۷۔ قرآن میں امام وامت
۱۸۔ سوالنامہ معارف قرآنیہ
۱۹۔ اہل ذکر کے جوابات
۲۰۔ مدخل الدراسات تاریخ اسلامی
۲۱۔ دور رشد ورشادات
۲۲۔ سلاطین عضوض مسلمین حصہ اول
۲۳۔ سلاطین عضوض مسلمین حصہ دوم
۲۴۔ سلاطین عضوض مسلمین حصہ سوم
۲۵۔ تاریخ الحاد وعلمانیت
۲۶۔ برصغیر میں طلوع اسلام سے انتہا مغلین
۲۷۔ مدخل الدراسات رواۃ وروایات
۲۸۔ قیام پاکستان
۲۹۔ مردان فرق ومذاہب
۳۰۔ تفسیر عاشورا
۳۱۔ تفسیر سیاسی قیام امام حسین
۳۲۔ عنوان عاشورا
۳۳۔ معجم تالیفات ومولفین امام حسین
۳۴۔ قیام امام حسین کا جغرافیہ جائزہ
۳۵۔ اصول عزاداری
۳۶۔ مثالی عزاداری
۳۷۔ عزاداری کیسے اور کیوں
۳۸۔ مجلس مذاکرہ امام حسین
۳۹۔ اسرار قیام امام حسین
۴۰۔ انتخاب مصائب
۴۱۔ قیام امام حسین غیر مسلموں کی نظر میں
۴۲۔ قرآن وسنت میں حج وعمرہ
۴۳۔ معجم حج وعمرہ
۴۴۔ احکام قرآنیہ
۴۵۔ اجتہاد تقلید تجدید کا آغاز وانجام
۴۶۔ عصر حاضر کی مرجعیت
۴۷۔ مذاہب فقہی مسلمین
۴۸۔ موضوعات متنوعہ
۴۹۔ ولایت فقیہ
۵۰۔ افق گفتگو
۵۱۔ مدارس وحوزات پر نگارشات
۵۲۔ فیصلنامہ عدالت
۵۳۔ شکووں کے جوابات
۵۴۔ جواب شکوہ
۵۵۔ بک گئے جواب ذاکر حسن
۵۶۔ اعلام تقریب بین المذاہب
۵۷۔ چھورکا والوں کا مذہب
۵۸۔ دار ثقافۃ سے عروۃ الوثقیٰ
۵۹۔ سیکولرزم دخت الحاد ازم تواسی یہود ازم
۶۰۔ ملاحظات بر پایان نامہ فدا حسین حیدری
۶۱۔ اخوان صفا معاصر
۶۲۔ شاہراہ مسکونی
۶۳۔ مجلہ ثقافت اسلامیہ مقالات قرآنیہ
۶۴۔ مجلہ اعتقاد چار شمارے
۶۵۔ مجلہ صرخ حق
۶۶۔ مدخل الدراسات فی الفرق والمذاہب
۶۷۔ دراسات فی الفرق والمذاہب
۶۸۔ حقوق طلبی
۶۹۔ فصل جواب
۷۰۔ آمریت کے خلاف آئمہ کی جدوجہد
۷۱۔ باطنیہ وبناتیا
۷۲۔ شیعہ اہل بیت
۷۳۔ علم اور دین
۷۴۔ عقائد ورسومات
۷۵۔ خطہ احیون
۷۶۔ پیغام سودا اخبار سودا پیام نیم سبز
۷۷۔ علماء ودانشوران بلتستان
۷۸۔ فدک وماوراء الفدک
۷۹۔ احیاء مسلمین میں اسلام نہیں
۸۰۔ ملاحظات خاطفہ بر پایان نامہ صاحبہ